

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب .

سپیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی



لبیک یا حسینؑ

مذہب عباس
خصوصی تعاون
رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA
Unit 08,
Latifabad Hyderabad
Siedh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.it
sabeelesakina@gmail.com

NOT FOR COMMERCIAL

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محبوب

زاد العرفان مودۃ القلوب

حضرت سید علی ہمدانی شافعی سنی المذہب
جناب مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب جناب واری

— ملکہ کا پتہ —

عمران بک کمپنی

خالد ایجوکیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زاد المعاد

اردو ترجمہ

مواد المعاد

مولفہ

حضرت سید علی ہمدانی شافعی رضی اللہ عنہ

جناب مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب خاوری

— ملے کا پتہ —

عمران بک کمپنی

خالد ایجو کیشنل سنٹر

اردو بازار لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

دیباچہ مترجم

حمد و ثنائے بے حساب و شمار اس خداوند متعال کو سزاوار ہے جس نے وجود محمد و آل محمدؐ کو جملہ عالم دینی آدمؑ کی پیدائش کا باعث ٹھہرایا۔ اور ان حضرات معصومین علیہم السلام کی محبت اور مؤدّت کو علامت دین و ایمان، اور اُن کے بغض و عناد کو علامت نفاق و شقاق قرار دیا۔ اور ہزار ہا درود و سلام ہو اُس پیغمبرؐ کی مدنی، قرشی، ہاشمی کی ذات بابرکات پر جو خاتم المرسلین رحمة اللعالمین اور شفیع المذنبین ہیں۔ اور اُن کی عزت طاہرہ اور ذریت طیبہ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جملہ مخلوقات سے بہتر اور افضل اور سب خلق خدا کو خدا کی راہ دکھانے والے اور تاقیام قیامت قیام دنیا و اہل دنیا کا باعث ہیں۔ جن کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلیت کی مثال کشتی نوح کی سی ہے کہ جو اس میں سوار ہوا وہ طوفان میں غرق ہونے سے بچا رہا۔ اور جو اس سے رُو گرداں رہا وہ غرق ہو کر ہلاک ہوا۔ نیز جن حضرات کی محبت اور اطاعت میں خدا اور رسولؐ خدا کی محبت اور اطاعت اور جن کی عداوت اور مخالفت میں خدا اور رسولؐ خدا کی عداوت اور مخالفت ہے۔ چنانچہ خداوند علیہم و صلواتہ سوره شورے میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: قُلْ لَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰی۔ یعنی اے ہمارے رسولؐ محمدؐ اپنی اُمت سے کہہ دے کہ میں اس رسالت کے ادا کرنے کا عوض اور احکام شریعت کے تم تک پہنچانے کی اُجرت تم سے کچھ نہیں چاہتا مگر یہ کہ تم میرے قریبیوں سے دوستی اور محبت رکھنا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے قریبی رشتہ داروں سے محبت رکھنا تمام اُمت پر واجب

کیا گیا ہے۔ اور قیامت کے دن اس کی نسبت ضرور سوال کیا جائے گا۔ جیسا کہ محل طور پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تاکہ طالب حق پر حق ظاہر اور آشکارا ہو جائے۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، مسند احمد بن حنبل اور کشف میں اس آیت کی شان نزول اس طرح مروی ہے۔ ان میں سے کشف کی اصل عبارت مع ترجمہ اس مقام پر درج کی جاتی ہے:۔ مروی ان الانصار قالوا فعلنا وفعلنا کانهم افتخروا فقال عباسؓ او ابن عباس رضی اللہ عنہما اننا الفضل علیکم فیبلغ ذالک رسول اللہؐ فاتاہم فی مجالسہم فقال یا معشر الانصار الم تکنون اذ لک فاعزکم اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہؐ قال الم تکنون اضلاً فہذا کما اللہ بی قالوا بلی یا رسول اللہؐ قال افلا تجیبونی قالوا مانقول یا رسول اللہؐ قال الاتقولون الم یخرج لک قومک فاویناک اولم یکذبوا فصد قناک اولم یخذلوک فقصہناک قال فما نزال یقول حتی جثوا علی الکرک وقالوا اموالنا وما فی ایدینا بلکہ ولرسولہ فنزلت الایۃ۔ یعنی روایت ہے کہ ایک روز انصار نے خزیرہ ذکر کیا کہ ہم نے فلاں کام کیا اور فلاں کام کیا یعنی ان کی غرض اس بیان سے یہ تھی کہ ہم نے اسلام پر فلاں فلاں احسان کئے ہیں اور رسول خداؐ کے ساتھ فلاں فلاں نیک سلوک ہماری طرف سے ہوئے ہیں جو آج تک کسی مسلمان سے نہیں بن پڑے۔ اس لئے ہم کو تمام مسلمانوں پر فضیلت ہے، ان کی یہ تقریر سن کر آنحضرتؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے یا بروائے دیگر ان کے فرزند ولیدؓ عبد اللہ بن عباسؓ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ انصار! ہم ہی کو تم پر فضیلت ہے۔ جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو ان کی مجلس میں تشریف لائے اور ان سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار کیا تم ذلیل و خوار نہ تھے، اور اللہ تعالیٰ نے میرے سبب سے تم کو عزت بخشی۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہؐ ہاں ایسا ہی ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے انصار کیا تم گمراہ نہ تھے، اور اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے راہ راست کی طرف تم کو ہدایت کی۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہؐ۔ بعد ازاں حضرت نے فرمایا کیا تم میرے ان احسانات کو قبول نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ ہم کیا کہتے ہیں؟ وجہ عدم قبولیت احسان پر دال ہے، فرمایا کیا تم میرے باب میں یوں نہیں کہتے کہ تمہاری قوم نے تم کو وطن سے نکالا اور ہم نے تم کو پناہ دی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری تکذیب کی اور ہم نے تمہاری تصدیق

کی۔ اور تمہاری قوم نے تمہاری نصرت کو ترک کیا اور ہم نے تمہاری امداد کی۔ راوی نقل ہے کہ آنحضرتؐ کی تقریر کا سلسلہ برابر جاری رہا یہاں تک کہ انصار دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اور غدر کرنے لگے۔ اور عرض کی کہ ہمارے مال اور ہماری تمام مقبوضہ چیزیں خدا اور رسولؐ خدا کے لئے حاضر ہیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: قُلْ لَا اسْتِثْنَاءَ لِي بِمَعْنَى اے ہمارے حبیب ان سے کہہ دے کہ تمہارے مال تم ہی کو مبارک ہوں۔ میں تو اس رسالت کے عوض میں تم سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے ذوی القربی سے دوستی رکھنا۔

صحیحین اور مسند احمد بن حنبل اور تفسیر تفسیر میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ من قرأبتک الذین وجبت علینا مودتھم قال علی وفاطمة وابناھما یعنی وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ علیؓ اور فاطمہؓ اور ان کے دونوں بیٹے حسن اور حسین علیہما السلام ہیں۔

اور تفسیر کشاف میں یوں مرقوم ہے: ہر دی لثما نزلت قیل یا رسول اللہ من قرأبتک هؤلاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علیؓ و فاطمہؓ وابناھما یعنی مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ آپ کے قریبی کون سے ہیں جن کی دوستی ہم پر واجب کی گئی ہے؟ فرمایا وہ علیؓ اور فاطمہؓ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔

نیوز اسی تفسیر میں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت اس شخص پر حرام کیا گیا ہے جو میرے اہلبیت پر ظلم کرے اور میری اولاد کے بارے میں مجھ کو ایذا پہنچائے۔ اور جو کوئی اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ نیکی سے پیش آئے اور اس نے اس کے عوض میں اس سے کوئی نیکی نہ کی ہو تو کل قیامت کے دن جب وہ شخص مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں خود اس نیکی کا عوض اس کو دوں گا۔

نیوز اسی کتاب میں روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمدؐ کی دوستی پر مرے گا وہ مغفور اور مرحوم مرے گا۔ جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا وہ مومن کامل الایمان مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؐ پر مرے گا اس کو مرتے وقت

ملک الموت پہلے بہشت کی خوشخبری دے گا۔ پھر منکر اور نکیر قبر میں آکر مردہ جنت سنائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ اس طرح خوشی خوشی جنت کی طرف جائے گا جس طرح کہ عروس اپنے شوہر کے گھر کی طرف جایا کرتی ہے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کی طرف دو دروازے کھولے جائیں گے۔ اور جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ سنت رسول اور جماعت اسلام پر مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا تو وہ کل قیامت کے دن اس حال سے عرصہ محشر میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا اَنَسَ مِنْ حِجَّةِ اللَّهِ یعنی یہ شخص رحمت الہی سے مایوس اور نا اُمید ہے۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا وہ حالت کفر میں مرے گا۔ اور جو کوئی آل محمد کی دشمنی پر مرے گا وہ جنت کی یوتھ بھی نہ سونگھنے پائے گا۔ اور ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آیہ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ نَجِّنْهُ مِنْ حَسَنَةِ نَزْذَلْهُ فِيْهَا حَسَنًا جو آیت مذکورہ کا تتمہ ہے، میں حَسَنَةً (نیکی) سے آل محمد کی دوستی مراد ہے۔ یعنی اور جو کوئی ایک حسنة (نیکی) حاصل کرے ہم اس کی اس نیکی میں اور نیکی زیادہ کرتے ہیں۔

صاحبانِ ذہن و ذکا پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ محب اپنے دعوائے محبت میں جیسا سچا ہو سکتا ہے جبکہ وہ ہر امر میں اپنے محبوب کی رعایت کرے اور کسی وقت اس کی متابعت کی رسی کو اپنی گردن سے نہ نکالے۔ اور ہر معاملہ میں اس کی پاس خاطر کو مقدم رکھے نہ یہ کہ یوں تو ہر دم دوستی کا دم بھرے مگر کسی امر میں اس کی متابعت نہ کرے اور اپنے افعال و حرکات میں کبھی اس کے افعال و حرکات کا پابند نہ ہو۔

الغرض زبانی دعوئے بے کار ہے۔ اور ثبوت محبت کے لئے اطاعت و پیروی محبوب درکار ہے۔ چنانچہ ثعلبی کی یہ عبارت اس پر دال ہے: وَدُجُوبُ الْمَوَدَّةِ يَسْتَلْزِمُ الطَّاعَةَ۔ یعنی دوستی کا واجب ہونا اطاعت و فرمانبرداری کو لازم کرتا ہے۔ پس جبکہ آنحضرتؐ کے اقارب یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ علیہما السلام کی دوستی اُمت محمدیؐ پر واجب کی گئی ہے تو ان حضرات کی پیروی اور متابعت بھی تمام اُمت پر واجب و لازم ہے۔

اب رہا یہ امر کہ اس دوستی کی نسبت روز قیامت سوال کیا جائے گا۔ سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ جو امور واجب شرعیہ ہیں اُن کی بابت روز محشر ضرور سوال ہوگا جیسے نماز روزہ وغیرہ چونکہ اطاعت آل محمد بھی واجب بلکہ افضل واجبات ہے اس لئے اس کی نسبت ضرور بالفرض

سوال کیا جائے گا چنانچہ آیہ وَقَعُوهُمْ اَنْهُمْ مَسْئُولُونَ ۝ کی تفسیر میں ابن حجر نے صواعقِ محرقہ میں اور دیگر علمائے اہلسنت نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے کہ ابن عباسؓ اور ابو سعید خدریؓ نے جناب رسولِ خداؐ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اَنْهُمْ مَسْئُولُونَ عن ولایۃ علی ابن ابی طالبؑ روز قیامت لوگوں سے علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام کی ولایت اور امامت کی نسبت پوچھا جائے گا۔

اور واحدی نے بیان کیا ہے کہ روزِ محشر لوگوں سے علیؑ اور اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کی بابت پوچھا جائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم کو حکم دیا تھا کہ خلقِ خدا کو جلا دے کہ میں تبلیغِ رسالت کی اُمت اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ تم میرے قریبی رشتہ داروں سے دوستی رکھنا۔ اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ ان سے سوال کیا جائے گا کہ آیا تم نے ان سے دوستی رکھی جو دوستی کا حق تھا جس طرح آنحضرتؐ صلعم نے ان کو اس امر کی وصیت فرمائی تھی یا کہ اس دوستی کو ضائع کیا اور بالکل ترک کر دیا۔ اس حالت میں ان سے مطالبہ ہوگا اور وہ وبال و نکال کے مستوجب ہوں گے۔

صواعقِ محرقہ میں مرقوم ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ صلعم نے فرمایا ہے اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ اَمْرٍ لِّن تَصْلُوْا اِنَّ اَتَّبَعْتُمْوْهُمَا وَهَمَّا کِتَابُ اللّٰهِ وَ اٰہِلِیْنِیْ عَتَرَتِیْ۔ یعنی میں دو امر تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر تم ان دونوں کی پیروی کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

اور طبرانی نے یہ عبارت اس میں زیادہ کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا: سَالَتْ ذَالِکَ اِلَیْہَا فَاَلَا تَقَعْدُ مَوْہِمًا فَتَهْلُکُوْا اَوْ لَا تَقْصِرُوْا عَنْہُمَا فَتَهْلُکُوْا اَوْ لَا تَعْلَمُوْهُمُ فَانْہُمْ اَعْلَمُ مِنْکُمْ۔ یعنی میں نے ان کے لئے اس امر کی خدا سے درخواست کی ہے۔ پس تم ان دونوں پر سبقت مت کرو۔ یا بروایت دیگر ان کے باب میں تقصیر مت کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ان کو کچھ تعلیم مت کرو کیونکہ وہ تم سب سے زیادہ ہر بات کا علم رکھتے ہیں۔

اور صاحبِ صواعقِ محرقہ نے مسند احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اِنِّیْ اَوْشَکُ اِنْ اِدْعٰی فَاَجِیْبُ وَاِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابُ اللّٰهِ حَبْلُ مَمْدُودٍ مِنَ السَّمَاءِ اِلٰی الْاَرْضِ وَعَتَرَتِیْ اٰہِلِیْنِیْ وَاِنَّ اللّٰطِیْفَ اَخْبَرَنِیْ اَنْہُمَا لَنْ یَفْتَرِقَا

ویناچہ

حتیٰ یروا علی الحوض فانظروا ابعث تخلفونی۔ یعنی میں عنقریب بارگاہ ایزدی میں طلب کیا جاؤں گا۔ اور میں دو گراں بہا چیزیں تم میں چھوڑے جاتا ہوں۔ ایک کتاب خدا یعنی قرآن جو کہ ایک رستی ہے۔ کہ جو آسمان سے زمین تک تنہی ہوئی ہے۔ دوسری میری عمرت و اہلبیتؑ اور خدائے لطیف و کریم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ دونو ایک دم بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہوں۔ دیکھنا۔ تم میرے بعد کیا کرتے ہو۔

اور طبرانی اور ابن الشیخ سے نقل کیا ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا ہے: **إِنَّ لِلَّهِ ثَلَاثَ حُرْمَاتٍ** فمن حفظهن حفظ الله دينه وديناه ومن لم يحفظهن لم يحفظ دينه وديناه و آخرتہ قلت ما هن قال حرمة الاسلام وحرمتي وحرمة راسي۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں۔ جو کوئی ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین اور دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالیٰ نہ اس کی دنیا کی حفاظت کرتا ہے نہ اس کی آخرت کی۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وہ کون کونسی ہیں؟ فرمایا اسلام کی حرمت؛ میری حرمت میرے ذوی الارحام کی حرمت۔“

اقتابِ عدل بنیدِ نازیزے سوادِ حقیر سیدہ شہر بیف حسین ابن سید امام علی امین اللہ علیہ السلام
عفی اللہ عنہا دوستان و محبانِ محمد و آل محمد علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ محبتِ آلِ محمد
از روئے نصِ قرآنی تمام اُمت پر واجب ہے اور قیامت کے دن اس کی نسبت سوال کیا جائے
گا۔ اور اس کا حاصل ہونا ان حضرات کے فضائل و مراتب کی شناخت بغیر مشکل بلکہ ناممکن ہے
اور ان کے مراتب و فضائل کی شناخت صرف ان احادیث پر مبنی ہے جو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کے باب میں ارشاد فرمائی ہیں۔ اور علما نے عامہ و خاصہ نے جداگانہ کتابیں
اس مضمون میں مرتب کی ہیں۔ چونکہ احادیث کی اکثر کتابیں ابھی تک عربی زبان ہی میں ہیں اور
ضرورتِ زمانہ نے اہل دُنیا کی توجہ کو اس کی تحصیل سے بالکل ہٹا لیا ہے اس لئے میں نے ارادہ
کیا ہے کہ اپنے اُردو اُن مسلمان بھائیوں کی خدمت کروں اور باوجود اپنی کم استعدادی کے
کچھ کتابیں عربی سے اُردو میں ترجمہ کروں۔ جب میں تفسیرِ امام حسن عسکری علیہ السلام کو عربی
سے اُردو زبان میں ترجمہ کرچکا اور اُس کی تصحیح و تکمیل سے فارغ ہوا تو ایک معزز و مکرم مہربان
کے فرمانے سے کتاب ”مؤدۃ القرنی فی فضائل آلِ عبا“ مصنف جناب

سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی شافعی سنی المذہب کو عربی سے اردو میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا۔ چونکہ اصل کتاب نہایت نادر الوجود اور کیاب ہے اس لئے اول کتاب کی اصل عبارت کو درج کیا اور ہر حدیث کے خاتمہ پر اس کا با محاورہ اردو ترجمہ کیا تاکہ جس کو عربی عبارت کے دیکھنے کا مذاق اور اصل حدیث کے پڑھنے کا اشتیاق ہو تنگدل نہ ہونے پائے۔ اور اصل کتاب کی اشاعت بھی اچھی طرح سے ہو جائے۔

اچونکہ حضرات اہلبیت علیہم السلام کے فضائل کا لکھنا بڑھنا، سُننا اور بیان کرنا عین عبادتِ خدا اور سراسر ذریعہ نجات ہے۔ اس لئے میں اس ترجمہ کو **مواہد العقبیٰ** ترجمہ **مودۃ القربی** کے نام سے نامزد کرتا ہوں۔ اور اُمید دار ہوں کہ خداوند رحمن و رحیم بواسطہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام اس ناچیز ہدیہ کو قبول فرمائے، اور روز جزا پر روانہ نجات عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ناظرین رسالہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جہاں کہیں ترجمہ کرنے میں غلطی ہو غلطی سے اس کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں؛ اور اس عاصی کو وعائے خیر سے یاد کریں۔ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت ہو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

احوال مصنف علیہ الرحمۃ

۱۔ ملا جامی کتاب نغات الانس میں رقمطراز ہیں کہ میر سید علی بن شہاب الدین محمد ہمدانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔ علوم باطنی میں ان کی تصنیفات مشہور و معروف ہیں۔ مثلاً کتاب اسرار النقط اور شرح اسماء اللہ اور شرح فصوص الحکم اور شرح قصیدہ حمزہ و فائزہ وغیرہ۔ وہ شیخ شرف الدین مودود بن عبد اللہ مزرقانی کے مُربد تھے مگر طریقت کو صاحب السربین الاقطاب تقی الدین علی دوسی سے حاصل کیا تھا۔ جب شیخ علی اس دنیا سے رحلت کر گئے تو شیخ شرف الدین محمود کی طرف رجوع کی۔ اور عرض کی فرمائیے کیا حکم ہے۔ انہوں نے توفہ کرنے کے بعد فرمایا حکم یہ ہے کہ تم دنیا کی سیر کرو۔ لہذا سید صاحب نے تین دفعہ تمام دنیا کی سیر کی اور ایک بار چار سو اولیاء اللہ کی محبت سے شرفیاب ہوئے۔ اور ایک مجلس میں چار سو ولی اللہ کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ اور ولایت کبر و سواد کے قریب لاشعہ ہجری میں اس دنیا سے رخصت ہوئے وہاں سے

ختلان میں لا کر دفن کئے گئے۔

مزید حالات مصنف از عمدۃ المتکلمین فخر العلماء والواعظین سلطان المناظرین حضرت مولانا فضل مرتسری مدظلہ

۲۔ نور الدین جعفر بدخشی نے کتاب خلاصۃ المناقب میں بدین الفاظ ان کی مدح خوانی کی ہے
» در بیان بعضی از فضائل آل عروہ وثقی شاہباز یا پرواز از آسیان ہماشا ہسوار میطان عروہی شمس ملہ
قدسی کیمیائے وجود و دانائے مختار خیار حضرت الرحمن اشکور الفخوذ بجناب الدیان قرۃ عین محمد رسول اللہ
ثمرۃ فواد المرتضیٰ و البتولی المطلع علی حقائنی الاحادیث و التفاسیر المعین السرائر بالمبصیر و بالتبصیر المرشد
للمطالعین فی الطرق السجانی الموصل للمتوجہین الی الجمال الرحمانی العارف المعروف بالسید علی ہمدانی
خصۃ اللہ اللطیف بالطف الصمدانی و رزقنا الاستناز الدائمۃ من النور الحقانی۔ الخ

۳۔ محمود بن سلیمان کفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختارین یوں ان کی تعریف
کی ہے: لسان العصر سیند الوقت المتسلخ عن الهیاکل الناسوتیہ و المتوسل
الی السبحات اللاہوتیہ الشیخ العارف الربانی و العالم الصمدانی میر
سید علی بن شہاب بن محمد بن محمد ہمدانی قدس اللہ تعالیٰ سرورہ۔

۴۔ امجد الدین علی بن ظہیر الدین محمد بدخشی نے جامع السلاسل میں طبقہ ہمدانیہ
کا ذکر کیا ہے کہ یہ طبقہ امیر سید علی ہمدانی کی طرف منسوب ہے جن کا لقب علی ثانی ہے
(نحوذ باللہ) مشائخ زمان نے ان کی توصیف میں یہ الفاظ لکھے ہیں » سلطان الاولیاء برہان الاصفیا
قدوة العارفین زبدۃ المحققین مستخرج الاسماء و الصفات جامع جمیع التجلیات محی الشریقۃ و الطریقۃ
والحقیقۃ ختم المتقین زبدۃ المتأخرین دارث الانبیاء والمرسلین مرشد الاولیاء الی طریق الحق و البقین
مرکز دائرۃ الوجود البہادی الی المقصود قطب الاقطاب الکامل المکمل الصمدانی علی ثانی امیر کبر سید
علی ہمدانی۔ آپ مشائخ طبقہ ہمدانیہ کے سر حلقہ اور اصحاب شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے
سرد فرزند ہیں۔ الخ

انہوں نے ہی حضرت شاہ ہمدان کے خلیفہ دوم امیر ملا کے حالات میں لکھا ہے کہ امیر ملا
نے فرمایا کہ میں تحصیل علم کے بعد مرشد کامل کی تلاش میں تھا۔ اخیر مجھے دکھلایا گیا کہ فلاں

وقت ایک درویش بلباس و علم سیاہ اس سرزمین پر فلال دشت میں نازل ہوگا۔ جب وہ وقت پہنچا میں نے اپنے بڑے بھائی کو اس دشت میں بھیجا۔ وہ درویش جو مجھے واقعہ میں دکھایا گیا تھا وہ قطب حقانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی تھے۔ آپ نے تصرف کر کے فوراً میرے بھائی کو اپنا مرید کر لیا۔ جب بھائی نے مجھے یہ مرثوہ سنایا تو میں شاہ ہمدانی کا حال دیکھنے کے لئے مراقبہ میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہے، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوض کوثر پر کھڑے لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے بڑھ کر پانی مانگا۔ حضرت نے اللہ الخائب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں حاضر ہوا تو مجھے تحقیق ہو گیا کہ چونکہ امیر کبیر حکام مشریت بھی علی ہے، پیغمبر اکرم کا اشارہ امر ہے کہ میں آپ کا مرید بنوں چنانچہ میں فوراً حضور کامرید بن گیا۔ اور بارہ سال خدمت میں رہا۔ اس تمام مدت میں ہمیشہ میں درویشوں کے کلوخ استنجا کو پیشانی سے گھس کر ہوار کیا کرتا تھا۔ اور جو کچھ میں نے پایا اسی خدمت سے پایا۔

۵۔ سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل میں کہا ہے کہ عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ من عندہ علم الکتاب سے حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام مراد ہیں۔ اسے شیخ الامام العارف الزبانی السید شرف الدین علی ہمدانی نے اپنی کتاب میں تطبیق سے نقل کیا ہے۔

۶۔ حسین بن معین الدین حیدری نے فوارج میں ان کو حضرت سلطان المحققین علی ثانی امیر سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۷۔ شیخ احمد قشاشی نے (جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مشائخ اعجازہ میں سے ہیں دیکھو رسالہ اصول الحدیث از شاہ عبدالعزیز دہلوی) نے سمط عجیب میں ان کو سید علی ہمدانی الواحد الفردانی اور شیخ الشیوخ سید علی ہمدانی لکھا ہے۔

۸۔ سید علی صاحب نے اوراد فقیہ جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں ان کی بابت لکھا ہے کہ جو ان کو پڑھے وہ ایک ہزار اور چار سو دلیوں کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ ان اوراد کی بابت لکھا ہے کہ حضرت ہمدانی نے اپنی عمر میں معمورۃ عالم کی تین بار نیر کی اور ایک ہزار اور چار سو اولیاء کی صحبت حاصل کی جن میں سے چار سو کو سلطان محمد خدابندہ (جو شیعہ ہو گیا تھا) کی مجلس میں دیکھا اور ہر ولی سے وداع کے

وقت ایک دُعا اور ان کو جمع کیا۔ آپ سے منقول ہے کہ جب میں بارہویں دفعہ زیارت کعبہ کو گیا اور مسجد اقصیٰ میں پہنچا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سرخیل انبیاء اس درویش کی طرف آ رہے ہیں۔ میں اٹھا، آگے بڑھا اور سلام کیا۔ آپ نے آستین سے ایک جوہر نکال کر فرمایا خذْ هَذَا الْفَتْحِيهَ کہ اس فتح کو لے۔ جب میں نے لیا اور دیکھا تو یہی اور ادا تھے۔ ان کی خاص نماز کا طریقہ یہ لکھا ہے کہ آدھی رات کو اٹھے وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد ۱۵ بار سورہ اخلاص اور بعد سلام کے ہزار بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اور بعد اس کے ہزار بار یا خُفٰی الاِلطاف ادمہا کُفٰی بِلَطْفِكَ الْخُفٰی۔ اور بعد اس کے ہزار اور ایک بار یا بَدَّ دُحٰی پڑھے۔ سرگرمی میں ڈال کر مراقبہ کرے اور دیکھے کہ عالم غیب سے کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ فراغت کے بعد دو گانہ ثواب امیر سید علی پڑھے۔ انتہائی مخلصانہ۔

۹۔ صاحب جامع السلاسل نے لکھا ہے کہ جب حضرت سید علی ہمدانی نے ولایت کبر و سواد میں وفات پائی تو وصیت کی کہ جب تک میرا بیٹا نور الدین جعفر حاضر نہ ہو میری نعش کو نہ اٹھائیں۔ امیر جعفر اس وقت دوستاق میں تھے جو بدخشان میں ایک گاؤں ہے خلفاء نے کہا کہ بعید معلوم ہوتا ہے کہ امیر جعفر آئے۔ اس لئے نعش اٹھانی چاہئے۔ بہرچند خلفاء نے سعی کی لیکن صندوق نہ اٹھ سکا۔ تین دفعہ اس طرح کوشش کی جب کارگر نہ ہوئی تو صندوق کو ایک طرف رکھ کر بیٹھ گئے۔ ناگاہ غیب سے آواز آئی کہ اٹھاؤ۔ جب صندوق کو ہاتھ لگایا تو اب کی دفعہ تھوڑی حرکت سے اٹھ گیا۔ جب امیر جعفر کی خلفاء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے اسے ملامت کی کہ ہم تو پیر کی خدمت میں رہے لیکن آپ اس فیض سے محروم رہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم تو صندوق نہ اٹھا سکے۔ میں ہی تھا جس نے آواز دی کہ اٹھاؤ اور پھر میں ہی اٹھا کر حتلان لے گیا۔ اسی کتاب میں ہے کہ مخدوم شیخ حاجی محمد خوشانی نے فرمایا کہ حضرت شاہ ہمدانی ۳۲۰ اولیاء کی خلافت کا خرقہ رکھتے تھے جن میں سے ایک شیخ سعید حشی صحابی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اور میر ملانے خلاصۃ المناقب میں لکھا ہے کہ شاہ ہمدانی شیخ سعید حشی کی خدمت میں فائز ہوئے تھے۔ آپ فرماتے کہ شیخ سعید ہر وقت دوسری صورت میں دیکھا جاتا ہے۔ اگر خادم ایک دن ہی میں کئی بار جاتا تو شیخ کو دوسری صورت میں دیکھتا۔ حضرت سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سعید سے سنا کہ جب حضرت آمنہؓ کی حضرت عبد اللہ والد رسول اکرمؐ سے شادی ہوئی تو میں حاضر تھا۔ جب مجلس شیخ سے باہر

آیا تو اس ولایت کے اکابر سے پوچھا کہ شیخ چند سال کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجداد سے سُننا ہے کہ شیخ سعید حاشی عمر طویل رکھتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ کتنے سال کے ہیں۔ لوگوں نے شاہ ہمدانی صاحب کی خدمت میں التماس کی کہ حساب کیجئے کہ ولادت حضرت مصطفیٰ صلعم سے اب تک کے سال ہوتے ہیں۔ تھوڑی توجہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ ۳۸ سال ہوتے ہیں۔ شیخ سعید کی زبان حال سے یہ شعر لکھا ہے۔

من بقا دارم بقا دارم بقا

چونکہ دارم ایں بقا با ازلقا

زاد العقبیٰ کی پہلی اشاعت میں مصنف کتاب جزاء اللہ خیرا کا بہت مختصر حال درج تھا۔ چونکہ کتاب کی وقت اس کے مصنف و مؤلف کی وقت کے تالاف ہے اس لئے میں نے شاہ ہمدان کے محامد و مناقب حضرات متصوفین اہل سنت کی کتابوں سے اور زیادہ کر دیئے ہیں تاکہ قارئین کرام و ناظرین عظام کو معلوم ہو جائے کہ جامع کتاب کو فی معمولی ملا نہیں جس کی بات کو ادتے ٹھوکر سے رڈ کیا جائے اور جس کی روایت کو ضعیف کہہ کر ٹال دیا جائے بلکہ مصنف مجدد و جامع علوم ظاہریہ و باطنیہ اور باقرار اکابر اہلسنت مطلع علی حقائق التفاسیر والاحادیث ہیں۔ علاوہ بریں آپ سرود گرم زمانہ چشیدہ کئی بار تمام عالم کی سیر کئے ہوئے ایک ہزار کاملین سینہ کے فیض یافتہ، صوفیوں کے نزدیک صحابی رسول اکرم صلعم کے بلاواسطہ خلیفہ، اہل سنت کے امام زمان، شیخ المشائخ طریقہ ہمدانیہ، حقیقی اہل سنت و الجماعت اور صوفی طریقت ہیں۔ پس اگر ایسے بزرگ کی کتاب قابل اعتبار نہ ہو تو پھر اور کس کی ہوگی۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان ملفوظات مقدسہ سے فیض حاصل کریں۔

اقل الخدام مرزا احمد علی امرتسری عفی عنہ

ديباچہ مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على ما انعمنى اولى النعم والهمنى الى مودة حبيبه جامع الفضائل والكرم الذى بعثه رسولا الى كافة الامم محمد بن الامى العربى صلى الله عليه واله وسلم وبعد فقد قال الله تعالى قُلْ لَا اسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى وقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اجبوا الله لما امر فذكركم من نعمته و اجبوا في حق الله و اجبوا اهل بيتي لحقى - فلما كان مودة آل النبي مسئولا عنها حيث امر الله تعالى لحبيبه العربى بان لا يسئل عن قومه سوى المودة فى القربى - وان ذلك سبب التجارة للمحبين وموجب وصولهم اليه والى اله عليهم السلام كما قال النبي من احب قومي حشر في مرتهم وايضا قال عليه السلام اكرموا مع من احب فوجب على من طلب طريق الوصول ومنهج القبول محبة الرسول و مودة اهل بيت البتول وهذه لا يحصل الا بمعرفة فضائل اله عليه السلام وهى موقوفة على معرفة ما ورد فيهم من اخباره عليه السلام ولة جمعت الاخبار فى فضائل العلماء والفقهاء اربعينات كثيرة ولم يجمع فى فضائل اهل البيت الا قليلا فلذا وانا الفقير الجانى سيد على ابر شهاب الدين العلوى الهمداني اردت ان اجمع فى جواهر اخباره لالى اثاره متا و مراد فيهم مختصرا موسوما بكتاب المودة فى القربى تزيكا بالكلام القديم كما فى ما مولى ان يجعل الله ذلك وسيلتي اليه

وَنَجَاتِي بِهِمْ وَطَوَيْتَهُ عَلَىٰ أَرْبَعَةِ عَشْرَةَ مَوْدَةً ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُنِي مِنَ الْخِيَطِ
وَالْخُلَلِ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَلَمْ يَحُولْ قَلْبِي إِلَىٰ مَا لَمْ يَنْقَلِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ۖ
مِنَ اتِّبَاعِهِ مِنْ أَصْحَابِ الدُّوَلِ۔

ترجمہ اردو

میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت رحم کرنے والا اور بہت مہربان ہے
تمام حمد و ثنا خاص اللہ ہی کو سزاوار ہے کہ اس نے مجھ کو تمام نعمتوں سے بہتر نعمت عطا
فرمائی اور اپنے حبیب (جو تمام فضائل و کمالات کا جامع ہے اور جس کو خدا نے تمام
امّتوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا) محمدؐ اُمّی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میرے
دل میں ڈالی۔

اَمَّا بَعْدُ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰنِ۔ اے محمدؐ اپنی اُمّت سے کہہ دے کہ میں تم سے اس
تبلیغ رسالت کا بدلہ اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا
اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو! تم خدا کو دوست رکھو اس لئے کہ اس نے اپنی
نعمتیں تم کو عطا فرمائیں۔ اور محبت خدا کے لئے مجھ سے محبت رکھو۔ اور میری محبت کے
لئے میری اہلبیت کو دوست رکھو۔ پس جبکہ آل نبیؐ کی دوستی کی بابت سوال کیا گیا ہے
اور وہ ہم سے طلب کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب عربی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو حکم دیا ہے کہ اپنی اُمّت سے اپنے ذوی القربیٰ کی دوستی کے سوا اور کچھ طلب
نہ کرے۔ اور یہ دوستی محبتوں کے لئے باعث نجات آخرت اور آنحضرتؐ اور ان کی آل اطہار
علیہم السلام سے ملنے کا ذریعہ ہے۔

اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم کو دوست رکھتا ہے وہ قیامت کے دن
انہی کے گردہ میں اُٹھے گا۔ نیز ارشاد ہے کہ آدمی اسی شخص کے ہمراہ ہوتا ہے جس کو وہ
دوست رکھتا ہو۔ اس لئے جو کوئی خدا تک پہنچنے اور اس کی جناب میں مقبول بننے کا
طالب ہو اس پر واجب ہے کہ رسول خداؐ سے محبت رکھے اور اہلبیت بتول علیہم السلام کی
دوستی اختیار کرے۔ اور یہ بات (یعنی اہلبیت کی دوستی) آنحضرتؐ کے آل اطہار کے
فضائل کی شناخت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور یہ امر (یعنی فضائل کی شناخت)،

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان حدیثوں کے جاننے پر موقوف ہے جو ان حضرات علیہم السلام کے باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور بہت سے نیکوں نے فضائل علماء و فقہاء میں بہت سی جہل حدیثیں جمع کی ہیں۔ حالانکہ فضائل اہلبیت علیہم السلام میں بہت کم کتابیں تیار ہوئیں۔ اس لئے بندہ فقیر گنہگار سید علی بن شہاب الدین علوی ہمدانی نے ارادہ کیا کہ آنحضرتؐ کے جواہر اخبار اور لآلی آثار میں سے جو اہلبیت اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں چند حدیثیں ایک مختصر کتاب میں جمع کر دوں اور یہ طلب برکت کلام قدیم (قرآن مجید) اس کا نام کتاب المودۃ فی القربی رکھا۔ چنانچہ مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ان حضرات علیہم السلام سے میرے ملاقاتی ہونے کا وسیلہ بنائے گا اور ان کے ذریعہ سے مجھ کو نجات عطا فرمائے گا۔ اور میں نے چودہ مودتوں پر اس کتاب کو تقسیم کیا ہے۔ اور خدا مجھ کو واسطہ محمدؐ اور ان حضرات کا جو اصحابِ دول میں سے آنحضرتؐ کے پیرو ہیں، قول اور فعل میں بغض اور غل سے محفوظ رکھے اور میرے قلم کو اس کلام کے تحریر کرنے کی طرف نہ پھیرے جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہے۔

المودۃ الاولیٰ فی سیدنا و صغینا و مولانا محمد المصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی مودت: ہمارے سردار اور برگزیدہ اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں؛

پہلی مودت

(۱) عن مطلب ابن ابی وداعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب ان الله خلق الخلق فجعلني في خيرهم ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم ثم جعلهم بيوتاً فجعلني في خيرهم فانا خيركم بيتاً وخيركم قبيلةً وخيركم نسباً. مطلب بن ابی وداعة سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا۔ پس مجھ کو بہترین مخلوقات (انسان) میں رکھا۔ پھر ان کو قبیلہ قبیلہ بنایا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر قبیلے میں رکھا۔ پھر ان کو خاندانوں میں تقسیم کیا۔ پس مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں رکھا۔ الغرض میں بلحاظ خاندان تم سب سے بہتر ہوں اور بلحاظ قبیلے کے تم سب سے بہتر ہوں۔

اور نسب کی رو سے تم سب سے بہتر ہوں۔

(۲) وعن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ انا احمد وانا محمد وانا العاشر وانا العاقب وانا المقفی ونبی الرحمة ونبی المرحمة۔ اور ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا میں احمد ہوں، اور میں محمد ہوں اور میں حاشد اپنی امت کے لوگوں کو اپنے پیچھے جمع کرنے والا ہوں۔ اور میں عاقب یعنی سب پیغمبروں کے بعد آنے والا ہوں۔ اور میں مقفی یعنی سب پیغمبروں سے پیچھے دنیا میں آنے والا اور پیغمبر رحمت ہوں۔ اور جہاد کرنے والا نبی ہوں۔

(۳) وعن ابی الطفیل عامر بن واثلة قال قال رسول اللہ انا محمد وانا احمد والقاتم والحاتم وابو القاسم والعاشر والعاقب وظہ ولس و العاصی۔ اور ابو طفیل عامر بن واثلة سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور فاتح یعنی فتح کرنے والا اور قاتم یعنی ختم نبوت کرنے والا اور ابو القاسم اور حاشد اور عاقب اور ظہ و طاہر اور لیس اور عاصی یعنی کفر و آثار کفر کو مٹانے والا ہوں۔

(۴) وعن ابی سعید خدیجی قال قال رسول اللہ انا النبی ولاکذب انا ابن عبد المطلب انا اعرب العرب ولدت فی قریش ونشأت فی بنی سعید۔ اور ابو سعید خدیجی سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں پیغمبر خدا ہوں اور اس میں ذرا جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبد المطلب کا فرزند ہوں میں تمام عرب سے زیادہ تر قبیلہ قریش میں پیدا ہوا اور قبیلہ بنی سعد میں ہیں نے پرورش پائی۔

(۵) وعن واثلة بن اسقع قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفیٰ کنانة من ولد اسمعیل واصطفیٰ قریشا من کنانة واصطفیٰ من بنی قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم و مروی ان اللہ تعالیٰ اصطفیٰ من ابراہیم اسمعیل واصطفیٰ من ولد اسمعیل بنی کنانة۔ الخ اور واثلة بن اسقع سے مروی ہے کہ جناب رسالتا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسمعیل میں سے ولدتہی۔

بنی کنانہ کو منتخب کیا۔ اور بنی کنانہ میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو منتخب کیا۔ دوسری روایت کے موافق ترجمہ: اولادِ ابراہیم میں سے اسمعیل کو منتخب کیا اور اولادِ اسمعیل میں سے الخ

(۶) وعن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی۔ اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

(۷) وعنه قال قال رسول اللہ نحن الاخرون من الدنیا والاولون یوم القیامۃ المقضی بھم قبل الخلائق۔ نیز ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ہم دنیا میں سب پیغمبروں سے پیچھے آنے والے ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے کہ تمام مخلوق سے پہلے ہمارا حساب فیصل کیا جائے گا یعنی سب سے پہلے ہم جنت میں جائیں گے،

(۸) وعن انسؓ قال قال رسول اللہ انا اکثر الانبیاء اتباعاً یوم القیامۃ وانا اول من یقرع باب الجنة فاستفتح فیقول الخاضعون من انت فاقول انا محمدؐ فیقول بک امرت ان لا افتح احداً قبلك۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے پیرو سب پیغمبروں کے پیروؤں سے زیادہ تر ہوں گے۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤں گا اور دروازہ کھولنے کی درخواست کروں گا۔ تب خازنِ جنت کہے گا کہ تو کون ہے؟ میں جواب دوں گا کہ میں محمدؐ ہوں۔ تب وہ کہے گا کہ مجھ کو تیرے ہی سبب حکم دیا گیا ہے کہ تجھ سے پہلے کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔

(۹) وعن عائشہؓ قالت قال رسول اللہ انا سید ولد آدم ولا فخر اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور میں میں فخر نہیں کرتا۔

(۱۰) وَعَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا سَيِّفُ الْاِسْلَامِ اَوْ سَابِقُ الْاِسْلَامِ اَوْ رَعِيَّةٌ مَعِي مَرَدِي هِيَ كَمَا اُنْخَفَرْتُ نَفْسِي فَرِيَا بِهٖ كَمَا فِي الْاِسْلَامِ كِي تَوَارِثُوهٗ يَا بَرِّدِيْتِے دِيْگَر مِيں سب سے پہلے اِسْلَام لَانے والا ہوں۔

(۱۱) وَعَنْ ابِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں جوامع الکلم یعنی قرآن شریف کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور رعب سے مجھ کو مدد دی گئی ہے۔

(۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا سَابِقُ دَلْدِ اٰدَمَ۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں نبی آدمؑ میں سے سب سے سابق (پہلا) ہوں۔

(۱۳) وَعَنْ ابِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ يَضَاعِفُ لَنَا الْبَلَاءُ كَمَا يَضَاعِفُ لَنَا الْاَجْرُ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَسْتَلِي بِالْقَتْلِ حَتَّى يَقْتُلَ وَانْهَمَ كَانُوْا يَفْرَحُوْنَ بِالْبَلَاءِ كَمَا تَفْرَحُوْنَ بِالْاِرْحَاءِ۔ اور ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے گروہ کے لئے بلائیں مضاعف (دوچند) ہوتی ہیں جیسا کہ اجر و ثواب ہمارے لئے مضاعف ہوتا ہے۔ اور بعض پیغمبر قتل کی بلا میں مبتلا ہوتے تھے یہاں تک کہ قتل کے جاتے تھے۔ اور وہ پیغمبر بلاؤں سے ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم لوگ خوشحالی اور فارغی سے خوش ہوتے ہو۔

(۱۴) وَعَنْ ابِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا مَعَاشِرُ الْاَنْبِيَاءِ لَا تَشْهَدُ عَلٰی جَوْہِرٍ وَّلَوْ كُنْتَ مَفْضُلًا اَحَدًا عَلٰی اَحَدٍ لَا ثَرَتْ بِالْاَسْنَانِ يَضْعَفُوْنَ وَقِلَّةٌ حِيلَتْ هُنَّ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبروں کا گروہ ظلم و ستم پر گواہی نہیں دیتا۔ اور اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے والا ہوتا تو میں لڑکیوں کو ان کے ضعف اور کمی حیلہ و تدبیر کے باعث ترجیح دیتا۔

(۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنِّي لَا عَرْفَ لَكُمْ بِاللَّهِ وَاشَدُّكُمْ

خشیتہ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں تم سب سے بڑھ کر خدا کا پچھاننے والا اور تم سب سے زیادہ اس سے خوف کرنے والا ہوں۔

(۱۶) وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوة قال وجبت لی وادمت بین الروح والجسد۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی تھی؟ فرمایا اس وقت لازم کی گئی تھی جبکہ آدمؑ رُوح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ابھی رُوح بدن میں داخل نہ ہوئی تھی،

(۱۷) وعن جابر قال قال رسول اللہ ان اللہ بعثنی بتمام محاسن الاخلاق وکمال محاسن الافعال۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام پسندیدہ اخلاق اور سب نیک افعال سے کامل کر کے مبعوث کیا ہے۔

(۱۸) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ انی مرايت الانبیاء فانما شیهہ ابراہیمؑ۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں نے سب پیغمبروں کو دیکھا پس میں ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ ہوں۔

(۱۹) وعن جابر قال قال رسول اللہ اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً ومولیٰ نجیاً واتخذ فی حبیباً ثم قال وعزتی وجلالی لا وثرن حبیبی علی خلیلی ونجی۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل مقرر کیا، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا نجی یعنی راز دار۔ اور مجھ کو اپنا حبیب بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اپنی عزت و جلالت کی قسم ہے کہ میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ضرور ترجیح دوں گا۔

(۲۰) وعن امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب عن رسول اللہ اقلہ قال خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح الجاہلیۃ من لدن ادمؑ الی ان ولدنی اخی واما ولدی من سفاح الجاہلیۃ شیء۔ اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور زمانہ جاہلیت کی زنا سے

پیدا نہیں ہوا۔ آدم سے لے کر اس وقت تک کہ میں اپنے باپ اور ماں کے ماں پیدا ہوا۔ اور زمانہ جاہلیت کی زنا کاری ذرا بھر بھی مجھ کو نہیں پہنچی۔

(۲۱) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ فضل علی الانبیاء و بستہ اعطیت بجماع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الانعام وجعلت لی الامراض مسجداً وطهوراً وأمر سلت الی الخلق كافة وختم فی النبوة۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چھ چیزوں سے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی گئی ہے۔ مجھ کو جماع الکلم یعنی قرآن عطا ہوا۔ اور رعب سے مدد دی گئی۔ اور چوتھائے میرے لئے حلال کئے گئے۔ اور زمین میرے لئے مسجد اور طاہر کرنے والی مقرر کی گئی۔ اور مجھ کو تمام مخلوق کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ اور مجھ پر نبوت ختم ہوئی۔

(۲۲) وعن انس قال قال رسول اللہ فضل علی الناس بأربع بالشجاء والشجاعة وکثرة الجماع وشدۃ البطش۔ اور انس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مجھ کو چار باتوں میں سب آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے سخاوت میں، شجاعت میں، کثرتِ جماع میں، سختی سے حملہ کرنے میں۔

(۲۳) وعن ابن عباس جلس ناس من اصحاب رسول اللہ وقد سمعہم یتذکرون قال بعضهم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلاً وقال اخر فموسى کلم اللہ تکلیماً وقال اخر فیسى کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج رطلہ اللہ علیہ والہ وسلم، وسلم وقال سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل اللہ وھو کذا الک وموسى نحبی اللہ وھو کذا الک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وھو کذا الک وادم اصطفاہ اللہ وھو کذا الک والا انا حبیب اللہ ولا فخر وانا صاحب لوا الحمد یوم القیامۃ تحتہ ادم ومن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیامۃ ولا فخر واول من یحرق باب الجنۃ فیفتحہ اللہ لی فادخلھا و معی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین علی اللہ ولا فخر۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ اصحاب رسول خدا کی ایک جماعت بیٹھی تھی اور آنحضرتؐ نے اُن کو باتیں کرتے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ

کو اپنا خلیل بنایا۔ اور دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ سے خدا ہلکام ہوا۔ ایک اور بولا کہ عیسیٰؑ کلمہ خدا اور اس کی رُوح ہے۔ ایک اور نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو منتخب کیا۔ اصحاب کی یہ باتیں سُن کر حضرتؑ باہر تشریف لائے اور ان کو سلام کیا اور فرمایا میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا منتخب ہونا سنا کہ ابراہیمؑ خلیل خدا ہیں اور وہ بے شک ایسے ہی ہیں۔ اور موسیٰؑ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا یعنی وہ خدا کے راز دان ہیں اور بے شک اسی طرح ہے۔ اور عیسیٰؑ رُوح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، اور ایسا ہی ہے۔ اور آدمؑ علیہ السلام کو خدا نے منتخب کیا اور ایسا ہی ہے۔ اسے صحابہ آگاہ ہو میں حبیب خدا ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں قیامت کے دن ظمِ حمد کا مالک ہوں گا۔ جس کے بیچے آدمؑ علیہ السلام اور دیگر پیغمبر ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں۔ جو قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرے گا۔ اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی۔ اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں وہ شخص ہوں جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ ہلانے کا اور اللہ میرے لئے اس کو کھول دے گا تب میں اس میں داخل ہوں گا اور میرے ساتھ محتاج مومنین ہوں گے اور میں فخر نہیں کرتا۔

(۲۴) وَعَنْ سُلْطَانَ الْأَدْيَاءِ عَلَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا هَلُ الْبَيْتِ فَقَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنَّا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ اور سلطانِ ادویاء علیؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ظاہری اور باطنی فواحش اور قبائح کو ہم سے دُور کر دیا ہے۔

(۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْزَأُنَا عَلَى أَرْوَاحِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمْرَتِ الْأَمْرَاضِ مَا كَانَ مِنْهَا أَنْ تَبْتَلَعَهُ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ ہمارے جسم بہشتیوں کی رُوحوں پر بنائے گئے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ جو رُوحوں و برائے، ہم سے خارج ہو اس کو نگل جایا کرے۔

(۲۶) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَاشَا وَلَا لَعَنَانَا وَلَا سَبَابَنَا

اور انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا بدکلامی نہ کرتے تھے اور نہ (بے وجہ) لعنت کرنے تھے نہ گالی دیتے تھے۔

(۲۷) وعن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ اُدع علی المشرکین فقال ما بُعثت لعناؤا انما بُعثت رحمةً۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ کسی نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہؐ مشرکوں کے لئے بددعا کیجئے۔ فرمایا میں لعنت کرنے کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ فقط رحمت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

(۲۸) وعن انسؓ قال کانت امة من اماء اهل المدينة تاخذ من رسول اللہ فتنطق بکلمۃ حیث شاءت وسئلت۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ کی کوئی کنیز آتی تھی اور آنحضرتؐ کا ہاتھ پکڑ کر جہاں چاہتی تھی جاتی تھی (یعنی آنحضرتؐ نہایت خلیق اور علیم تھے)۔

(۲۹) وعن عائشہؓ قالت ما کان رسول اللہ یصنع فی بیتہ کان یسکون مہنتہ اہلہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا جو چیز اپنے گھر میں بناتے تھے، وہ آپ کے گھر والوں کے استعمال میں آتی تھی۔

(۳۰) وعنہا قالت ما حیز رسول اللہ بین امرین قط الا اخذا یسرہما مالہن ینکحان انما کان ابعدا الناس منه وما انتقم رسول اللہ النصفہ فی شیء قط الا ان ینتہک حرمة اللہ فینتقم اللہ بھا وقالت ما ضرب رسول اللہ شیئا قط بیدک ولا امرؤ ولا خادم الا ان یجأہد فی سبیل اللہ۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب کبھی آنحضرتؐ کو دو کاموں میں سے کسی ایک کام کو پسند کرنے کا اختیار دیا جاتا تھا تو آپ دونوں میں سے زیادہ تر آسان اور سہل کام کو اختیار فرماتے تھے۔ جبکہ اس کام کا کرنا گناہ نہ ہو۔ اور اگر گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس کام سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے۔ اور حضرتؐ نے اپنے نفس کی خاطر کبھی کسی معاملے میں کسی شخص سے بدلا نہیں لیا۔ مگر ہاں جب کوئی حرمتِ خدا کی ہتک کرتا تو خدا کے واسطے اس ہتکِ حرمت کے عوض میں اس سے بدلا لیتے تھے۔ نیز عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے نہ تو کبھی کسی عورت کو مارا اور نہ کسی خدمت گار کو سوا اس وقت کے جبکہ راہِ خدا میں جہاد کرتے تھے۔

(۳۱) وعن انس قال كان رسول الله اذا صافم الرجل لا ينزع يده حتى يكون هو الذي يصرف وجهه ولم يبرك معقد ما بين يديه من جلس له۔ اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جُدا نہ کرتے تھے جب تک کہ وہ شخص اپنا رخ نہ پھیر لیتا تھا۔ اور کبھی کسی ہمنشین کے آگے گھٹنے بڑھا کر نہیں بیٹھے۔

(۳۲) وعن عائشة قالت ان رسول الله ما كان يذخر شيئاً للغد۔ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسالتؐ اگلے روز رکھنے کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھتے تھے۔

(۳۳) وعن عبد الله بن الحارث بن حرقال ما رايت احداً اكثر تبسمًا من رسول الله۔ اور عبد اللہ بن حارث بن حرقالؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے زیادہ کسی کو مسکراتے والا نہیں دیکھا۔

(۳۴) وعن عبد الله بن سلام قال كان رسول الله اذا جلس يحدث بکثیر ان يرفع طرفه الى السماء۔ اور عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا جب بیٹھتے تھے تو بات کرتے میں اپنی آنکھ اکثر آسمان کی طرف اٹھائے رکھتے تھے۔

(۳۵) وعن عكرمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله ﷺ بعين سنة مكث بمكة ثلاث عشرة سنة بعد ما يولد الىه ثم أمر بالهجرة فهاجر الى المدينة فمكث بها وبعد عشر سنين مات وهو ابن ثلاث وستين سنة صلى الله عليه وآله وسلم۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا پانچویں سال کی عمر میں پیغمبری پر مبعوث ہوئے اور وحی نازل ہونے کے بعد تیرہ برس مکہ معظمہ میں مقیم رہے۔ پھر خدا کی طرف سے ہجرت کرنے کا حکم ہوا اور حضرتؐ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ اور دس برس وہاں رہے۔ اور تریسٹھ برس کے سن میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی۔ ﷺ

قال المصنف اعلم يا اخي ان فضائل رسول الله اكثر من ان يحصى او يعد وما ذكر كان اقل من القليل والله موفق بمودة عليه الصلوة والتحية والسلام وعلى اله الكرام۔ مصنفؒ فرماتے ہیں اے بھائی معلوم رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اس قدر ہیں کہ شمار و حساب میں نہیں آ سکتے۔ اور یہ جو کچھ مذکور ہوئے

کتر سے کمتر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتیمتہ والسلام وعلی آلہ الکرام کی دوستی کی توفیق دینے والا ہے۔

المودة الثانية في فضائل اهل البيت جلة عليه السلام

دوسری مورت تمام اہل بیت علیہم السلام کے فضائل میں

(۱) عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآية "ندع ابننا وابنائنا" ادعى رسول الله علياً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللهم هؤلاء اهلييتي - سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب آیہ "ندع ابننا وابنائنا" نازل ہوئی تو آنحضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا اے خدا یہ میرے اہلیت ہیں۔

(۲) وعن سعد بن معاذ قال قال رسول الله لي يوماً وقد انصرف من الخندق يا سعد ان الله اطعم على الارض فاختراني منها وعلياً وفاطمة والحسن والحسين وانا نذير هذه الامة وعلياً هاديها - اور سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ جناب رسالتاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خندق سے مراجعت فرما کر ایک دن مجھ سے فرمایا اے سعد! اللہ تعالیٰ نے زمین کی طرف نگاہ کی پس اس سے مجھ کو ادر علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو منتخب کیا۔ اور میں اس امت کا نذیر یعنی عذاب خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس امت کا ہادی یعنی راہ خدا دکھانے والا ہے۔

(۳) وعن جابر قال كان رسول الله يقول قوسلواي محبتنا الى الله تعالى و استشفعوا بنا فان بنا تكرمون و بنا تحبون و بنا ترضون فاذا غاب متاعنا فمحبونا امنائنا عند الكهف في الجنة - اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو ہماری محبت کو اللہ کی طرف اپنا وسیلہ بناؤ اور ہماری شفاعت طلب کرو۔ کیونکہ ہمارے ہی سبب سے تمہارا اکرام کیا جاتا ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو زندگی عطا ہوتی ہے اور ہمارے ہی سبب سے تم کو رزق دیا جاتا ہے۔ پس جب ہم ہیں کوئی غائب ہونے والا غائب ہو تو ہمارے محب ہمارے امین ہیں۔ وہ سب کے سب کل قیامت کے دن جنت میں ہوں گے۔

(۴) وعن ابی مریم مولى أم سلمة قال قال رسول الله لو علم الله تعالى في

الارض عبداً اکرم من علی وفاطمۃ والحسن والحسین لا مرفی فی ان اباهل
 بهم ولكن امرنی بالمباهلة مع هؤلاء وهم افضل الخلق فخلبت بهم
 النصارى - اور ابوریاح غلام اُم سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ
 اگر اللہ تعالیٰ رُوئے زمین پر ایسے بندوں کو جانتا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ
 علیہم السلام سے افضل اور بہتر ہوں تو ضرور مجھ کو حکم دیتا کہ میں ان کو اپنے ہمراہ لے کر
 (نصارے سے) مباہلہ کروں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان ہی چاروں کو کہ یہی
 چاروں تمام مخلوق سے افضل ہیں اپنے ساتھ لے کر مباہلہ کروں۔ پس میں ان کے سبب
 نصارے پر غالب ہوا۔

(۵) وعن محمد بن حنفیہ عن ابیہ علیہ السلام قال اتی لنا ثمیماً اذ
 دخل رسول اللہ فخطب الی وحزکتی برجلہ وقال لی قم یفدی بک ابی و
 اتی فان جبرئیل اتانی فقال لی بشر هذا بان اللہ تعالیٰ جعل الاثمتہ من
 ولدہ وان اللہ تعالیٰ لغفرلہ ولذہر یتہ ولشیعتہ ولحببہ وان من طعن
 علیہ ویحبس حقہ فھو فی النار۔ اور محمد بن حنفیہ نے اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب
 علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن سو رہا تھا کہ اسی اثنا میں رسول خداؐ وہاں
 تشریف لائے۔ پس میری طرف نگاہ کی اور پائے مبارک سے مجھ کو ہلایا اور مجھ سے
 فرمایا اے علی اٹھو تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھ سے
 کہا کہ اے محمدؐ تم اس (علیؑ) کو یہ خوشخبری دو کہ اللہ تعالیٰ نے امام اس کی اولاد میں
 مقرر کئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی ذریت (اولاد) اور اس کے شیعوں
 اور محبتوں کو بے شک بخش دیا ہے۔ اور جو کوئی اس پر طعن کرے اور اس کے حق کو ضبط
 کرے وہ جہنم میں جائے گا۔

(۶) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ انا اول الناس شافعاً ثم علیؑ
 ثم ذریتی ثم محبوبنا یدخلون الحتۃ بغير حساب لا یسئلون عن ذنبہم
 بعد المعرفة والمحبتۃ۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ
 قیامت کے دن میں سب سے پہلے اپنی اُمت کی شفاعت کروں گا۔ پھر علیؑ، پھر میری اولاد
 علیہم السلام، پھر ہمارے محب۔ وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور ہماری معرفت

اور محبت کے بعد ان سے ان کے گناہوں کی پرستش نہ ہوگی۔

(۷) وعن خالد بن معدان قال قال رسول الله من أحب أن يمسي في رحمة الله وأن يصبح في رحمة الله عليه فلا يدخلن بقلبه شك بان ذميتي أفضل الذمريات ووصيتي أفضل الاوصياء۔ اور خالد بن معدان سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ رحمت خدا میں شام کرے، اور رحمت خدا میں صبح کرے (یعنی صبح و شام رحمت خدا اس کے شامل حال رہے) پس اس امر کی بابت اس کے دل میں کسی طرح کا شک ہرگز داخل نہ ہو کہ میری ذریت ظاہر و سب ذریتوں سے افضل ہے اور میرا وصی تمام اوصیاء سے بہتر اور برتر ہے۔

(۸) وعن علي قال قال رسول الله توضع يوم القيامة منابر حول العرش لشييعتي وشيعة اهل بيتي المخلصين في ولايتنا ويقول الله تعالى هلموا يا عبادي انشر عليكم كرامتي فقد اوديتهم في الدنيا۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میرے اور میرے اہلبیت علیہم السلام کے شیعوں کے لئے جو ہماری ولایت میں مخلص ہوں گے، عرش کے گرد منبر رکھے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ”اے میرے بندو آؤ میں اپنی کرامت کو تم پر ڈالوں (یعنی اپنی کرامت و رحمت سے تم کو نہال و خوشحال کروں) کہ دنیا میں تم نے ایذا ہی ہے۔“

(۹) وعنه عليه السلام قال قال رسول الله يا علي خلقت من شجرة و خلقت منها۔ وانا اصلها وانت فرعها والحسن والحسين اغصانها و محبوبها و ما اقمها فمن تعلق بشيء منها ادخله الله الجنة۔ نیز اسی جناب سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اے علیؑ میں ایک درخت سے پیدا کیا گیا ہوں اور تم بھی اسی درخت سے پیدا کئے گئے ہو۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور تم اس کی فرع ہو اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں ہیں اور ہمارے محب اس کے پتے ہیں۔ پس جو کوئی اس درخت کے کسی حصہ میں لٹک جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۱۰) وعنه عليه السلام ايضا قال قال رسول الله من أحب أن يمسي بالعروة الوثقى فليتمسك بحب علي ابن ابی طالب واهلبيتي۔ نیز جناب

امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط رستہ کو پکڑنا چاہے اس کو چاہئے کہ علیؑ ابن ابی طالب اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت کو مضبوط کر کے پکڑے۔

(۱۱) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله انا میزان العلم وعلي كفتاه و الحسن والحسين خيوطه والفاطمة علاقتہ والائمة من بعدی عموده یوذن اعمال المحبین لنا والمبغضین علینا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسالتؐ نے فرمایا ہے کہ میں علم کی ترازو ہوں اور علیؑ اس کے دونوں پلڑے اور حسنؑ اور حسینؑ اس کی ڈیس (ڈوریاں) اور فاطمہؑ اس کا علاقہ یعنی چوٹی ہے۔ اور ائمہؑ ظاہرین جو میرے بعد ہوں گے اس ترازو کا ستون ہیں۔ اس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جائیں گے۔

(۱۲) وعن انسؓ قال قال رسول الله انا معشر بنی مطلب سادة اهل الجنة انا وعلي وحمزة وجعفر والحسن والحسين والمهدي عليهم السلام۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہم اولادِ مطلب کا گروہ بہشت والوں کے سردار ہیں۔ یعنی میں اور علیؑ اور حمزہؑ اور جعفرؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور مہدیؑ علیہم السلام۔

(۱۳) وعن ابی رافع قال قال رسول الله ان آل محمد لا یحل لهم صدقة وان من الی القوم المومنین منهم۔ اور ابو رافعؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ آلِ محمدؐ کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ اور قوم مومنین کے حاکم اور سردار ان ہی میں سے ہوں گے۔

(۱۴) وعن حذیفہؓ وابن عمرؓ قال قال رسول الله اول نساء العالمین خدیجة بنت خویلد واول من اشفع يوم القيامة اهل بیتي ثم الاقرب فاقرب ثم الانصار ثم من امن بی واتبعتی ثم اهل الیمن ثم سائر العرب ثم العاجم ومن اشفع لئلا فھوا افضل۔ اور حذیفہؓ ثمالی اور ابن عمرؓ دونوں سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کی عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہ بنت خویلدؓ مجھ پر ایمان لائی۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہلبیتؑ میں۔ پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبیوں کی، پھر انصار کی پھر ان لوگوں کی

جو مجھ پر ایمان لائے اور میری متابعت کی۔ پھر اہل یمن کی۔ پھر باقی اہل عرب کی۔ پھر اہل عجم کی اور جس کی میں پہلے شفاعت کروں گا وہ سب سے افضل ہے یعنی میرے اہلبیتؑ،

(۱۵) و من ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ انی تاہل فیکم الثقلین کتاب اللہ جبلٌ ممدودٌ من السماء الی الارض و عترتی اہلبیتی لن یفترقا حتی یرد اعلیٰ الخوض۔ ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اے لوگو میں تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک کتاب خدا (قرآن) جو کہ آسمان سے زمین تک ایک پھیلی ہوئی رستی ہے؛ دوسرے میری اہلبیتؑ و عترت اطہار علیہم السلام۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس دونوں وارد ہوں۔

(۱۶) و عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ حبُّ آل محمدٍ یومًا خیرٌ من عبادۃ سنتہ و من مات علیہ دخل الجنة۔ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمدؐ کی محبت رکھنا ایک برس کی عبادت سے بہتر ہے اور جو کوئی اس محبت پر مرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۱۷) و عن علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح من تعلق بها نجا و من تخلف عنها دخل فی النار۔ اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوح کی مانند ہے کہ جو کوئی اس میں چڑھ گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ جہنم میں داخل ہوا۔ اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیتؑ سے متعلق ہوگا نجات پائے گا اور جو کوئی روگردانی اور مخالفت کرے گا وہ دوزخ میں جاوے گا۔

(۱۸) و عنہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ انما اشفع لهم یوم القیامۃ المکرم لذہبیتی و القاضی لهم حوائجهم و الساعی لهم فی امورهم عند ما اضطرروا الیہ و المحبُّ لهم بقلبہ و لسانہ۔ نیز انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں قیامت کے دن چار قسم کے شخصوں کی شفاعت کروں گا (۱) جو میری اولاد کی تعظیم و تکریم کرے (۲) جو ان کی حاجتوں اور

لے عجم سے عرب کے سوا تمام دنیا مراد ہے۔ ۱۲

ضرورتوں کو پورا کرے۔ (۳) جو ان کے امور میں سعی و کوشش کرے جبکہ وہ اس کی طرف مضطرب ہوں۔ (۴) جودل اور زبان سے ان کو دوست رکھے۔

(۱۹) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ فِي الْقِيَامَةِ مَرَكِبٌ غَيْرُ أَرْبَعَةٍ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ إِلَيْهِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ فِدَاكَ ابْنِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ وَمَنْ قَالَ أَنَا عَلَى نَاقَةِ الْبَرَقِ وَأَخِي صَالِحٌ عَلَى نَاقَةٍ الَّتِي عَقَرْتُ وَعُمِّي حَزْرَةُ عَلَى نَاقَةِ الْغَضَبَاءِ وَأَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَاقَةٍ مِنَ نَوَاقِ الْجَنَّةِ بَيْدَةَ لُؤَاءَ الْحَمْدِ فَيَقِفُ بَيْنَ يَدَيْ عَرْشِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ قَالَ فَيَقُولُ أَدْمِيونَ مَا هَذَا الْأَمْلَكُ مَقْرَبٌ أَوْ نَبِيٌّ مَرْسَلٌ وَاحْمِلْ عَرْشَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَيُنَادِي مَنَادٌ مِنْ بَنِي نَارٍ الْعَرْشُ يَأْمَعُشُرُ الْأَدْمِيِّينَ مَا هَذَا أَمْلَكُ مَقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مَرْسَلٌ وَاحْمِلْ عَرْشَ رَبِّ الْعَالَمِينَ هَذَا الصَّدِيقُ الْأَكْبَرُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔ نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن چار شخصوں کے سوا اور کوئی سوار نہ ہوگا۔ اُس وقت انصار میں سے ایک شخص نے اٹھ کر عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں ایک تو آپ ہوں گے، فرمائیے اور کون کون ہوں گے؟ حضرت نے فرمایا اور میرے بھائی صالح پیغمبر اس ناقہ پر سوار ہوں گے جس کو اُن کی قوم نے بے کر دیا تھا، اور میرے چچا حزرہ ناقہ غضب پر سوار ہوں گے۔ اور میرے بھائی علیؑ ایک بہشتی ناتے پر سوار ہوں گے۔ اور اس کے ہاتھ میں علم حمد ہوگا اور عرش پر دروگر عالمین کے سامنے کھڑا ہوگا اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ زبان سے کہے گا۔ اس وقت تمام آدمی کہیں گے یہ یا تو کوئی فرشتہ مقرب ہے یا کوئی پیغمبر مرسل ہے، یا عرش پر دروگر عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ ہے۔ تب وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا اے آدمیو! یہ نہ تو مقرب فرشتہ ہے اور نہ پیغمبر مرسل، اور نہ عرش پر دروگر عالمین کا اٹھانے والا فرشتہ بلکہ یہ صدیق اکبر علی ابن ابی طالب ہے۔

(۲۰) وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَّ رَسُولُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ خَطوطٌ أَرْبَعَةً ثُمَّ قَالَ اتَّبِعُونِ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَفْضَلُ نَسَا أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرُ

واسیہ بنت مزاحم امراة فرعون۔ اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے زمین پر چار خط لکیریں، پہنچے۔ پھر صحابا سے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا بہشتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلدہ اور فاطمہ بنت محمدؐ اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہیں۔

(۲۱) وعن احمد بن حنبل قال ساءت رسول الله في النوم فقال لي يا احمد هلكت في قول الشافعي محمد بن ادريس عن حديثي من حفظ من امتي اربعين حديثاً من السنة كنت لئ شغيعاً يوم القيامة ما عرفت ان فضائل اهل بيتي من السنة۔ اور امام احمد بن حنبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول خداؐ کو خواب میں دیکھا۔ حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے احمد تو محمد بن ادريس شافعی کے اس قول میں ہلاک ہو گیا کہ اُس نے میری اس حدیث کو بیان کیا تھا کہ جو کوئی میری اُمت میں سے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا قیامت کے دن میں اُس شخص کی شفاعت کروں گا تو یہ نہ سمجھا کہ میری اہلبیتؑ کے فضائل میری سنت میں داخل ہیں۔

(۲۲) عن عائشہ بنت عبد الله بن عاصم القمي بمدينه رسول الله وكانت مجاورة بها قالت حدثني ابي عن اوائل عن نافع عن ام سلمه انها قالت سمعت رسول الله يقول ما من قوم اجتمعوا يذكرون فضائل محمد وآل محمد الا هبطت الملائكة من السماء حتى الحقوا بهم بحدیثهم فاذا تفرقوا عرجت الملائكة الى السماء فيقول لهم الملائكة الاخران ان شتموا احدهم منكم ما شتمنا من امة اطيب منها فيقولون اتاكتنا عند قوم يذكرون فضل محمد وآل محمد نعطرون من يحمهم فيقولون اهبطوا بنا اليهم فيقولون انهم قد تفرقوا فيقولون اهبطوا بنا الى المكان الذي كانوا فيه۔ عائشہ دختر عبد اللہ بن عاصمؓ تھیں جو مدینہ رسول خداؐ میں مجاور تھیں، بیان کرتی ہے کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اور اس نے اوائل سے اور اوائل نے نافع سے اور نافع نے ام سلمہؓ زوجہ رسول خداؐ سے روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ جب لوگ فضائل محمدؐ اور آل محمدؐ کا ذکر کرنے کے لئے

جمع ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اس ذکر میں ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ جب لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں، تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے جو فضائل محمد و آل محمدؑ کا ذکر کرتے تھے پس اُن کی بوئے خوش سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سُن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے۔ تب وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم کو اس مکان ہی میں لے چلو جہاں وہ موجود تھے اور ذکر فضائل محمد و آل محمدؑ کرتے تھے،۔

(۴۳) وَعَنْ الْأَمَامِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَى أَوَّلَى النِّعَمِ قِيلَ وَمَا أَوَّلَى النِّعَمِ قَالَ طَيْبُ الْوَلَادَةِ وَلَا يُحِبُّنَا إِلَّا مِنْ طَابَتْ وَلَادَتُهُ - اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو کوئی ہم اہلبیتؑ کو دوست رکھے اس کو چاہئے کہ اولى النعم یعنی بہترین نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ صحابہ میں سے کسی نے عرض کی کہ اولى النعم کیا چیز ہے؟ فرمایا پیدائش کا پاکیزہ ہونا یعنی حلال زادہ ہونا۔ اور ہم اہلبیتؑ کو وہی شخص دوست رکھتا ہے جو طیب الولادۃ یعنی حلال زادہ ہوگا۔

(۴۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَمْ تَرَ أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ فَإِنْ مَنَ لِقَى اللَّهَ وَهُوَ يُؤَدُّ نَادِخِلَ الْجَنَّةَ مَعَنَا وَالَّذِي نَفْسٌ مُحْتَبَةً بِيَدِهِ لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّقْنَا - اور جابر انصاری سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا اے میری اُمت کے لوگو اور اے صحابہ ہم اہلبیتؑ کی دوستی کو لازم پکڑو۔ کیونکہ جو کوئی اللہ سے ملاقات کرے درآئیں گے وہ ہم کو دوست رکھتا ہو وہ ہمارے ہمراہ جنت میں داخل ہوگا اور میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ کسی بندہ کو اس کا عمل کچھ نفع نہ دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ یعنی ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی شخص کو اپنے عمل سے کچھ نفع نہ ہوگا،

(۴۵) وَعَنْ جَبْرِابِ بْنِ مَعْطَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُولِيكُمْ قَالُوا بَلَى

یا رسول اللہ قال علیہ السلام اِنِّیْ اُودِیْتُ فَاُجِیْبُ فَاِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ الثَّقَلِیْنِ کِتَابِ رَبِّنا وَعَتَرَتِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ فَاَنْظُرُوا کَیْفَ تَحْفَظُوْنِیْ فِیْہَا۔ اور جمیر ابن معطم سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے صحابہ کیا میں تمہارا حاکم اور مختار نہیں ہوں۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہاں۔ آپ ہمارے حاکم اور مختار ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں عنقریب (دو بار) خدا میں (طلب کیا جاؤں گا اور میں اس (طلبی کو قبول کروں گا) یعنی میری رحلت قریب ہے، پس میں تمہارے درمیان دو تفسیر اور گراں بہا چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ایک ہمارے پروردگار کی کتاب یعنی قرآن ہے دوسری میری عزت و اہلیت۔ پس تم دیکھو کہ ان کے بارے میں تم میری کیونکر رعایت کرتے ہو۔

المودة الثالثة فی فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوة اجماعاً تیسری مودت مجمل فضائل امیر المومنین علی علیہ السلام والصلوة کے بیان میں

(۱) وعن عطية قال سئلت عائشة عن علي قال ذالك خير البشر لا يشك الا كافر عطاء بیان کرتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے علی علیہ السلام کی بابت سوال کیا۔ جواب دیا کہ وہ (علیؑ) خیر البشر یعنی تمام آدمیوں سے بہتر ہیں۔ کافر کے سوا اور کوئی اس امر میں شک نہ کرے گا۔

(۲) وعن علي قال قال رسول الله لي انت خير البشر ما شك فيه الا كافر۔ اور جناب امیر المومنینؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم خیر البشر ہو۔ اس امر میں کافر کے سوا اور کوئی شک نہ کرے گا۔

(۳) وعن حذيفة قال قال رسول الله علي خير البشر من ابى فخذ كفر۔ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا اے علیؑ خیر البشر ہے جس نے اس امر کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔

(۴) وعن امير المومنين علي قال قال رسول الله بغض علي كغزو بغض بني هاشم ففاق۔ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ سے بغض رکھنا کفر ہے اور بنی ہاشم سے بغض رکھنا نفاق ہے۔

(۵) وعنه عن النبي لا يحب علينا الا مومن ولا يبغضه الا كافر۔ اور امیرؑ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن۔ اور

اور اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علیؑ کا دوست مومن ہے اور اس کا دشمن کافر)۔
 (۷) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَشْرَفُ عَلَى الدُّنْيَا
 فَاخْتَارَ مِنْهُ عَلَى رَجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطْلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ مِنْهُ عَلَى رَجَالِ الْعَالَمِينَ
 ثُمَّ اطْلَعَ الثَّلَاثَةَ فَاخْتَارَ مِنْهُ عَلَى رَجَالِ الْعَالَمِينَ ثُمَّ اطْلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ مِنْهُ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ۔ نیز جناب امیرؑ سے
 مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو دیکھا اور مجھ کو تمام عالم کے
 مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر دوسری بار دنیا کو دیکھا اور اسے علیؑ تم کو تمام عالم کے
 مردوں پر ترجیح دی۔ بعد ازاں تیسری دفعہ دنیا کو دیکھا اور اماموں کو جو تمہاری اولاد میں
 ہوں گے، تمام عالم کے مردوں میں سے منتخب کیا۔ پھر چوتھی بار دنیا پر نگاہ کی اور فاطمہؑ کو
 تمام عالم کی عورتوں میں سے منتخب کیا۔

(۸) وَعَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ سَبِّ عَلِيٍّ أَفْقَدَ
 سَبِّي مَنْ سَبَّيْ فَيَقْدُ سَبِّ اللَّهِ۔ اور انہی حضرتؑ سے روایت ہے کہ رسولؐ
 نے فرمایا ہے کہ جس کسی نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی،
 اُس نے خدا کو گالی دی۔

(۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ مَنْ شَكَّ فِيهِ كُفْرٌ۔
 اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ سب آدمیوں سے
 بہتر ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔

(۱۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَى بَابِ حَطَّةٍ مَنْ دَخَلَ فِيهِ
 كَانُ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ عَنْهُ كَانُ كَافِرًا۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب
 رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ بنی اسرائیل کے دروازہ حطہ کی مانند ہے کہ جو کوئی اس دروازے
 میں داخل ہوا وہ مومن تھا اور جو اس سے باہر رہا وہ کافر تھا۔ اسی طرح جو کوئی اس اُمت میں
 علیؑ کی متابعت میں داخل ہو گا وہ مومن ہے اور جو علیؑ کی متابعت سے باہر ہو گا وہ کافر ہے،

(۱۱) وَعَنْ الْأَمَامِ الْبَاقِرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ سَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ
 عَنْ خَيْرِ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرُهَا وَاتَّقَاهَا وَأَفْضَلُهَا وَأَقْرَبُهَا مِنَ الْجَنَّةِ أَقْرَبُهَا مَقِي
 وَلَا فِيكُمْ اتَّقَاهَا وَلَا أَقْرَبُ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ امام محمد باقرؑ علیہ

السلام اپنے آبائے کرام کی زبانی روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر الناس یعنی بہترین مردم کی بابت پوچھا گیا یعنی یہ دریافت کیا گیا کہ سب آدمیوں سے بہتر آدمی کون ہے۔ حضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ تمام لوگوں سے بہتر اور سب سے زیادہ تر متقی اور سب سے افضل اور سب سے زیادہ جنت کے قریب ہونے والا وہ شخص ہے جو مجھ سے زیادہ قریب ہونے والا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ تر متقی اور اس سے بڑھ کر میرا قریبی نہیں ہے (یعنی علی ابن ابی طالب سب آدمیوں سے بہتر اور افضل ہے)۔

(۱۱) وعن جميع بن عمير قال قلنا لعائشة كيف كان منزلة علي من رسول الله قال كانت اكرم مني انا عند رسول الله - اور جميع بن عمير بیان کرتا ہے کہ ہم نے عائشہ رضی بی سے پوچھا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک علی کا مرتبہ کیسا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ رسول خدا کے نزدیک ہمارے تمام مردوں سے زیادہ تر معزز اور محترم تھے۔

(۱۲) وعن ابن عمر قال قال رسول الله خير رجا لكم علي ابن ابی طالب وخير شبانكم الحسن والحسين وخير نساءكم فاطمة بنت محمد عليهم الصلوة والسلام - اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ تمہارے تمام مردوں سے بہتر علی ابن ابی طالب ہے اور تمہارے تمام جوانوں سے بہتر حسن اور حسین ہیں اور تمہاری تمام عورتوں سے بہتر فاطمہ بنت محمدؐ ہے۔

(۱۳) وعن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله ان الله قد عهد اني اكون من خيرة علي بن ابي طالب في النار واخبرني ان الله قد عهد اني اكون من خيرة علي بن ابي طالب في النار واخبرني ان الله قد عهد اني اكون من خيرة علي بن ابي طالب في النار - اور عروہ نے عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد کر لیا ہے کہ جو کوئی علیؑ پر خردم کرے گا یعنی اُس سے لڑے گا وہ کافر ہے اور دوزخ میں جائے گا اور وہ آنکشن دوزخ ہی کے زیادہ تر لائق ہے۔ اس وقت کسی نے عائشہؓ سے پوچھا پھر تو نے کیوں اس پر خردم کیا۔ جواب دیا کہ جنگ جمل کے دن مجھ کو یہ حدیث بھول گئی تھی یہاں تک کہ بصرہ میں جا کر یاد آئی۔ اور میں اللہ سے بخشش طلب کرتی ہوں۔

(۱۴) وعن ابن سالم ابن أبي الجعد قال قلت لجابر بن عبد الله عن علي قال قال
من خير البشر قال قلت يا جابر ما تقول في من يبغض علياً قال ما يبغضه
الا كافر۔ اور ابوسالم ابن ابوالجعد بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر انصاریؓ سے کہا مجھ سے
علی علیہ السلام کا حال بیان کر۔ اُس نے جواب دیا کہ علیؓ خیر البشر ہے۔ راوی ناقل ہے
کہ میں نے جابرؓ سے کہا تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ جو علیؓ سے بغض
رکھے اس نے جواب دیا کہ اس سے بغض نہیں رکھتا مگر کافر۔ (یعنی علیؓ سے بغض
رکھنے والا کافر ہے)۔

(۱۵) وعن هاشم بن البرید قال قال عبد الله ابن مسعود قرأت سبعين
سورة من في رسول الله وقرأت البقية من اعلم هذه الامة بعد نبينا
علی ابن ابی طالب۔ ہاشم بن برید سے مروی ہے کہ عبد اللہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ
میں نے قرآن کی ستر سورتیں رسول خدا کے منہ سے سیکھی ہیں اور باقی سورتیں علی ابن
ابی طالب علیہ السلام سے جو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام امت
سے زیادہ محال ہیں۔

(۱۶) وعن محمد بن سالم البزاز قال كنت مع سعيد ابن المسيب في الروضة
يوم الجمعة فجاء خطيب من بني امية عليه لعنة فصعد المنبر فذكر
امير المؤمنين وقال ان رسول الله لم يدنه من محبته وانما ادناه
ليكف شره قال كان ابن المسيب لعن عليه فانه منوعاً مرعوباً فقال
اكفرت بالذي خلقك من تراب ثم من نطفه ثم سواك ثم جلا ثم خد
ثوبه على فيه فقالوا مالك يا ابا محمد والامام من بني امية فقال والله
ما دمرى ما قال الا اني سمعت رسول الله يقول من القبر هذا القول
فقلته كما قال۔ محمد بن سالم بزار سے روایت ہے کہ میں جمعہ کے دن سعید بن مسیب کے
ہمراہ آنحضرتؐ کے روضہ مبارک میں تھا۔ پس بنی امیہ میں سے ایک خطیب وہاں آیا اور
منبر پر گیا اور امیر المومنینؑ کا ذکر کیا اور کہا کہ رسول خدا نے علیؓ کو اس کی محبت کے سبب
اپنا مقرب نہیں بنایا تھا۔ بلکہ صرف (معاذ اللہ) اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کو اپنے قریب
کیا۔ محمد بن سالم کہتا ہے کہ سعید ابن مسیب نے اس پر لعنت کی اور اس کو منع کرتا ہوا اور

پاس لے چلے۔ میں ان کو وہاں لے گیا۔ تب انہوں نے ان لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون شخص اللہ کو گالیاں دے رہا ہے۔ وہ بولے بزرگ و برتر ہے وہ خدا۔ جو کوئی خدا کو گالیاں دے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ پھر ابن عباسؓ نے ان سے کہا کہ تم میں سے کون شخص علیؓ کو گالیاں دیتا ہے۔ وہ بولے یہ تو البتہ ہوا ہے۔ تب ابن عباسؓ نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں خدا کی قسم میں نے رسول خدا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے علیؓ کو گالی دی اُس نے مجھ کو گالی دی۔ اور جس نے مجھ کو گالی دی اس نے خدا کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کو گالی دی عنقریب اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کرے گا۔ یہ کہہ کر ابن عباسؓ وہاں سے چل دیئے۔

المودة الرابعة ان علياً عليه السلام امير المؤمنين وسيد
الوصيين وحجة الله عز وجل على العالمين

چوتھی مودت اس بیان میں کہ علیؓ علیہ السلام امیر المؤمنین یعنی تمام مومنوں کے حاکم اور سید الوصیین یعنی تمام اوصیل کے سردار اور تمام عالم پر خدائے بزرگ برتر کی حجت ہیں

(۱) وعن محمد بن الحسن بن علی عن ابيه عن جده النبي قال ان في اللوح المحفوظ تحت العرش مكتوباً علي ابن ابي طالب امير المؤمنين - محمد بن حسن بن علیؓ نے اپنے آباؤں کے نام کی زبانی روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عرش کے نیچے لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ "علیؓ ابن ابی طالب امیر المؤمنین" (یعنی تمام مومنوں کے حاکم) ہیں۔

(۲) وعن انس قال كنت مع النبي فاقبل علي فقال النبي هذا احاجة الله علي امتي يوم القيامة من الله. اور انسؓ بیان کرتا ہے کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حاضر تھا کہ علیؓ علیہ السلام آئے۔ تب حضرتؐ نے فرمایا یہ قیامت کے دن میری امت پر خدا کی حجت ہوگا۔

(۳) وعن عباس بن نظر النبي الى علي فقال انت سيد في الدنيا وسيد في الاخرة من احبلك فقد احبني حبيبك حبيبي وحبيبي حبيب الله وعدوك عدوي وعدوي عدو الله والويل لمن يفضلك من بعدى. اور عباسؓ فرماتا ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے علیؓ تم دنیا میں بھی سردار اور آخرت میں بھی سردار ہو۔ جو کوئی تم کو دوست رکھتا ہے وہ مجھ کو بھی دوست رکھتا ہے۔

تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ اور عذاب ہے اُس شخص کے لئے جو میرے بعد تم سے بغض رکھے۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال دعاني رسول الله فقال لي ايشترك ان الله ايتدني لسيّد الاولين والاخرين والوصيتين عليّ ففعله كقوى فان امرت ان تتورع وتنفع فاتبعه۔ اور ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو رسول خداؐ نے بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام پہلوں اور پچھلوں اور سب وصیوں کے سردار علیؑ اپنی طالب کے ساتھ مجھ کو مدد دی اور اس کو میرا ہمسر بنایا پس اگر تم پر ہیزگار بننا اور نفع اٹھانا چاہو تو اس کی پیروی کرو۔

(۵) وعن بريدة قال قال رسول الله لكل نبي وصي وواث واث عليّنا وصيتي وواثي۔ اور بريدہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبيؐ کا ایک وصی اور وارث ہوتا ہے اور علیؑ میرا وصی و وارث ہے۔

(۶) وعن حذيفة قال قال رسول الله لو علم الناس ان علياً متي سقي امير المؤمنين ما انكروا فضله سقي امير المؤمنين وادم بين الزوج والجد اور حذیفہؓ یمنانی سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ علیؑ کتب امیر المؤمنین کے نام سے نامزد ہوئے تو کبھی اُن کی فضیلت کا انکار نہ کریں۔ علیؑ اس وقت امیر المؤمنین کے نام سے نامزد ہوئے جبکہ آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی روح ان کے بدن میں داخل نہ ہوئی تھی)۔

(۷) وعن ابی ہريرة قال قيل يا رسول الله متي وجبت لك النبوة قال قبل ان يخلق الله آدم ونفخ الروح فيه وقال واذا خذ منك من بني آدم من ظهروا هم ذميتهم واشهدهم على انفسهم الست بریکم قالت الامراء بل يقال الله انار بیکم ومحمد بن بیکم وعلی امیرکم۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہؐ نبوت آپ کے لئے کب لازم کی گئی۔ فرمایا اس وقت سے پہلے جبکہ خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا اور روح ان کے جسم میں پھونکی۔ اور خدا قرآن میں فرماتا ہے اے محمدؐ اس وقت کو یاد کر جبکہ تیرے پروردگار نے نبی آدمؑ سے ان کی اولاد کو ان کی پشتوں

سے نکال کر عہد لیا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا اور ان سے کہا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو وہ وحی نے عرض کی ہاں تو ہمارا پروردگار ہے تب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارا پیغمبر ہے اور علیؑ تمہارا امیر اور حاکم ہے۔

(۸) وعن عتبہ بن عامر الجھنی قال بايعنا رسول الله على قول ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً نبيته وعلينا وصيته. فاتي من الثلاثة تركناه كفروا. وقال صلعم لنا احيوا هذه يعني علياً فان الله يعبه واستحيوا منه فان الله يستحي منه. اور عتبہ بن عامر جہنی سے مروی ہے کہ ہم نے اس قول پر رسول خداؐ سے بیعت کی کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ وہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور محمدؐ اس کا پیغمبر ہے اور علیؑ آنحضرتؐ کا وصی ہے پس ان تینوں (شرطوں) میں سے کسی ایک کو اگر ہم ترک کر دیں تو کافر ہو جائیں گے۔ اور آنحضرتؐ نے ہم سے فرمایا تم اس کو یعنی علیؑ ابن ابی طالب کو دوست رکھو کیونکہ خدا بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ اور اس سے جیسا کہ وہ خدا بھی اس سے جیسا کرتا ہے۔

(۹) وعن علي قال قال رسول الله ان الله جعل لكل نبي وصية جعل لآدم وصية ادم وادريس وصية ابراهيم وصية نوح وصية داود وصية سليمان وصية عيسى وعلينا وصية وصية خير الاوصياء في البداء وانا الداعي وهو المفضي. اور علیؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کے لئے ایک وصی مقرر کیا ہے۔ شیثؑ کو حضرت آدمؑ کا وصی بنایا ہے اور یوشعؑ کو حضرت موسیٰؑ کا وصی۔ اور شعونؑ کو حضرت عیسیٰؑ کا وصی اور علیؑ کو میرا وصی مقرر کیا۔ اور میرا وصی روز ازل سے تمام وصیوں سے بہتر ہے۔ اور میں خلق خدا کو خدا کی طرف لانے والا ہوں اور وہ یعنی علیؑ روشنی دینے والا ہے۔ یعنی نور ہدایت پھیلانے والا ہے۔

(۱۰) وعنه عليه السلام قال قال لي رسول الله يا علي انت تبرز ذمتي وانت خليفتي على امتي. نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم مجھ کو بری الذمہ کرو گے اور تم میری امت پر میرے خلیفہ ہو۔

(۱۱) وعن انس قال قال رسول الله يا انس انطلق فادع لي سيد العرب يعني علياً. فقالت عاتكة بنت عبد المطلب يا انس اناسيتك ولدا ادم ولا فخر۔

وَعَلَى سَيِّدِ الْعَرَبِ فَلَمَّا جَاءَهُ امْرَأَتُهُ سَلَّمَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى انصَارِ فَأَتَوْهُ فَقَالَ لَهُمْ
يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِلَّا دَلَّكُمْ عَلَى مَا أَنْ تَمْسُكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا ابْعَدُوا قَالُوا بَلَى
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا عَلِيٌّ فَأَحْبِبُوهُ لِحَقِّي وَأَكْرَمُوهُ لِكْرَامَتِي فَإِنْ جِئْتُمْ
أَمْرِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنْ اللَّهِ - اور انس سے مروی ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے
فرمایا اے انس جاؤ سردار عرب یعنی علیؑ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد شکر عا^ظ
نے عرض کی یا حضرت! آپ سردار عرب نہیں؟ فرمایا میں بنی آدم کا سردار ہوں اور فر نہیں کرتا
اور علیؑ سردار عرب ہے۔ جب علیؑ حاضر خدمت ہوئے تو آنحضرتؐ نے مجھ کو انصار کے
بلانے کو بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان سے مخاطب ہو کر فرمایا اے گروہ انصار کیا میں تم کو
اس چیز کی طرف ہدایت نہ کروں کہ اگر تم اس سے تمسک کرو گے (یعنی دل سے اس کی
اطاعت کرو گے) تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ -
ہاں فرمائیے۔ فرمایا یہ علیؑ ہے۔ پس تم میری محبت کے لئے اس کو دوست رکھو اور
میری تعظیم و تکریم کے لئے اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ پس جبریلؑ میرے پاس آئے اور
جو کچھ میں نے تم سے کہا خدا کی طرف سے مجھ کو اس پر مامور کیا (یعنی اس بات کے پہنچانے
کا مجھ کو حکم دیا)۔

المودة الخامسة في ان عليًا كان مؤلي من كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا !

پانچویں مودت اس امر کے بیان میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس شخص کے مولیٰ
ہیں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔

(۱) عن ابی الحمراء خادم رسول الله قال بعد کبر سبتہ لواحد من رفقائہ
لأحد ثلک ما سمعت أذنای و ما أت عینای اقبل رسول الله حتی دخل
علی عائشة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی ابی بکر فدعته فجاء
حتى کان کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی دخل علی
حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی عمر فدعته حتی
اذا صا کرای العین علم ان غیره دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی
ام سلمة وکانت من خیرهن وقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی

علیؑ فدعتہ ثم قال لی یا ابا الحمراء ائتینی بمائة من قریش وثماتین
 من العرب وستین من الموالی واریعین من اولاد الحبشه فلما اجتمع الناس
 قال لی ائتینی بصحیفة من آدم فائتیتہ بها ثم اقامہم مثل صف الصلوة
 فقال معاشر الناس الیس اللہ اولیٰ بی من نفسی یا مرنی وینہائی مالی علیؑ
 امرؤ لانیہی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال الست اولیٰ بکم من انفسکم
 امرؤکم وانہا کم مالکم علیؑ امرؤ لانیہی قالوا بلی یا رسول اللہ فقال من
 کان اللہ مولاه وانا مولاه فہذا علیؑ مولاه یا مرنکم وینہاکم مالکم
 علیہ امرؤ لانیہی اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ
 واخذل من اخذلہ اللهم انت شہیدی علیہم انی قد بلغت ونصحت
 ثم امر فقرئت الصحیفة علینا ثلاثا ثم قال من شاء ان یقبلہ ثلاثا قلنا
 نعوذ باللہ وبرسولہ ان نستقبلہ ثلاثا ثم ادرج الصحیفة وختمہا
 بخواتیمہم ثم قال یا علیؑ خذ الصحیفة الیک فہن نکث لک قاتلہ
 بالصحیفة فاکون انا خصیمہ ثم تلا ہذا الایۃ ولا تنکثن ایماکم
 بعد توکیدہا وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا فتکونوا کمنی اسرائیل
 اذا شدوا علی انفسہم فشد اللہ علیہم ثم تلّٰی فَمَنْ نَّكَثَ فَاْتَمَّا
 یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہِ۔ الایۃ۔ ابوالحمراء خادم رسولؐ خدا نے اپنے پورٹھا ہونے کے بعد اپنے
 ایک رفیق سے کہا کہ میں تجھ سے وہ بات بیان کرتا ہوں جو میرے ان دونوں کانوں نے
 سنی اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رسولؐ خدا روانہ ہوئے
 یہاں تک کہ عائشہؓ بی بی کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا کہ سردار عرب کو
 میرے پاس بلا دے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابو بکرؓ کو بلایا۔ جب وہ آئے اور حضرتؐ کے
 سامنے ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آپؐ کو کسی اور کو بلانا مقصود ہے۔ پھر حضرتؐ
 وہاں سے باہر گئے اور چلتے چلتے حفصہؓ بی بی کے گھر آئے اور فرمایا سردار عرب کو میرے
 پاس بلا دے۔ اس نے عمرؓ کو بلوایا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو دیکھنے سے معلوم ہوا
 کہ حضرتؐ کو کسی اور ہی کا بلانا منظور ہے۔ پھر وہاں سے باہر تشریف لائے اور ام سلمہؓ
 کے گھر میں آئے۔ اور یہ بی بی آنحضرتؐ کی سب بیبیوں سے بہتر تھیں۔ اور ان سے

فرمایا اے ام سلمہؓ سرورِ عرب کو میرے پاس بلوادے۔ اس پاک دامن نے حضرت علیؓ کو بلوایا۔ جب وہ آئے تو حضرت نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے ابو الحراہ جاؤ اور سواہلِ قریش اور استی اہلِ عرب اور سائیکھ غلاموں اور چالیس اہلِ حبش کو بلا لاؤ۔ آخر کار جب سب لوگ جمع ہو گئے تو مجھ سے فرمایا چمڑے کا صحیفہ اٹھا لاؤ۔ میں نے صحیفہ لاکر حضرت کو دیا بعد ازاں حضرت نے ان سب آدمیوں کو نماز کی صف کی طرح کھڑا کیا اور فرمایا اے لوگو! آیا اللہ تعالیٰ میرے نفس کا مجھ سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہے۔ اور وہ مجھ کو امر و نہی فرماتا ہے اور مجھ کو خدا پر امر و نہی کرنے کا ذرا اختیار نہیں۔ حاضرین نے عرض کی یا رسول اللہ! بے شک ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا اے لوگو! کیا مجھ کو تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ تر اختیار حاصل نہیں ہے؟ اور میں تم پر امر و نہی کرتا ہوں اور تم کو مجھ پر امر و نہی کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ! ایسا ہی ہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا جس کسی کا خدا حاکم و مختار ہے اور جس کسی کا میں حاکم و مختار ہوں یہ علیؓ بھی اس کا حاکم و مختار ہے اور یہ تم پر امر و نہی کر سکتا ہے اور تم کو اس کے اوپر امر و نہی کرنے کا اختیار نہیں ہے اے خدا جو کوئی اس کو (علیؓ کو) دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کرے تو بھی اس کی نصرت و یاری کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت و یاری کو ترک کرے تو بھی اس کی نصرت و یاری ترک کر۔ اے خدا تو ان کے اوپر میرا گواہ ہے کہ میں نے تیرا حکم ان کو پہنچا دیا۔ اور ان کو نصیحت کر دی۔ بعد ازاں حضرت کے حکم سے وہ صحیفہ تین بار پڑھ کر ہم کو سونپا گیا۔ پھر تین بار ارشاد فرمایا اس عہد کو کون توڑنا چاہتا ہے؟ ہم نے عرض کی کہ ہم اس عہد کو توڑنے اور فسخ کرنے میں خدا اور اس کے رسولؐ کی پناہ مانگتے ہیں اور تین بار یہی فقرہ دہرایا اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس صحیفہ کو لپیٹا اور ان سب لوگوں کی مہر اس کے اوپر لگوائیں پھر فرمایا اے علیؓ اس صحیفہ کو اپنے پاس رکھو۔ پس جو کوئی تیرے اس عہد کو توڑ دالے اس سے اس صحیفہ کے مطابق جنگ کرنا۔ میں اس کا دشمن ہوں گا اور اس سے جنگ کروں گا پھر آیہ ولا تشکوا ایمانکم الا تیر۔ تلاوت فرمائی۔ یعنی اے لوگو! اپنی قسموں کو بچتہ کرینے بعد مت توڑو حالانکہ تم نے اللہ کو اپنا کفیل اور ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ اگر ایسا کرو گے تو تم بنی اسرائیل کی مانند ہو جاؤ گے کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی

ان پر سختی کی۔ پھر حضرتؑ نے آیہ فمن نکث اللہ پڑھی یعنی جو کوئی بیعت کو توڑتا ہے وہ اس بیعت شکنی سے اپنے ہی نفس ہی پر وبال ڈالتا ہے۔

(۲) وعن ابی عبد اللہ الشیبانی قال بینما انا جالس عند زید ابن ارقم فی مسجد ارقم اذ جاء رجل فقال ایکم زید بن ارقم فقال القوم هذا زید فقال أنشدک بالذی لا اله الا هو اسمعت رسول اللہ يقول من کنت مولا فعلى مولاہ۔ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ قال نعم۔ اور ابو عبد اللہ شیبانی بیان کرتا ہے کہ میں مسجد ارقم میں زید بن ارقم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص وہاں آیا اور بولا تم میں سے زید بن ارقم کون سا ہے ہلوگوں نے کہا یہ ہے زید۔ تب اس شخص نے زید سے مخاطب ہو کر کہا اے زید میں تجھ کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے مولا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے کیا تو نے رسول خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کا میں مولا اور مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مولا اور مختار ہے۔ اے خدا تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ سے دوستی رکھے اور جو کوئی اس سے عداوت رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ۔ زید بن ارقم نے کہا بے شک میں نے سنا ہے۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال من صام یوم الثامن عشر من ذی الحجۃ کان لہ کصیام ستین شہرا۔ وهو الیوم الذی اخذ فیہ رسول اللہ بید علیؑ فی غدیر خم فقال من کنت مولا فعلى مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ۔ وانصر من نصوہ واخذل من خذلہ۔ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جو کوئی ماہ ذی الحجہ کی اٹھارہویں تاریخ کو روزہ رکھے اس کو ساٹھ مہینے روئے رکھنے کا ثواب ملے گا۔ اور یہ وہ دن ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا ”جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو کوئی اس (علیؑ) کو دوست رکھے تو بھی اُس کو دوست رکھ اور جو کوئی اس سے دشمنی کرے تو بھی اُس کو دشمن رکھ۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت کر۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے، تو بھی اس کی نصرت نہ کر۔“

(۴) وعن الباقرؑ عن ابا ثبہ علیہ السلام مثل ذالک بل مروی کثیر من

الصحابۃ فی اماکن مختلفۃ ہذا الخیر۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے اپنے آباء علیہم السلام کی زبانی یہ حدیث اس طرح پر منقول ہے بلکہ اکثر صحابہ نے مختلف مقاموں میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۵) وعن عمر ابن الخطاب قال نصب رسول الله عليًا عليًا فقلت من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه واخذل من خذله وانصر من نصره - اللهم انت شهيدى عليهم - ثم قال يعنى عمر وكان فى جنبى شاب حسن الوجه طيب الريح فقال لى يا عمر لقد عقد رسول الله لابن عمه عقداً لا يخله الا منافق فاحذر ان تحله قال عمر فقلت يا رسول الله انك حيث قلت فى على كان فى جنبى شاب حسن الوجه طيب الريح وقال كذا وكذا قال النبى نعم يا عمر انت لئيس من ولد ادم لكنك جبرئيل اما اذن يؤكده عليكم ما قلته فى على اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ رسول خدا نے علیؑ کو بطور نشان ہدایت کے نصب کیا اور ارشاد فرمایا کہ جس کسی کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اسے خدا جو کوئی اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھے اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھے۔ اور جو کوئی اس کی نصرت نہ کرے تو بھی اس کی نصرت نہ کر اور جو کوئی اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر۔ اسے خدا تو ان پر میرا گواہ ہے۔ راوی حدیث عمر ابن خطاب بیان کرتے ہیں کہ اُس وقت میرے پہلو میں ایک جوان نہایت خوب رو اور پاکیزہ ہو موجود تھا۔ اس نے مجھ سے کہا اے عمر البتہ رسول خدا نے اپنے چچا زاد بھائی کے لئے ایک گرہ باندھی ہے کہ منافق کے سوا اور کوئی اس گرہ کو نہ کھولے گا۔ اسے عمر خبردار کہیں تم اس گرہ کو نہ کھولنا۔ عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے عرض کی کہ جب آپ نے علیؑ کی بات بیان کیا تو میرے پہلو میں ایک جوان خوبصورت اور پاکیزہ ہو تھا اور اس نے ایسا اور ایسا مجھ سے کہا۔ حضرت نے فرمایا اے عمر! وہ اولادِ آدم سے نہیں بلکہ وہ جبرئیلؑ تھے۔ اُس ارادہ کیا کہ جو کچھ میں نے علیؑ کے باب میں کہا ہے اس کی بابت تم کو تاکید کر دے۔

(۶) وعن البراء ابن عازب قال اقبلت مع رسول الله فى حجة الوداع فلما كان بغير خم ثودى الصلوة جامعة فجلس رسول الله تحت شجرة

واخذ بيد علي وقال الست اولي بالمؤمنين من انفسهم قالوا بلى يا رسول الله فقال الامن انا مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه فلقبه عمر فقال هنيئًا لك يا علي ابن ابى طالب اصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومومنة وفيه نزلت يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك الآية اور براء بن عازب بيان کرتا ہے کہ میں حجۃ الوداع میں رسول خدا کے ہمراہ گیا تھا جب حضرت غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منادی نے صلوٰۃ جامع کی آواز دی۔ آخر کار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے جلوہ فرما ہوئے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا اے حاضرین کیا میں مومنوں پر ان کے نفسوں سے زیادہ تر اختیار نہیں رکھتا ہوں سب نے عرض کی یا رسول اللہ بے شک آپ کو زیادہ اختیار ہے۔ تب حضرت نے فرمایا اے لوگو آگاہ ہو جس شخص کا میں مالک و مختار ہوں علیؑ بھی اس کا مالک و مختار ہے۔ اے خدا جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ۔ اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ پھر عمر بن خطاب نے آکر اس (علیؑ) سے ملاقات کی اور کہا اے علیؑ ابن ابی طالب تم کو مبارک ہو کہ تم آج میرے اور ہر ایک مومن مرد اور عورت کے مالک اور حاکم ہو گئے اور آیت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل - الآية علیؑ کے باب میں نازل ہوئی ہے یعنی اے ہمارے رسول جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے تجھ پر نازل کیا گیا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دے۔

(۷) وعن عبد بن الخطاب قال قال رسول الله لعلي لو كان البحر مدادًا والرياح اقلامًا والانس كتابًا والجن حسابًا ما احصوا فضائلك يا ابا الحسن اور عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائے اور تمام باغ قلم بن جائیں اور تمام انسان کاتب بن جائیں اور تمام جن حساب کریں تو بھی اے ابوالحسن تمہارے فضائل کو شمار نہ کر سکیں گے۔

(۸) وعن سلمان الفارسي قال قال رسول الله اعلموا متقى من بعدى علي ابن ابى طالب - اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ عالم علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(۹) وعن جابر قال سمعت رسول الله يقول يوم الحديبية وهو اخذ

بید علیؑ ہذا امام البرہۃ وقاتل الکفرۃ منصوباً من نصرۃ مخذول من خذلہ یعدھا بصوتہ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ حدیبیہ کے دن علیؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے بہ آواز بلند فرماتے تھے کہ علیؑ نیکوں کا پیشوا ہے اور کافروں کا قاتل۔ جو کوئی اس کی نصرت کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کرے گا۔ اور جو کوئی اس کی نصرت کو ترک کرے گا خدا بھی اس کی نصرت کو ترک کر دے گا۔

(۱۰) وعن ابن عباس قال قال رسول الله لئن قُضِلُوا وَلَئِنْ تَهَلَّكُوا إِذَا أَنْتُمْ تَحْتَكِفُ عَلِيٌّ وَإِذَا خَالَفْتُمُوهُ فَقَدْ ضَلَّتْ بِكُمْ الطَّرِيقُ وَالْأَهْوَاءُ فِي الْغَى فَاَنْتَعُوا اللَّهَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنْ ذِمَّةُ اللَّهِ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو جب تک کہ تم علیؑ کے زیر دست یعنی اس کے تابع فرمان رہو گے تب تک کبھی گمراہ نہ ہو گے اور ہرگز ہلاک نہ ہو گے۔ اور جب تم اس کی مخالفت کرو گے تو راہیں تم سے گم ہو جائیں گی یعنی گمراہ ہو جاؤ گے اور نفسانی خواہشیں تم کو سرکشی میں ڈال دیں گی۔ پس تم ذمۃ اللہ یعنی عہد خدا کے بارے میں خدا سے ڈرو اور ذمۃ اللہ علیؑ ابن ابی طالب ہے۔

(۱۱) وعن ابی امامۃ الباہلی قال قال رسول الله یأتی الناس یوم القیامۃ بالاعمال ولا ینفعھم الا من قبلت انا وعلیؑ ابن ابی طالب عملہ بعد قبول الامامۃ۔ اور ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب لوگ اپنے اپنے اعمال لے کر آئیں گے مگر وہ اعمال ان کو کچھ نفع نہ دیں گے سوا اس شخص کے جس کے عمل کو قبول امامت علیؑ ابن ابی طالب کے بعد میں اور علیؑ ابن ابی طالب قبول کریں گے۔

(۱۲) وعن فاطمۃ قالت قال رسول الله من کنت ولیہ فعلیؑ ولیہ و من کنت امامہ فعلیؑ امامہ۔ اور حضرت فاطمہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں ولی اور حاکم ہوں علیؑ بھی اس کا ولی و حاکم ہے۔ اور جس کا میں امام اور پیشوا ہوں علیؑ بھی اس کا امام اور پیشوا ہے۔

(۱۳) وعن أم سلمۃ قالت قال رسول الله لو لم یُخَلِّقْ عَلِيٌّ مَا كَانَ لِفَاطِمَةَ کَفُو۔ اور ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر علیؑ پیدا نہ ہوتے

تو فاطمہؑ کے لئے کوئی کفور جوڑ نہ ہوتا۔

(۱۴) وعن علقمہ بن قیس والاسود بن یرید قال اتینا ابایوب الانصاری فقلنا یا ابایوب ان الله اكرمك بنبيك اذ ادخلك الى امر اجلته فبركت الى بابك فكان رسول الله صنتك لك فضيلة فضلك بها اخبرنا بخرجك مع علي تقاتل اهل لا اله الا الله فقال ابویوب فانی أقسم بکما یا الله تعالقد کان رسول الله معی فی هذا البیت الذی انما فیہ معی ما فی البیت غیر رسول الله و علی جالس عن یمنه وانا جالس عن یساره وانس قائم بین یدیه اذ اخرجک الیاب فقال رسول الله انظر الی الیاب من الیاب فخرج انس فقال یا رسول الله هذا اعمار فقال رسول الله افتتح لعمار الطیب الطیب ففتح انس الباب فدخل عمار علی رسول الله قال یا عمار ستکون فی امتی من هتات حتی یختلف السیف فیما بینهم حتی یقتل بعضهم بعضا فاذا مرأت ذالک فعلیک بهذا الاصلع عن یمینی یعنی علیا ابن ابی طالب ان سلتک الناس کلهم وادیاء و سلتک علی وادیاء فاسلتک وادی علی و خل عن الناس یا عمار علی لا یردک عن هدی ولا یدلک علی هر دی یا عمار طاعة علی طاعتی وطاعتی طاعة الله۔

اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یرید بیان کرتے ہیں کہ ہم دونوں ابویوب انصاریؓ کے پاس گئے اور اس سے کہا اے ابویوبؓ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمہارے پیغمبر کے سبب عزت بخشی جبکہ اس جل جلالہ نے آنحضرتؐ کے نافہ کو وحی کی اور وہ تیرے دروازے پر بیٹھ گیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو وہ فضیلت عطا کی جس سے تم ممتاز ہو گئے اب تم علیؑ کے ساتھ اپنے (جنگ صفین میں) جانے کا حال بیان کرو جبکہ تم کلمہ گویوں کے ساتھ جنگ کرتے تھے۔ ابویوبؓ نے جواب میں کہا کہ میں تم سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک روز رسول خدا میرے ساتھ اسی گھر میں جس میں اب تم میرے پاس موجود ہو، تشریف رکھتے تھے اور اس گھر میں آنحضرتؐ اور علیؑ اور میرے اور انسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ علیؑ حضرتؐ کے دائیں طرف بیٹھے تھے اور میں آپ کے بائیں تھا اور انسؓ حضرتؐ کے سامنے کھڑے تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرتؐ نے انسؓ فرمایا جاؤ دیکھو۔ دروازے پر کون ہے۔ انسؓ گئے اور آکر عرض کی یا رسول اللہ عمارؓ یا سر ہیں حضرتؐ نے

فرمایا عمار پاک و پاکیزہ کے لئے دروازہ کھول دو۔ انس نے دروازہ کھول دیا اور عمار اندر آکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت نے فرمایا اے عمار عنقریب میری امت میں بہت سخت ناگفتہ بہ باتیں وقوع میں آئیں گی یہاں تک کہ ان میں باہم تلوار چلے گی، اور بعضے بعضوں کو قتل کریں گے۔ جب تم ایسا حال مشاہدہ کرو تو تم کو اس اصلح کی جو میرے دائیں طرف بیٹھا ہے یعنی علیؑ (ن ابنی طالب کی پیروی لازم ہے۔ اگر تمام لوگ ایک وادی (میدان)، میں چلیں، اور علیؑ ایک اور وادی میں تو تم بھی علیؑ والی ولوی میں چلنا اور سب لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے علیؑ تم کو راہ ہدایت سے نہ پھیرے گا اور ہلاکت کی راہ کی طرف رہبری نہ کرے گا۔ اے عمار علیؑ کی اطاعت عین میری اطاعت ہے اور میری اطاعت عین خدا کی اطاعت ہے۔

(۱۵) وَعَنِ ابْنِ جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً الْآيَةُ بِعَنِي وَلايَةُ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ - اور امام ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ آئیے یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السِّلْمِ کافَّةً - اسے ایمان والوں کے سب سلم میں داخل ہو، میں سلم سے مراد علیؑ اور ان کے اوصیاء علیہم السلام کی ولایت ہے جو علیؑ کے بعد ہوئے۔

المودة السادسة في ان علياً الحق رسول الله و وزيره
وطاعته طاعة الله

چھٹی مودت اس امر کے بیان میں کہ علیؑ رسول خدا کے بھائی اور ان کے وزیر ہیں اور ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے

(۱) وَعَنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَيْتُ عَلَى بَابِ الْحِجَّةِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ - اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ أَخُو رَسُولِ اللَّهِ یعنی خدا کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کے پیغمبر ہیں اور علیؑ ولی خدا اور رسول خدا کے بھائی ہیں۔

(۲) وَعَنِ انس قال قال رسول الله ان الله اصطفى في علي الانبياء فاختراني له اصلح وه شخص جس کے سر کے آگے کی طرف بال نہ ہوں - ۱۲ منہ

واختارنی وصیاً واخترت ابن عقی وصیی وشدیدہ عضدی کما شد عضد
موسیٰ بلخیدہا من ورن وهو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیاً لکان
علیٰ نبیاً۔ اور انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام
انبیاء میں سے چنا اور مجھ کو ترجیح دی۔ اور میرے واسطے ایک وصی منتخب کیا اور میں نے اپنے
چچیرے بھائی کو اپنا وصی اختیار کیا اور خدا نے اس سے میرے بازو کو مضبوط کیا جیسے موسیٰؑ
کا بازو اس کے بھائی ہارونؑ سے مضبوط کیا تھا۔ اور وہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر
میرے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو بیشک علیؑ ابن ابی طالب پیغمبر ہوتے۔

(۳) عن ابی موسیٰ الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ فی نصف عرفۃ
ومعہ ابوبکر وعمر وعثمان ونفر من اصحابہ وعلیؑ۔ فالتفت الی ابوبکر
فقال یا ابابکر هذا الذی تراء ووزیری فی السماء ووزیری فی الارض یعنی
علیؑ ابن ابی طالب فان احببت ابن تلقی اللہ تعالیٰ وهو عنک مراض فارض
علیاً فان رضائہ رضا اللہ وغضبہ غضب اللہ۔ ابوموسیٰ حمیدی بیان کرتا ہے
کہ میں نصف عرفہ میں رسول خدا کے ساتھ تھا اور ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور دیگر چند اصحاب اور
علیؑ آپ کے ہمراہ تھے۔ حضرت نے ابوبکرؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکرؓ یہ شخص جس کو تو
دیکھتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب آسمان میں میرا وزیر ہے اور زمین میں میرا وزیر ہے۔ اگر تو
چاہے کہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ تجھ سے رضامند ہو تو علیؑ کو رضامند
کر۔ کیونکہ اس کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے اور اس کا غضب عین غضب خداوندی ہے

(۴) وعن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ لما عقد المواخاۃ بین
اصحابہ قال ہذا علیؑ اخی فی الدنیا والاخرۃ وخلیقتی فی اہلی ووصیتی
فی امتی ووارث علمی وقاضی دینی مالہ منی مالی منہ نفعہ نفعی وضوۃ ضوۃ
من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی۔ اور عمرؓ بن خطاب سے مروی
ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب میں مواخات (یعنی دو دو میں بھائی چارا) کرائی۔ تو
فرمایا یہ علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور میری اہلیت میں میرا جانشین ہے اور
میری اُمت میں میرا وصی ہے اور میرے علم کا وارث اور میرے دین کا داکر ہے والا دریا
میرے دین کا حاکم، اس کا مال میرا مال ہے اور میرا مال اس کا مال ہے۔ اس کا نفع میرا نفع

ہے اور اس کا نقصان میرا نقصان۔ جس نے اس کو دوست رکھا اُس نے مجھ کو دوست رکھا؛ جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(۵)، وعن ابی لیلیٰ الغفاری قال قال رسول اللہ ﷺ ستکون من بعدی فتنة فاذا کان ذالک قال رسول اللہ ﷺ اعلیا فانه الغامد بین الحق والباطل کذا فی الفردوس اور ابولیلے غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ غفیریب میرے بعد ایک فتنہ برپا ہوگا۔ جب وہ فتنہ وقوع میں آئے تو تم علیؑ کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم کرنا کیونکہ وہ حق اور باطل کے درمیان خوب فرق کرنے والا ہے۔ کتاب فردوس الاخبار وعلیؑ میں اس طرح مروی ہے۔

(۶)، وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الله افترض طاعتی وطاعة اهلیتہ علی الناس خاصة وعلی الخلق کافة قیل یا رسول اللہ ﷺ فما الناس وما الخلق قال الناس اهل مکة والخلق خلق الله من ذی روح۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت اور میری اہلیت کی اطاعت لوگوں پر خاص کر اور تمام مخلوقات پر کلاً فرض کی ہے۔ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس اور خلق سے یہاں کیا مراد ہے؟ فرمایا اس سے اہل مکہ مراد ہیں اور خلق سے خدا کی تمام جاندار مخلوق مراد ہے۔

(۷)، وعن علیؑ المرتضیٰ قال قال لی رسول اللہ ﷺ یا علیؑ انی اُحِبُّ لکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِی وَاکْرَهُ لکَ مَا اُکْرَهُ لِنَفْسِی۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ میں تمہارے واسطے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جس کو اپنے واسطے پسند کرتا ہوں۔ اور تمہارے لئے اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو اپنے نفس کے لئے ناپسند کرتا ہوں۔

(۸)، وعنه علیه السلام قال قال رسول اللہ ﷺ لما اسری بی الی السماء تلتقن الملائکة بالبشارة فی کل سماء حتی لقی بنی جبرئیل فی محفلة من الملائکة فقال یا محمدؐ لو اجتمع امتک علی حب علیؑ ابن ابی طالب ما خلق الله الناس۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے بیان فرمایا ہے کہ جب شب معراج مجھ کو آسمان کی سیر کرائی گئی تو ہر ایک آسمان میں فرشتے آکر مجھ کو خوشخبری دیتے تھے

یہاں تک کہ جبریلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ مجھ سے ملے اور کہا اے محمدؐ اگر تمہاری امت علیؑ ابن ابی طالب کی محبت پر مجتمع ہوتی یعنی اگر ساری امت علیؑ کو دوست رکھتی تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۹) وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ لو اجتمع الناس على حب علي بن أبي طالب لما خلق الله الناس - اور عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ علیؑ ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہوتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

(۱۰) وعن الزهري قال سمعت انس بن مالك يقول والله الذي لا اله الا هو سمعت رسول الله ﷺ يقول عنوان صحيفة المومن حب علي بن أبي طالب عليه السلام - اور زہری کہتا ہے کہ انس بن مالک کہتا تھا کہ میں قسم کھاتا ہوں اس خدا کی جس کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے البتہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ مومن کے نامہ اعمال کا سرنامہ (شروع) علیؑ ابن ابی طالب کی محبت ہے۔

(۱۱) وعن علي بن أبي طالب قال قال رسول الله ﷺ ان الله امرني بحب اربعة واخبرني انه يحبهم قيل ستمهم لنا قال علي منهم ثلاثا وسلمان وابو ذر والمقداد - اور علیؑ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں کی محبت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور مجھ کو نبی ہی ہے کہ وہ (خدا) ان کو دوست رکھتا ہے۔ اصحاب میں سے کسی نے عرض کی یا رسول اللہ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے فرمایا علیؑ ان میں سے ہے، علیؑ ان میں سے ہے، علیؑ ان میں سے ہے۔ اور سلمانؓ اور ابو ذرؓ اور مقدادؓ۔

(۱۲) وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ مكتوب على باب الجنة لا اله الا الله مُحْتَدًا من سؤل الله علي اخو رسول الله قبل ان يخلق السموات والارض بالفي عابم - اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جنت کے دروازے پر لا اله الا اللہ محتدًا من سؤل اللہ علیؑ اخو رسول اللہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ علیؑ رسول خدا کا بھائی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے لکھا گیا۔

(۱۳) وعن ابی ہر افع عن ایبہ لما کان یوم احد نادى مناد لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علیؑ۔ اور ابو رافع نے اپنے باپ کی زبانی روایت کی ہے کہ جنگِ احد کے دن ایک منادی نے یہ آواز دی لا سیف الا ذو الفقار ولا فتی الا علیؑ یعنی ذو الفقار کے سوا کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ کے سوا اور کوئی جوانمرد نہیں ہے۔ یعنی ذو الفقار ہی کوئی تلوار نہیں ہے اور علیؑ سا کوئی جوانمرد نہیں ہے۔

(۱۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ حب علیؑ یا کل الذنوب کما تاكل النار حطب۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(۱۵) وعن عمرؓ قال قال رسول اللہ حب علیؑ براءة من النار۔ عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی محبت دوزخ سے نجات پانے کا پروانہ ہے۔

(۱۶) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ من احبک یا علیؑ کان مع النبیین فی رحمتہم یوم القیامة ومن مات ویبغضک فلا یبالی مات یہودیاً او نصیراً۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ جو کوئی تم کو دوست رکھے، وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے ہمراہ ان کے درجہ میں ہوگا۔ اور جو کوئی مر جائے دروغ یا کفر تم سے بغض رکھتا ہو پس وہ اس امر کی کچھ پروا نہ کرے کہ وہ یہودی کی موت فرمایا نصرانی کی۔

(۱۷) وعن جابرؓ قال قال رسول اللہ ان اللہ جعل ذریۃ کل نبی فی صلیہ وجعل ذریۃتی فی صلب علیؑ ابن ابی طالب۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی اولاد اسی پیغمبر کی پشت میں مقرر کی ہے اور میری اولاد کو علیؑ ابن ابی طالب کی پشت میں رکھا ہے۔

(۱۸) وعن علیؑ بن المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ کف علیؑ کفی۔ اور علیؑ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی تمہیلی میری تمہیلی ہے۔

(۱۹) وعن ابی بکرؓ قال قال رسول اللہ یا ابا بکر کفی وکف علیؑ فی العدل سواء اور ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے ابو بکرؓ میری تمہیلی اور علیؑ کی تمہیلی دونوں میں ساوی ہیں۔ یعنی دونوں کا ایک درجہ ہے۔

(۲۰) وعن معاذ قال قال رسول الله حُبُّ عِلَى حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبِقَضَةِ سَيِّئَةٍ لَا يَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔ اور معاذ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی دوستی ایسی نیکی ہے کہ اس کے ہوتے کوئی بدی ضرر نہیں پہنچاتی اور اس کی دشمنی ایسی بدی ہے کہ اس کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں دیتی۔

(۲۱) وعن محمد بن الحنفیہ قال قال رسول الله ان الله جعل علياً قائد المسلمين الى الجنة به يدخلون الجنة وبه يدخلون النار وبه يعذبون يوم القيامة قلنا كيف ذالك قال عليه السلام بمحبته يدخلون الجنة وبيغضه يدخلون النار ويعذبون۔ اور محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو جنت کی طرف مسلمانوں کا پیش رو کیا ہے۔ اسی کے سبب سے محب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور اسی کے سبب سے دشمن، داخل دوزخ ہوں گے اور اسی کے سبب ہر روز قیامت دشمنان دین کو عذاب دیا جاوے گا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ اس کی کیفیت ارشاد فرمائیے۔ فرمایا اس کی محبت کے سبب اس کے محب جنت میں داخل ہوں گے، اور اس کی دشمنی کے سبب اس کے دشمن دوزخ میں جائیں گے اور عذاب پائیں گے۔

(۲۲) وعن علیؑ بن المرتضیٰ قال قال رسول الله لو ان عبداً عبد الله تعالى مثل ما قام نوح في قومه وكان له مثل احد ذهباً فافتق في سبيل الله ومدة في عمره حتى يحيج الف عام على قدميه ثم بين الصفا والمروة قتل مظلوماً ثم لم يوالك يا علي لم يشتم الحجة الجنة ولم يدخلها۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اتنی مدت خدا کی عبادت کرے جتنی مدت کہ نوحؑ اپنی قوم میں رہے، اور کوہ احد کے برابر سونا اس کے پاس موجود ہو اور وہ اس کو راہ خدا میں صرف کرے اور خدا اس کی عمر کو اتنی زیادہ کرے کہ پیدل چل کر ہزار برس حج کرے بعد ازاں صفا اور مروه کے درمیان حالت مظلومی میں قتل کیا جائے۔ اور اسے علیؑ وہ تم کو دوست نہ رکھتا ہو، وہ کبھی جنت کی بو تک بھی نہ سونگھے گا اور اس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

(۲۳) وعن عبد الله ابن سلام قال قلت يا رسول الله اخبرني عن لواء الحمد

ماصفته قال عليه السلام طولة الف عام عمودة يا قوتة حمراء قبضته من
لولى ونشرة نمرود خضراء له ثلث ذوائب ذائبه بالمشرق وذائبه بالمغرب
وثالثة في وسط الدنيا مكتوب عليها ثلاثة اسطر السطر الاول بسم الله
الرحمن الرحيم والسطر الثاني الحمد لله رب العالمين والسطر الثالث
لا اله الا الله محمد رسول الله على ولى الله طول كل سطر الف يوم قال
صدقته يا رسول الله فمن يحمل ذلك قال يحملها الذى يحمل لوائى
في الدنيا على ابن ابى طالب كتب الله اسمه قبل ان يخلق السموات والارض
قال صدقت يا رسول الله فمن يستظل تحت لوائك قال المؤمنون
اولياء الله وشيعته الحق وشيعتى ومحبى وشيعته على ومحبوة وانصاره
فطوبى لهم وحسن مآب والويل لمن كذبنى فى على او كذب علىا فى اواناعه
فى مقامه الذى اقامه الله فيه - اور عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے کہ میں نے
آنحضرت کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو علم محمد کی تعریف اور اس کی کیفیت
سے آگاہ فرمائیے۔ فرمایا اس کا طول ہزار برس کی راہ کے برابر ہوگا اور اس کا ستون سرخ
یا قوت کا اور اس کا قبضہ سفید موتی کا اور اس کا پھر بڑا سبز زرد کا ہوگا۔ اور اس کے تین
گیسو ہوں گے۔ ایک گیسو مشرق میں ہوگا اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا وسط دنیا میں۔
ان کے اوپر تین سطریں لکھی ہوں گی۔ پہلی سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اور دوسری
سطر الحمد للہ رب العالمین اور تیسری سطر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علی ولی اللہ ہوگی۔ ہر سطر کا طول ہزار دن کی راہ کے برابر ہوگا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے اس علم کو کون اٹھائے گا۔ فرمایا اس کو وہ شخص اٹھائے گا جو
دنیا میں میرا علم اٹھاتا ہے یعنی علی ابن ابی طالب کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں
کی پیدائش سے پہلے لکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب یہ فرمائیے
آپ کے اس علم کے سایہ میں کون لوگ ہوں گے۔ فرمایا مومنین، دوستان خدا۔ اور خدا
کے شیعہ، اور میرے شیعہ اور میرے محب۔ اور علی کے شیعہ اور اس کے محب اور انصار
یعنی یار و یاور اس علم کے سایہ میں ہوں گے۔ پس ان کا حال بہت اچھا ہے اور ان کی بازگشت
یعنی ان کا انجام بہت نیک ہے۔ اور عذاب ہے اس شخص کے لئے جو علی کے باب میں مجھ کو

جھٹلائے یا علیؑ کو میرے باب میں جھٹلائے۔ یا اس مرتبہ میں اس سے جھگڑا کرے جس میں خداوند متعال نے اس کو قائم کیا ہے۔

(۲۴) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله اذ افرغ الله عن الحساب للعباد یا امر الملکین فیقفان علی الصراط فلا یجوزا الصراط احد الا براءة بولاية من علی فمن لم یمکن معه اکتبه الله علی وجه فی الناس۔ اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جب خدا بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو فرشتوں کو حکم فرمائے گا اور وہ دونوں اگر صراط پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پس کوئی شخص ولایت علی ابن ابی طالب کا پروانہ پاس ہوئے بغیر صراط پر سے نہ گزرے گا۔ اور جس کے پاس وہ پروانہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں اس کو ڈالے گا۔

(۲۵) وعن ابی رافع مولیٰ رسول الله ان رسول الله قال من لم یعرف حق علیؑ فهو احد من الثلاثة اما الزانیة او حملت امه من غیر طهر او منافق۔ اور ابو رافع غلام رسول خداؐ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی علیؑ کے حق کو نہ پہچانے وہ تین شخصوں میں سے کوئی سا ایک ہے۔ یا تو اس کی ماں زانیہ ہے یعنی وہ حرامزادہ ہے، یا اس کی ماں حیض و نفاس کے ایام میں حاملہ ہوئی ہے یا وہ منافق ہے المودة السابعة فی فضل علیؑ وفی ان علیاً یقضی بین رسول الله وان ایمانه یرجع علی ایمان الخلائق وانه اعظم الناس بعد الرسولؐ

ساتویں مودت فضائل علیؑ میں۔ اور اس بیان میں کہ علیؑ رسول خدا کا قرض ادا کرنے والا ہے اور اس کا ایمان جملہ مخلوق کے ایمان پر فوقیت رکھتا ہے اور وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام لوگوں سے برتر اور افضل ہے۔

(۱) عن علی بن حسین علیہما السلام عن ابن عمر قال مر سلمان الفارسی وهو یرید ان یعودہ رجلاً ونحن جلوس فی حلقة فینا رجل یقول لو شئت لانبأ تکویر افضل هذه الامة بعد نبینا و افضل من هذین الرجلین ابی عمر فقام سلمان فقال اما والله لو شئت لانبأ تکویر افضل هذه الامة

ساتویں مودت

بعد نبینا و افضل من ھذین الرجلین ابی بکر و عمر ثم مضی سلمان فقیل
لہ یا ابا عبد اللہ ما قلت لہ قال سلمان دخلت علی رسول اللہ وھو فی
عمرات الموت۔ فقلت یا رسول اللہ هل اوصیت قال یا سلمان اتدہری
من الاوصیاء قلت اللہ ورسولہ اعلم قال آدمؑ وکان وصیہ شیثؑ وکان
افضل من ترک بعدہ من ولدہ وکان وصی نوحؑ سامؑ وکان افضل من ترکہ
بعدہ وکان وصی موسیٰ یوشعؑ وکان افضل من ترکہ وکان وصی سلیمانؑ
اصف بن برخیا وکان افضل من ترکہ وکان وصی عیسیٰ شمعون بن فوخیّا
وکان افضل من ترک بعدہ وانی اوصیت الی علیؑ وھو افضل من اترکہ
بعدی۔ امام علی بن حسین علیہما السلام نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ سلمان فارسی کسی
شخص کی عبادت کے ارادے سے جا رہے تھے کہ ان کا گذر ہم پر سے ہوا اور ہم
آدمیوں کے حلقے میں بیٹھے تھے۔ اور ہم میں سے ایک شخص کہہ رہا تھا کہ اگر میں جاہلوں
تو تم کو ایسے شخص کے حال سے خبر دوں جو ہمارے پیغمبر کے بعد اس ساری امت سے
افضل ہے اور ان دونوں شخصوں ابو بکرؓ و عمرؓ سے برتر اور بہتر ہے۔ پھر اس نے سلمانؓ سے
درخواست کی تب سلمانؓ نے کہا آگاہ ہو خدا کی قسم اگر میں جاہلوں تو بے شک میں تم کو
ایسے شخص کے حال سے آگاہ کروں جو رسولؐ خدا کے بعد اس تمام امت سے افضل ہے اور
ان دونوں شخصوں ابو بکرؓ و عمرؓ سے بہتر ہے۔ یہ کہہ کر سلمانؓ روانہ ہوئے تب لوگوں نے
ان سے کہا اے ابو عبد اللہ تم نے بیان نہ کیا۔ سلمانؓ بولے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں
حاضر ہوا جبکہ آپ نزع کی حالت میں تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا آپ نے کسی
شخص کو اپنا وصی مقرر کر دیا ہے؟ فرمایا اے سلمانؓ آیاتم اوصیاء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض
کی کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا آدمؑ کے وصی شیثؑ تھے اور وہ تمام اولاد
آدمؑ سے جو ان کے بعد باقی رہی، بہتر تھے۔ اور نوحؑ کے وصی سامؑ تھے جو ان سب سے
افضل تھے جن کو حضرت نوحؑ نے اپنے بعد چھوڑا۔ اور حضرت موسیٰؑ کے وصی یوشعؑ تھے، اور
وہ ان سب سے افضل تھے جو حضرت موسیٰؑ کے بعد باقی رہے۔ اور سلیمانؑ کے وصی اصف
بن برخیا تھے اور وہ ان تمام لوگوں سے جن کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے بعد چھوڑا، بہتر تھے
اور حضرت عیسیٰؑ کے وصی شمعونؓ بن فزحیا تھے جو ان تمام لوگوں سے بہتر تھے جو حضرت عیسیٰؑ

کے بعد باقی رہے۔ اور میں نے علیؑ ابن ابی طالب کو اپنا وصی کیا ہے اور وہ سب لوگوں سے جن کو میں اپنے بعد چھوڑتا ہوں بہتر اور افضل ہیں۔

(۲) وعن ابی وائل عن عبد اللہ بن عمر قال اذا اعدنا اصحاب النبی قلنا ابو بکر وعمر وعثمان فقال ہر جل یا ابا عبد الرحمن فلی ما ہو قال علی من اهل البیت لا یقاس بہ احد ہو مع رسول اللہ فی دہر جتہ ان اللہ یقول الذین آمنوا واتبعوہم ذریۃہم یا یمان الحقنا بہم ذریۃہم فاعطیہم مع رسول اللہ فی دہر جتہ وعلیؑ معہما۔ ابو وائل کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ جب ہم آنحضرتؐ کے اصحاب کو شمار کرتے تھے تو کہتے تھے ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ تب ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمنؓ علیؑ کس طرف ہیں۔ ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ علیؑ البیت اطہار میں سے ہیں اور آنحضرتؐ کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں۔ ان کے ساتھ کسی اور شخص کو قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے الذین آمنوا واتبعوہم ذریۃہم یا یمان الحقنا بہم ذریۃہم یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان میں ان کی پیروی کی، ہم ان کی اولاد کو ان سے ملحق کریں گے۔ پس فاطمہؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کے درجہ میں ہیں اور علیؑ ان دونوں کے ساتھ ہیں۔

(۳) وعن احمد ابن محمد الکرومری البغدادی قال سمعت عبد اللہ ابن احمد بن حنبل قال سئل ابی عن التفصیل فقال ابو بکر وعمر وعثمان ثم سکت فقال یا ابت ابن علیؑ ابن ابی طالب قال ہو من اهل البیت لا یقاس بہ ہوا لا۔ اور احمد بن محمدؓ کروی بغدادی بیان کرتا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن احمد بن حنبلؓ سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے باپ احمد بن حنبلؓ سے صحابہ کی تفصیل پوچھی اس نے جواب دیا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ۔ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔ عبد اللہ نے کہا اے پدر علیؑ ابن ابی طالب کدھر ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ علیؑ اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ لوگ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ ان کے ساتھ قیاس نہیں کئے جاسکتے یعنی اصحاب ثلاثہ مرتبہ میں علیؑ علیہ السلام کے برابر نہیں ہو سکتے۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ افضل ہر جال العالمین فی زمانہ ہذا علیؑ و افضل نساء العالمین الاولین والآخرین فاطمہ علیہا السلام

اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ تمام عالم کے مردوں سے افضل میرے
عہد میں علیؓ ہیں۔ اور تمام عالم کی زنانِ اولین و آخرین سے بہتر فاطمہ علیہا السلام ہیں۔

(۵) وعن جابر قال قال رسول الله يوماً بمحضرة المهاجرين والانصار
يا علي لو ان احداً عبد الله حتى عبادته ثم شك فيك واهلبيتك انك
افضل الناس كان في الناس۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز جنابِ رسالتؐ
نے مهاجرین و انصار کے روبرو علیؓ سے متوجہ ہو کر فرمایا اے علیؓ اگر ایک شخص خدا کی ایسی عبادت
کرے کہ جو حق عبادت ہے پھر تمہارے اور تمہارے اہلبیت اطہارؓ کے تمام لوگوں سے افضل
ہونے میں شک کرے، وہ جہنم میں جائے گا۔

(۶) وعن سلمان قال قال رسول الله اذكروا ما رواه علي الحوض واذكروا
اسلاماً علي ابن ابي طالب۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے صحابہ
سے فرمایا اے صحابہ تم میں سب سے پہلے قیامت کے دن جو شخص حوض کوثر پر وارد ہوگا،
اور جو تم سب سے پہلے ایمان لایا ہے وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

(۷) وعن انس قال قال رسول الله ان اخي وزيری و خلیفتی فی اہلی و
خیر من اتوک بعدی یقضی دینی و ینجز موعدی علی ابن ابی طالب۔ اور
انسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور میرے
اہلبیتؓ میں میرا خلیفہ اور ان سب لوگوں سے جس کو میں اپنے بعد چھوڑوں گا بہتر اور برتر
اور میرے قرضوں کا ادا کرنے والا ہے، اور میرے وعدوں کو پورا کرنے والا علی ابن ابی طالب
علیہ السلام ہے۔

(۸) وعن ابن حمزة الشامي عن ابي جعفر الباقر عن ابيه عليه السلام قال
لما مرض رسول الله في مرضه الذي قبض فيه كان ما اسه في حجر علي و
العباس يذنب عنده والبيت غاص بالمهاجرين والانصار فقال يا عم اتقبل
وصيتي وتنجز عدااتي فقال العباس انا ما جل كبير السن وكثير العيال بيتم اشياء
عليه السلام يا علي اتقبل وصيتي وتنجز عدااتي فحنق على العيرة وما استطاع
ان يجيبه فاعادها عليه فقال علي بالي انت وامی نعم فقال رسول الله انت
اخي وصيتي ووزيری و خلیفتی ثم قال يا بلال هلم سيف رسول الله

ذا الفقار فجاء به بلال فوضع بين يدي رسول الله ثم قال يا بلال هلم
 مغفر رسول الله ذا النجدين فجاء به فوضعه ثم قال يا بلال هلم دمع
 رسول الله ذات الفصول فجاء بها ثم قال يا بلال هلم فرس رسول الله
 البرتج فأتى به فاقعته ثم قال هلم ناقة رسول الله العصابة فجاء بها
 فعلقها ثم قال يا بلال هلم بردة رسول الله السحاب فجاء بها فوضعها
 ثم قال يا بلال هلم قضيب رسول الله المشوق فجاء به فوضعه فلم يزل
 يدعوي شيئاً بعد شيء حتى بالعصاية التي كان يعصب بها يطنه في الحرب
 ثم نزع الخاتم فدفعه الى علي ثم قال يا علي اذهب بها اجتمع فاستودعها
 بيتك بشهادة المهاجرين والانصار ليس لاحد ان يتأمر عليك فيها بعد
 فانطلق امير المؤمنين حتى وضعها في منزلة ثم رجع - اور ابو حمزہ ثمالی سے مروی
 ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقر نے اپنے آباؤں کے کرام علیہم السلام کی زبانی مجھ سے روایت کی ہے
 کہ جب جناب رسول خدا مرض الموت میں مبتلا تھے تو حضرت کا سر مبارک علی کی گود میں تھا
 اور عباسؓ آپ کے جسم اطہر پر سے مکھیاں ہلا رہے تھے اور تمام گھر مہاجرین اور انصار سے
 پُر تھا اُس وقت آنحضرتؐ نے عباسؓ سے فرمایا اے چچا آیاتم میری وصیت کو قبول کرو گے اور
 میرے وعدوں کو پورا کرو گے؟ عباسؓ نے جواب دیا یا رسول اللہ میں ایک بوڑھا آدمی ہوں
 اور میرا عیال بہت ہے۔ حضرتؐ نے تین بار اپنا کلام دُہرایا اور حضرت عباسؓ ہر دفعہ یہی جواب
 دیتے تھے کہ میں بوڑھا ہوں اور میرا کنبہ بہت سچے بعد ازاں حضرتؐ نے جناب امیرؓ سے فرمایا
 اے علیؓ تم میری وصیت کو قبول کرو گے اور میرے وعدوں کو پورا کرو گے؟ حضرتؐ کا یہ کلام سن
 کر جناب امیرؓ کو ایسی رقت گلوگیر ہوئی کہ جواب نہ دے سکے۔ حضرتؐ نے پھر اسی کلام کو دُہرایا۔
 جناب امیرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر سے قدا ہوں، ہاں مجھ کو قبول ہے۔
 تب حضرتؐ نے فرمایا اے علیؓ تم میرے بھائی اور وصی اور وزیر اور جانشین ہو۔ پھر بلال سے
 فرمایا اے بلال میری تلوار ذوالفقار لاؤ۔ بلالؓ نے تلوار لا کر حضرتؐ کے سامنے رکھ دی۔ پھر فرمایا
 اے بلال میری خود ذوالنجین لاؤ۔ اس نے خود لا کر حاضر کی۔ پھر فرمایا اے بلال میری زرہ ذات الفصول لاؤ
 اس نے زرہ حاضر کی۔ پھر فرمایا اے بلال میرا گھوڑا امیرجہ لاؤ اس نے گھوڑا وہاں لا کر باندھ دیا۔ پھر
 فرمایا اے بلال میرا ناقہ عصابة لاؤ۔ اس نے ناقہ لا کر اس کا گلہنا باندھ دیا۔ پھر فرمایا اے بلال میری

بردیانی صاحب نام لاؤ۔ اس نے لاکر حاضری۔ پھر فرمایا اے بلال میرا تازیانہ ممشوق لاؤ۔ اس نے تازیانہ حاضر کیا اور وہاں رکھ دیا۔ الغرض حضرت باری باری ایک ایک چیز کا نام لیتے تھے یہاں تک کہ وہ پٹکا طلب فرمایا جس سے آپ لڑائی کے وقت شکم مبارک کو باندھا کرتے تھے۔ بعد ازاں اپنی انگوٹھی انگشت مبارک سے اتار کر علیؑ کو عطا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا اے علیؑ یہ تمام چیزیں لے جاؤ اور ہاجرین و انصار کے روبرو اپنے گھر رکھ آؤ۔ کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ ان چیزوں میں میرے بعد تم سے جھگڑا کرے۔ پس امیر المومنین گئے اور وہ تمام چیزیں اپنے گھر رکھ کر وہیں واپس آ گئے۔

(۹) وعن ابی صالح عن ابی سعید الخدری وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ بعث ابابکر بسورۃ براءۃ فلما یبلغ ضجنان سمع بغام نافۃ علیؑ فعرۃ قال ماشائی قال خیر ان النبی قد بعثنی ببراءۃ فلما رجعنا انطلق ابوبکر الی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ما لی قال خیر وانت صاحبی فی الغار غیر انہ لا یبلغ عنی الا انا ورجل منی یعنی علیؑ علیہ السلام۔ اور ابوصالح نے ابوسعید خدریؓ اور ابوسہرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے ابوبکر کو سورہ براءت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا جب وہ مقام ضجنان میں پہنچے تو علیؑ کے ناقہ کی آواز سنی اور اُن کو پہچانا۔ اور پوچھا میرا کیا حال ہے۔ جناب امیرؓ نے جواب دیا بہتر۔ آنحضرتؐ نے مجھ کو سورہ براءت دے کر روانہ فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم مدینہ واپس آئے تو ابوبکر خدمت رسول خداؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا خیر۔ اور تم غار میں میرے رفیق رہے ہو۔ صرف یہ بات ہے کہ میری رسالت کو یا تو میں خود پہنچا سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو یعنی بمنزلہ میرے ہو پہنچا سکتا ہے یعنی علیؑ ابن ابی طالب۔

(۱۰) وعن عبد اللہ جویشقہ ابن مرة العیری عن جدہ قال اتی عمر ابن الخطابؓ رجلاً فمسئلہ عن طلاق الامۃ فانتہی الی حلقۃ فیہا رجل اصلم فقال یا اصلم ما تری فی طلاق الامۃ فقال باصابعہ و اشار بالسیابۃ والقیلہا فالتفت ابن الخطاب الیہما فقال احدهما سبحان اللہ جئناک وانت لیلوین وسئلناک عن مسئلۃ فجئت الی رجل وانہ ما کلماک فقال اتدہری من ہذا قال لا قال عمر ہذا علیؑ ابن ابی طالب اشہد انی سمعت رسول اللہ ﷺ

یَقُولُ لَوَ انْ اِيْمَانِ اَهْلُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَضَعُ فِي كِفَّةٍ وَوَضَعَ اِيْمَانِ عَلِيٍّ فِي كِفَّةٍ فَرَجَمَ اِيْمَانِ عَلِيٍّ ابْنُ ابِي طَالِبٍ - اور عبد اللہ جو یثقیہ بن مرد عیری نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمر ابن خطاب کے پاس دو شخص طلاق کنیز کا مسئلہ پوچھنے آئے تب عمر آدمیوں کے ایک حلقہ کے پاس گئے جس میں ایک اصلح شخص موجود تھا اس سے کہا کہ اصلح طلاق کنیز کی بابت تیری کیا رائے ہے۔ اس نے انگلیوں سے جواب دیا اور گلے کی انگلی اور منجھلی انگلی سے اشارہ کیا۔ اس وقت عمر ابن خطاب ان دونوں شخصوں کی طرف متوجہ ہوئے ان میں سے ایک بولا سبحان اللہ۔ ہم تیرے پاس آئے تھے کہ تو امیر المومنین ہے اور تجھ سے ایک مسئلہ پوچھا تھا اور تو ایک ایسے شخص کے پاس آیا جس نے خدا کی قسم تجھ سے بات تک بھی نہ کی۔ یہ سُن کر عمر نے اس سے کہا تو جانتا ہے کہ یہ کون شخص ہے؟ وہ دونوں بولے کہ نہیں۔ عمر نے کہا کہ یہ علی ابن ابی طالب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ وہ حضرت فرماتے تھے کہ اگر آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کے ایمان کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور علی کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھ کر دونوں کو تولاجائے تو علی ابن ابی طالب کا ایمان ہی سب سے بھاری ہوگا۔

(۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْلَمُ اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيٌّ ابْنُ ابِي طَالِبٍ - اور سلمان فارسی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد میری امت میں سب سے زیادہ تر صاحب علم علی ابن ابی طالب ہے۔

(۱۲) وَعَنْ ابِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيٌّ بَابُ عَلِيٍّ وَمَبِينٌ لِمَا ارْسَلْتُ بِهِ مِنْ بَعْدِي حُبِّي اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُ نِفَاقٌ وَالنَّظَرُ اِلَيْهِ مَرَاةٌ وَمَوَدَّتُهُ عِبَادَةٌ مَرَاةٌ ابُو نَعِيْمٍ بِاسْنَادٍ - اور ابو ذر غفاری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ علی میرے علم کا دروازہ ہے اور میرے بعد میری امت کے لئے اس تحریک کا بیان کرنے والا ہے جس کے ساتھ خدا نے مجھ کو بھیجا ہے۔ اس کی محبت ایمان ہے اور اس کی دشمنی نفاق ہے۔ اور اس کی طرف نظر کرنا رافت و مہربانی ہے اور اس کی دوستی عبادت ہے۔ حافظ ابونعیم نے اپنے اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۱۳) وَعَنْ سَفِيَّانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

فَسَمِعَتِ الْحَكْمَةَ عَشْرَةَ اجْزَاءً فَأَعْطَىٰ عَلَىٰ تِسْعَةِ اجْزَاءٍ وَالنَّاسَ جِزَاءً وَاحِدًا۔ اور ابو سفیان ثوری نے منصور سے اور اس نے امراہیم مخفی سے اور اس نے علقمہ سے روایت کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس موجود تھا۔ کسی نے اس سے علیؑ کی بابت دریافت کیا۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے نو حصے علیؑ کو عطا کئے گئے اور ایک باقی آدمیوں کو۔ (۱۴) وعن ابن عمر قال قال رسول الله ان الله جمعه في وفي اهل بيته الفضل والشرف والسعاء والشجاعة والعلم والحلم وان لنا الاخرة ولكم الدنيا۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اور میرے اہلبیتؑ میں فضل اور شرف اور سخاوت اور شجاعت اور علم اور حلم کو جمع فرمایا ہے۔ اور آخرت خاص ہمارے واسطے ہے اور دنیا تمہارے واسطے۔

(۱۵) وعن جابر قال قال رسول الله اننا مدينة العلم وعلي بابها۔ اور جابر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے۔

(۱۶) وعنه قال قال رسول الله لعلي يا علي انت متي بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسے موسیٰؑ کے نزدیک ہارونؑ کا مرتبہ تھا مگر یہ فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا (ورنہ تم بھی پیغمبر ہوتے)۔

(۱۷) وعن ابن عباس قال قال رسول الله قسم العلم عشرة اجزاء فاعطى علي منها تسعة وهو بالجزء العاشر اعلم من الناس۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علم کے دس حصے کئے ان میں سے نو حصے خاص علیؑ کو عطا فرمائے اور دسواں حصہ سب پر تقسیم کیا، اور وہ یعنی علیؑ دسویں حصے میں بھی سب آدمیوں سے زیادہ عالم ہیں (یعنی دسویں حصے میں سب کے ساتھ شامل ہے اور اس میں سب سے زیادہ حصہ پایا ہے)۔

(۱۸) وعن ابن عمر قال قال رسول الله علي مني بمنزلة من اسي من بدني۔ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ میں سے ایسا ہے جیسے

میرے بدن کے واسطے میرا سر ہے۔

(۱۹) وعن جابر قال قال رسول الله لا خير في أمة ليس فيها أحد من أولاد عليّ يا مبر بالمعروف وينبغي عن المنكر۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اُس گروہ میں کسی طرح کی بہتری اور نیکی نہیں ہے جن کے درمیان اولادِ علیؑ ہیں کوئی شخص امر معروف اور نہی منکر کرنے والا موجود نہ ہو۔

(۲۰) وعنه قال صلى الله عليه وآله وسلم انا نذير هذه الأمة وعليّ هاديها۔ نیز جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس اُمت کا نذیر یعنی عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہوں اور علیؑ اس اُمت کا ہادی یعنی خدا کی راہ دکھانے والا ہے۔

المودة الثامنة في أنّ رسول الله وعليّ من نور واحد وفي ما أُعطِيَ عليّ من الخصائل ما لم يُعط أحد من العالمين

آٹھویں مودت اس بیان میں کہ رسول خدا اور علیؑ دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں اور علیؑ کو خدا نے وہ خصلتیں عطا فرمائی ہیں جو تمام عالم میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔

(۱) وعن عليّ قال انطلق بي رسول الله الى كسرا الاصنام فقال لي اجلس فجلست الى الجنب الكعبة ثم صعد رسول الله عليّ منكبى وقال لي انهض بي الى الصنم فنهضت به فلما مرأى ضعفى تحتة قال اجلس فجلست ونزل عني وجلس عليه السلام فقال يا عليّ اصعد عليّ منكبى فصعدت عليّ منكبى ثم نهض بي رسول الله حتى خيل لي ان لو شئت نلت السماء و صعدت على الكعبة وتنفعي رسول الله فالقيت الصنم الاكبر صتم قرينش وكان من نحاس موقداً باباً وتاكوا من حديد الى الارض فقال رسول الله عجزه فلم ازل اُعالجُه ورسول الله يقول ايه ايه فلم ازل حتى قلعته فقال دقه فدققتہ وکسرتہ ونزلت۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ کو اپنے ہمراہ لے کر بُت توڑنے کے لئے تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا بیٹھو میں مجھ کے پہلو میں بیٹھ گیا اور رسول خدا میرے کندھے پر چڑھے اور مجھ سے فرمایا مجھ کو بُت کی طرف اٹھا تب میں نے حضرت کو اوپر اٹھایا۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے پیچھے میری کمروری

معلوم کی تو فرمایا اے علی بیٹھو۔ میں بیٹھ گیا۔ اور حضرت میرے کندھے پر سے اترے اور خود بیٹھ گئے۔ اور مجھ سے ارشاد فرمایا اے علی میرے کندھے پر چڑھو۔ تب میں حضرت کے کندھے پر چڑھا۔ پھر رسول خدا نے مجھ کو اوپر اٹھایا اور اتنا بلند کیا کہ مجھ کو خیال ہوا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان پر جا بیٹھوں۔ اور میں کعبہ پر چڑھ گیا، اور آنحضرت ایک طرف ہو گئے پس میں نے سب سے بڑے بت کو جو قریش کا بت تھا اور تانبے کا بنا ہوا تھا اور لمبے کی میخوں سے جڑا ہوا تھا، زمین کی طرف پھینکا۔ اور رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اس کو اکھڑو تب میں لگاتار اس پر زور لگاتا رہا۔ اور رسول خدا فرماتے تھے ہاں ہاں۔ پس میں برابر زور لگائے رہا یہاں تک کہ میں نے اس کو اکھڑ دیا۔ پھر فرمایا اس کو ریزہ ریزہ کر ڈالو۔ میں نے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور توڑ پھوڑ کر پھینک دیا اور اُتر آیا۔

(۲) وعن ابی ذر الغفاریؓ قال سمعتُ رسولَ اللہ یقول انَّ اللہ اَظَلَمَ
إِلَى الْأَمْراضِ أَطْلَاعَةً مِنْ عَرْشِهِ بِلَا کَيْفٍ وَلَا نَزَالٍ فَاخْتَارَنِي وَاخْتَارَهُ عَلِيًّا
لِي صَهْرًا جَعَلَ سَيِّدَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَهُوَ الرُّكْنُ
وَالْمَقَامُ وَالْحَوْضُ وَالزَّمَرُمُ وَالْمَشْعَرُ الَاعْلٰی وَالْجُمْرَاتُ الْعِظَامُ يَمِينُهُ الصَّفَاءُ
وَيَسَارُهُ الْمُرُوَّةُ اعْطَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمَلَكَةِ الْمُقَرَّبِينَ
قُلْنَا وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اعْطَاهُ فَاِطْمَةُ الْعَذْرِ أُمَّ الْيَتُولُ تَرْجِعُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ
بِكُرٍّ وَلَمْ يُعْطِ ذَلِكَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّينَ وَأَعْطَاهُ الْحُسَيْنُ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
وَلَمْ يُعْطِ أَحَدًا مِثْلَهَا وَأَعْطَاهُ صَهْرًا مُثْلِي وَلَيْسَ لِأَحَدٍ صَهْرٌ مُثْلِي وَجَعَلَهُ اللَّهُ
قَسِيمَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَلَمْ يُعْطِ ذَلِكَ الْمَلَكَةَ وَجَعَلَ شِيعَتَهُ فِي الْجَنَّةِ
وَأَعْطَاهُ إِخْوَانًا مُثْلِي وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَخٌ مُثْلِي أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ شَاءَ أَنْ يُغْفِيَ غَضَبَ
اللَّهِ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْبَلَ اللَّهَ عِمْلَكَ فَلْيَنْتَظِرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّ
النَّظَرَ إِلَيْهِ فِي الْإِيمَانِ وَإِنْ حُبَّهُ يَذِيبُ الشَّيْئَاتُ كَمَا تَذِيبُ النَّارُ
الرِّصَاصُ أَبُو بَكْرٍ رَفِيقِي خُدَائِي أَنَا فِيكُمْ خِدَائِي خُدَائِي كَمَا هُوَ خَيْرٌ
فَرَمَاتِي تَحِيَّاتِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى نَصَّرَكُمْ عَلَى عَرْشِهِ زَمِنَ عَلَيْكُمْ دَوْلَتَهُ لَا كَيْفِيَّتِي
بَعْدَ زَوَالِهَا- پس مجھ کو تمام اہل زمین میں سے انتخاب کیا اور علیؑ کو میرے واسطے داماد منتخب
کیا جو تمام پہلوؤں اور پچھلوں اور تمام پیغمبروں اور رسولوں کا سردار ہے۔ اور وہ رکن اور مقام

اور خوض کوثر اور زمزم اور مشعر اعلیٰ اور جمرات عظام ہے۔ اس کا دایاں صفا ہے اور اس کا بایاں مروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو وہ نعمت عطا کی ہے جو کسی پیغمبر اور فرشتہ مقرب کو نہیں دی ہو ذرا کہتے ہیں کہ ہم صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کوئی چیز ہے فرمایا وہ فاطمہؓ عذہ راد تول ہے جو ہر شب کو مثل باکرہ کے ہو جاتی ہے۔ اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کو نہیں دی اور اس کو حسنؓ اور حسینؓ علیہم السلام عطا فرمائے ہیں، اور ایسے فرزند کسی کو مرحمت نہیں فرمائے۔ اور اس کو مجھ سا خسر عطا کیا اور کسی کا خسر مجھ سا نہیں ہے۔ اور اس کو بہشت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا مقرر کیا ہے اور یہ بات فرشتوں کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اور اس کے شیعوں کے لئے بہشت مقرر کیا ہے۔ اور اس کو مجھ سا بھائی عطا فرمایا ہے اور کسی کا بھائی مجھ سا نہیں ہے۔ اسے لوگو جو کوئی خدا کے غضب کو رخ کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو قبول کرے اس کو چاہئے کہ علیؓ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے کیونکہ اس کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے اور اس کی دوستی گناہوں کو اس طرح گھلا دیتی ہے جیسے آگ قلعی کو گھلا دیتی ہے (۳) وعن ام سلمہؓ قالت سمعت رسول اللہ يقول سمی الناس المؤمنین من اجل علیؓ ولولہ یومن علیؓ لیکن مومن فی امتی وسمی مختاراً لان اللہ اختارہ وسمی المرتضی لان اللہ امر تضاہ وسمی علیاً لانہ لم یسم احداً قبلہ باسمہ وسمیت فاطمہ بتولاً لانہا تبنت کل لیلہ معنہ ترجع کل لیلۃ بکراً وسمیت مریم بتولاً لانہا ولدت عیسٰی بکراً۔ اور ام سلمہؓ زوجہ رسول اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگ علیؓ کے باعث سے مومنین کے نام سے نامزد ہوئے ہیں۔ اگر علیؓ ایمان نہ لاتے تو میری اُمت میں کوئی شخص بھی مومن نہ ہوتا۔ اور علیؓ مختار کے نام سے نامزد ہوئے اس لئے کہ اللہ نے ان کو پسند کیا۔ اور مرتضیٰ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو برگزیدہ کیا۔ اور علیؓ کے نام سے اس لئے نامزد ہوئے کہ ان سے پہلے خدا کے اس نام سے کوئی شخص موسوم نہیں کیا گیا۔ اور فاطمہؓ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ وہ ہر شب بتول یعنی مثل باکرہ ہو جاتی ہیں اور مریمؓ کا نام بتول اس لئے ہوا کہ حالت بکر میں عیسٰیؑ کو جنا۔

(۴) وعن عباسؓ بن عبد المطلبؓ فی تسمیۃ امیر المؤمنین علیہ السلام لما حملت فاطمہ بنت اسد بعلی وجاءت بہ فقالت التسمیۃ لی وقال ابو طالب

التسمية لي واحتكما الي وريقة ابن نوفل فقال ان كان ذكرا فالتسمية للاب و
ان كانت انثى فالتسمية للأم فلما ولدت ذكرا قالت يا اباطالب سم ابنك
قال سميت الحارث قالت ما اسمي ابني الحارث قال لم قالت لانه اسم من
اسماء ابليس فقال هلمى نعلوا يا قبيس ليلا وندعوا صاحب الخضراء فلعله
ينبتنا في ذلك بشي فلما امسيا وجنهما الليل خرجا ففعلوا يا قبيس فلما
حصل عليه انشاء ابوطالب يقول شعر:-

يا هرب انعسق الدجى والفلق المبتلج المضئ
باتن لنا عن امرك المقضى يمانستيه لذللك الصبي

فاذا اخشخشة وجلية من السماء فرمى ابوطالب طريقه فاذا الوهم من زبرجد
خضر فيه اربعة اسطر فاخذاه ابوطالب بكلتي يديه وضمه الي صدره
ضما شديدا فاذا مكتوب فيه شعر:-

خصضت بما بالولد الزكى والطاهر المنتجب الرضى
واسمه من قاهر السقى على اشتق من العلى!

فسر ابوطالب بذلك سرورا عظيما وخزا جادا الله تبارك وتعالى و
عق عنه بعشرة من الابل واولم عليه وليمة وكان ذلك اللوم معلقا في
بيت الحرام يقتخر به بنوها ثم على قريش حتى اقتلعه عبد الملك بن مروان
نمران قتال عبد الله بن نبيير۔ اور عباس بن عبد المطلب عم رسول خدا سے جناب
امير المؤمنين عليه السلام کو علی کے نام سے نامزد کرنے کی حکایت اس طرح مروی ہے کہ جب
فاطمہ بنت اسد کو علی کا حمل رہا اور وہ پیدا ہوئے تو کہنے لگیں کہ نام میں رکھوں گی۔ اور ابوطالب
بولے کہ نام رکھنا میرا حق ہے۔ اور یہ مقدمہ وريقة بن نوفل کے سامنے پیش ہوا۔ اس نے یہ فیصلہ
کیا کہ اگر بیٹا ہو تو نام رکھنا باپ کا حق ہے اور اگر لڑکی ہو تو نام رکھنا ماں کا حق ہے۔ چونکہ
فاطمہ بنت اسد کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اس لئے اس نے ابوطالب سے کہا کہ اپنے بیٹے کا نام
رکھئے۔ ابوطالب بولے میں نے اس کا نام "حارث" رکھا۔ فاطمہ نے کہا میں اپنے بیٹے کو
حارث کے نام سے نامزد نہ کروں گی۔ وہ بولے کیوں۔ فاطمہ نے جواب دیا اس لئے کہ حارث
ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ تب ابوطالب نے کہا کہ اؤ رات کو کوہ ابوقبیس پر

چڑھیں اور آسمان کے مالک خداوند متعال سے دعا کریں شاید کہ وہ اس باب میں ہم کو کچھ آگاہ فرمائے۔ جب شام ہوئی اور رات اندھیری ہو گئی تو دونوں میاں بیوی گھر سے نکلے۔ اور کوہ ابوقیس پر چڑھنے لگے۔ جب اوپر جا پہنچے تو حضرت ابوطالبؓ نے یہ شعر بڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے ”اے اندھیری اور تاریک رات اور روشن ہونے والی اور روشنی پھیلانے والی صبح کے پردہ درگاہ! اپنے حکم مقرر شدہ سے ہم پر ظاہر کر کہ ہم اس لڑکے کا کیا نام رکھیں۔ یکایک آسمان سے ایک پر خوف اور دہشتناک آواز آئی۔ ابوطالبؓ نے آنکھ اٹھا کر جو اس طرف دیکھا تو ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہنر زبرد کی ایک تختی ہے اور اس میں چار سطریں لکھی ہیں۔ حضرت ابوطالبؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو پکڑا اور خوب زور سے اس کو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ اس میں یہ دو شعر درج تھے جن کا ترجمہ یہ ہے: ”تم دونو فرزند پاکیزہ ظاہر و بر گزیدہ و پسندیدہ سے مخصوص کئے گئے ہو۔ اور اس کا نام خدا کے قاہر و بزرگ کی طرف سے علیؑ ہے جو کہ علیؑ دنام خدا سے مشتق کیا گیا ہے ان شعروں کو پڑھ کر حضرت ابوطالبؓ نہایت مسرور اور فرحناک ہوئے اور دس اونٹوں سے اُن کا عقیقہ کیا اور بہت اچھی طرح سے سب کو دعوت و لیمہ کلائی۔ اور یہ تختی کعبہ میں لکھتی تھی۔ اور بنی ہاشم اس کے سبب قریش پر غر و مباہات کرتے تھے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اس کو اُکھاڑ ڈالا جبکہ عبداللہ بن زبیر سے اس کی لڑائی ہوئی۔ اور دوسری روایت میں یہ فقرہ ”وَلَوْ اُیَاہِ حَتّٰی غَابَ نَرَمٰنَ قَتَالَ الْحِجَابِ اَبْنِ نَرَمٰیْرِ یٰہَاتَکَ کہ جب حجاج ملعون نے ابن زبیر پر چڑھائی کی اس وقت وہ تختی غائب ہو گئی۔“

(۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ارَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى اسْرَافِیلَ فِیْ هِیْبَتِهِ وَ اِلَى مِکَائِیلَ فِیْ رُتَبَتِهِ وَ اِلَى جِبْرِیْلَ فِیْ جَلَالَتِهِ وَ اِلَى اٰدَمَ فِیْ عِلْمِهِ وَ اِلَى نُوْحٍ فِیْ خَشِیَّتِهِ وَ اِلَى اِبْرٰہِیْمَ فِیْ خَلَّتِهِ وَ اِلَى یَعْقُوْبَ فِیْ مَحْزَنَتِهِ وَ اِلَى یُوْسُفَ فِیْ جَمَالِهِ وَ اِلَى مُوْسٰی فِیْ مَنَاجَاتِهِ وَ اِلَى اِیُوْبَ فِیْ صَبْرِهِ وَ اِلَى یَحْیٰی فِیْ نَرْهَدِهِ وَ اِلَى عِیْسٰی فِیْ عِبَادَتِهِ وَ اِلَى یُوْنُسَ فِیْ وَرَعِهِ وَ اِلَى مُحَمَّدٍ فِیْ کِمَالِ حَسَبِهِ وَ خَلْقِهِ فَلِیَنْظُرَ اِلَى عَلٰیؑ فَاَنْ فِیْہِ تَسْعِیْنِ خَصْلَةٍ مِنْ خَصَالِ الْاَنْبِیَاءِ جَمَعَهَا اللّٰهُ فِیْہِ وَلَمْ یُجْمَعْ فِیْ اَحَدٍ غَیْرِہِ وَ عَدَّ تَجْمَعُ ذٰلِکَ فِیْ کِتَابٍ جَوَہَرِ الْاَخْبَارِ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اسمہ افسیلؑ کو اس کی ہدیت میں اور میکائیلؑ کو اس کے رُستے میں اور جبرئیلؑ کو اس کی جلالت میں اور آدمؑ کو اس کے علم میں اور نوحؑ کو اس کے خدا سے خوف کرنے میں۔ اور ابراہیمؑ کو اس کے خلیل خدا ہونے میں۔ اور یعقوبؑ کو اس کے حزن و ملال میں۔ اور موسیٰؑ کو اس کی مناجات پروردگار میں۔ اور یوسفؑ کو اس کے صبر میں اور یحییٰؑ کو اس کے زہد میں۔ اور عیسیٰؑ کو اس کی عبادت میں۔ اور یونسؑ کو اس کی برہیزگاری میں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے کمال حسب وخلق میں دیکھنا چاہئے اس کو چاہئے کہ وہ علیؑ ابن ابی طالب کی طرف نظر کرے۔ کیونکہ اس میں نوٹے خصلتیں پیغمبروں کی پائی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس میں جمع کیا ہے اور اس کے سوا اور کسی میں ان تمام خصائل کو جمع نہیں فرمایا۔ اور یہ تمام فضائل کتاب جو اہل الاخبار میں مرقوم ہیں۔

(۶) وعن سلمان قال قال رسول الله خلقنا انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق الله آدم بأربعة آلاف عام فلما خلق الله آدم مرکب ذاتک النور فی صلیبه فلم یزل فی شیء واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الوصیة۔ اور سلمان فارسیؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ تعالیٰ کے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے سے چار ہزار برس پہلے ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا تو یہ نور ان کی پشت میں رکھا گیا۔ پھر لگاتار یہ نور ایک ہی چیز رہا۔ یہاں تک کہ عبد المطلب کی پشت میں آکر ہم جدا جدا ہو گئے پس مجھ میں نبوت ہے اور علیؑ میں خلافت اور وصایت۔

(۷) وعنه ماضی الله عنه قال قال رسول الله کنت انا وعلی نوراً بین یدئ الله تعالی معلقاً وکان ذالک النور قبل ان یخلق الله آدم بأربعة عشر الف عام فلما خلق الله آدم مرکب ذاتک النور فی صلیبه فلم یزل فی شیء واحد حتی افترق فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی۔ نیز سلمانؑ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے اور وہ نور بارگاہ ایزدی کے سامنے معلق تھا۔ اور یہ نور حضرت آدمؑ کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پیشتر موجود تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو ان کی پشت میں

رکھا گیا اور وہ برابر ایک ہی رہا یہاں تک کہ عبدالمطلب کی پشت میں آکر اس کے دو حصے ہو گئے۔ ایک حصہ تو میں ہوں اور ایک حصہ علیؑ۔

(۸) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله خلقنا انا وعلیؑ من شجرة واحدة. والناس من اشجار شتى۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ ایک ہی درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور باقی آدمی مختلف درختوں سے ہیں۔

(۹) وعنه قال قال رسول الله خلق الانبياء من اشجار شتى وخلقني وعليان من شجرة واحدة فانما اصلها وعلیؑ فرعها والحسن والحسين اثنا من رها واشيا عنا واما فاضلنا فمن تعلق بها نخل ومن مراغ عنها هو ابي۔ نیز ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب پیغمبروں کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھ کو اور علیؑ کو ایک ہی درخت سے پیدا کیا ہے۔ میں اس درخت کی اصل ہوں اور علیؑ اس کی فرع (پھیلاؤ) اور حسنؑ اور حسینؑ اس درخت کے پھل ہیں۔ اور ہمارے شیعمہ اس کے پتے ہیں۔ جو کوئی اس درخت میں چھٹے گا وہ نجات پائے گا اور جو اس سے منحرف اور روگردان ہوگا وہ ہلاک ہوگا اور جہنم میں جائے گا۔

(۱۰) وعن ابی ذرؓ قال انی سمعت رسول الله يقول ان الله تبارك وتعالى ايد هذا الدين بعليؑ وانه مني وانا منه وفيه انزل اقمك كان علي بن ابي طالب من مريم ويثملوه شاهد ايمته۔ اور ابو ذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے اس دین کی امداد کی ہے اور وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اور آیہ ذیل اسی باب میں نازل ہوئی ہے اقمك كان۔ اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کو اپنی امداد کی طرف سے دلیل و حجت پر ہو اور اس کی طرف سے گواہ اس کے بعد آئے۔ (اس آیت میں صاحب بینہ حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور شاہد علیؑ ابن ابی طالب)

(۱۱) وعن علیؑ قال قال رسول الله خلقنا انا وعلیؑ من نور واحد۔ اور علیؑ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

(۱۲) وعنه قال قال رسول الله لي يا علي اني سأيت اسمك مقرونا باسمي في اربعة مواطن فالتفت بالنظر اليه لما بلغت في بيت المقدس في معراجي الى السماء وجدت علي صخرة منها لا اله الا الله محمد رسول الله ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فقلت لجبرئيل ومن زميريه قال علي ائمن ابني طالب فلما انتهيت الى سدرة المنتهى وجدت عليهما في انا الله لا اله الا انا وحدي محمد صغوتي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فلما جاوزت من سدرة المنتهى وانتهيت الى عرش رب العالمين فوجدت مكتوبا علي قوائمه اني انا الله لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه فلما هبطت الى الجنة وجدت مكتوبا علي باب الجنة لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه

نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسل اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ میں نے تمہارے نام کو اپنے نام سے ملا ہوا چار جگہ دیکھا اور میں اس کے دیکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ جب میں آسمان کی طرف معراج کو جاتے وقت بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں میں نے ایک پتھر پر لکھا دیکھا لا اله الا الله محمد رسول الله ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور محمدؐ خدا کا رسول ہے میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد دی ہے اور اس کے وزیر سے اس کی نصرت کی ہے تب میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ میرا وزیر کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب (۱۲) جب میں سدرة المنتهى کے پاس پہنچا تو میں نے اس پر لکھا ہوا پایا۔ اني انا الله لا اله الا انا وحدي محمد صغوتي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی میں اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ میں واحد ہوں۔ محمد میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کی امداد کی اور اس سے اس کو نصرت دی ہے۔ (۱۳) پھر جب میں سدرة المنتهى سے گزر کر عرش پر دروگار عالمین کے پاس پہنچا تو میں نے اس کے ستونوں پر لکھا دیکھا۔ اني انا الله لا اله الا انا محمد حبيبي من خلقي ايده بونيريه ونصرتيه بونيريه۔ یعنی میں ہی اللہ ہوں میرے

سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوقات میں سے میرا حبیب ہے۔ میں نے اس کے وزیر سے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔ (۴) پھر جب میں جنت میں پہنچا تو اس کے دروازے پر لکھا دیکھا: لا الہ الا انا محمدؐ حبیبی من خلقتی ایدانہ بوزیرہ و نصوتہ بوزیرہ۔ یعنی میرے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے۔ محمدؐ میری تمام مخلوق میں سے میرا حبیب ہے۔ اس کے وزیر سے میں نے اس کو مدد و نصرت دی ہے۔

(۱۳) وعن انس قال قال رسول الله حدثنی جبرئیل عن الله عز وجل ان الله يحب علیاً ما لا یحب الملائکة ولا النبیین ولا المرسلین وما من تسبیحہ الا وخلق الله ملکاً یستغفر لہ حبیبہ وشیعته الی یوم القیامۃ۔ اور اس روایت کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جبرئیلؑ اس نے خدا نے بزرگ و بزرگی طرف سے مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ علیؑ کو اس قدر دوست رکھتا ہے کہ اتنا نہ تو فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو۔ اور اس کی ہر ایک تسبیح کے عوض میں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے محبوبوں اور شیعوں کے لئے روز قیامت تک طلب بخشش کرتا ہے۔

(۱۴) وعن جابر قال قال رسول الله والذی بعثنی بالحق نبیاً ان الملائکة تستغفر لعلی و تشفق علیہ و علی شیعته اشفق من الوالد علی ولدہ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھ کو پیغمبر برحق کر کے بھیجا ہے کہ فرشتے علیؑ کے لئے طلب بخشش کرتے ہیں، اور ان پر اور ان کے شیعوں پر باپ کے اپنی اولاد پر مہربان اور شفیق ہونے کی نسبت زیادہ مہربان اور شفیق ہیں۔

(۱۵) وعن جابر قال دعی رسول الله علیاً یوم الطائف فان تجاہ فقال الناس فقد ظال بخواہ مع ابن عمہ فقال رسول الله ما انتجیتہ و لکن الله تعالی انتجاہ۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ جنگ طائف کے روز رسول خداؐ نے حضرت علیؑ کو بلا لیا۔ اور خلوت میں راز کی باتیں کیں۔ لوگوں نے کہا کہ رسول خدا کی خلوت اپنے ابن عم کے ساتھ بہت لمبی ہو گئی ہے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے اس سے خلوت نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے خلوت کی ہے۔

(۱۶) وعن عامر بن سعد بن ابی وقاص من ابيہ سمعت النبی یقول یوم خیبر لا عظیم الزیة من جلا یحیی الله ورسوله ویحبہ الله ورسوله فتطاولنا لها فقال ادعوا الی علی فأتاه وبه مرمد فیصق فی عینه فبرء دفع الراية الیه ففتح الله علیه۔ عامر بن سعد بن ابوقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے جنگ خیبر کے دن آنحضرتؐ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ میں اپنا علم جنگ ایسے شخص کو عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس شخص کو دوست رکھے۔ راوی کہتا ہے کہ ہم سب نے علم لینے کی تمنا میں اپنی گردنیں دراز کیں۔ غرض آنحضرتؐ نے فرمایا علیؑ کو میرے پاس بلاؤ پس وہ آئے اور اُس وقت اُن کو اُشوب چشم عارض ہو رہا تھا۔ تب آنحضرتؐ نے اپنا لعاب ہن ان کی آنکھ میں لگا دیا۔ نے الفور آنکھ اچھی ہو گئی اور حضرتؐ نے اپنا علم اُن کو عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر قلم خیبر کو فتح کیا۔

(۱۷) وعن انس بن مالک قال کان عند النبی طیر مشوی فقال اللهم ائتني باحب الخلق اليك يا كل هذا الطير معي ثلثا فجااء علي ثلثا فاكل معا۔ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بھٹا ہوا پرندہ موجود تھا۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت اس طرح دعا کی: ”اے خدا میرے پاس ایسے شخص کو لا دے جو تجھ کو اپنی مخلوق میں سے سب سے زیادہ پیارا ہو تاکہ وہ اس پرندہ کو میرے ساتھ شامل ہو کر کھائے۔ اور تین بار اس طرح فرمایا۔ پس علیؑ تین دفعہ آئے۔ (حضرتؐ کے اول بار دعا کرنے پر تشریف لائے تو انس نے واپس کر دیا پھر حضرتؐ نے دوبارہ دعا کی اور جناب امیرؓ دروازے پر حاضر ہوئے، اور انس نے واپس کر دیا جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری بار دعا کی تو جناب امیر المومنینؓ حاضر ہوئے اور بے اختیار اندر چلے آئے، اور دونوں حضرات علیہما الصلوٰۃ والسلام نے مل کر اس پرندے کو تناول فرمایا۔

المودة التاسعة في ان مغاتيح الجنة والنار بيد عليؑ
نویس مودت اس بیان میں کہ بہشت اور دوزخ کی کھجیاں علیؑ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہیں
(۱) عن ابوسعید الخدری قال قال رسول الله ان الله اعطاني مغاتيح

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَانَ قُلْ لَعَلِّي قَوْلًا تَخْرُجُ مِنْ تَشَاءُ وَتَدْخُلُ مِنْ تَشَاءُ۔
ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت
اور دوزخ کی کنجیاں مجھ کو مرحمت فرمائی ہیں۔ پھر فرمایا اے سلمانؓ! علیؓ سے کہہ دو کہ جس کو
تم چاہو گے ان میں سے نکالو گے اور جس کو چاہو گے ان میں داخل کرو گے۔

(۲) وَعَنْ نُرَيْدٍ ابْنِ اسْلَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْتٌ مِنْ بَيْتِكَ
وَالْمَلَائِكَةُ تَشْتَاتُ إِلَيْكَ وَالْجَنَّةُ لَكَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُنْصَبُ لِي
مَنْبَرٌ مِنْ نُورٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْبَرٍ مِنْ نُورٍ وَلَكَ مَنْبَرٌ مِنْ نُورٍ مِمَّا تَجْلِسُ عَلَيْهِ
وَإِذَا مَنَادَ يَنَادِي بَيْتٌ بَيْتٍ مِنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيبٍ وَخَلِيلٍ تَعَادَى بِمَقَاتِمِ الْجَنَّةِ
وَالنَّارِ فَأَذْفَعُهَا إِلَيْكَ۔ اور زید بن اسلم سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے علیؓ سے فرمایا
اے علیؓ! واہ واہ۔ تمہاری مانند کون شخص ہو سکتا ہے کہ ملائکہ تمہارے مشتاق ہیں اور جنت
تمہارے واسطے ہے۔ کیونکہ جب روز قیامت ہوگا تو میرے لئے نور کا ایک منبر نصب
کیا جائے گا اور ایک منبر نور کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اور ایک منبر نور کا تمہارے
لئے رکھا جائے گا اور تم اس منبر پر بیٹھو گے۔ اس وقت یکایک ایک منادی ندا کرے گا۔
واہ واہ کیا خوب ہے وہ وصی جو حبیب خدا اور خلیل خدا کے بیچ میں ہے۔ پھر مجھ کو بہشت
اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی اور میں ان کو تمہارے حوالے کروں گا۔

(۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَيْكَ بَعْلِي فَأَنْ
الْحَقُّ عَلَى لِسَانِهِ وَجَنَانِهِ وَإِنْ التَّفَاقُ بَحَاثَتِهِ إِنَّ هَذَا قَعْلُ الْجَنَّةِ وَمِفْتَاحُهَا
وَقَعْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيَخْرُجُونَ النَّارَ۔ ابن عباسؓ نے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا اے ابن عباسؓ! علیؓ کی متابعت اپنے اوپر
لازم کرو کیونکہ حق علیؓ کی زبان اور دل پر ہے۔ اور تفاق اس سے برطرف ہے۔ اور یہی علیؓ
بہشت کا قفل (دشمنوں کے لئے) اور اس کی کنجی (دوستوں کے لئے) اور دوزخ کا قفل (دشمنوں
کے لئے) اور اس کی کنجی (دشمنوں کے لئے) ہے۔ اس کی دوستی کے سبب سے اس کے دوست
بہشت میں داخل ہوں گے اور اس کی دشمنی کے سبب سے اس کے دشمن جہنم میں داخل
ہوں گے۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا تَيْبَنِي جِبْرِئِيلُ

وَمِکَائِلُ بِحَزْمَتَيْنِ مِنَ الْمَفَاتِيحِ حُزْمَةٌ مِنَ مَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ وَحُزْمَةٌ مِنَ مَفَاتِيحِ النَّارِ وَعَلَى مَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ أَسْمَاءُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شِيعَةِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى مَفَاتِيحِ النَّارِ أَسْمَاءُ الْمُبْغِضِينَ مِنْ أَعْدَائِهِ فَيَقُولَانِ لِي يَا أَحْمَدُ هَذَا مَبْغُضُكَ وَهَذَا مُحِبُّكَ فَأَدْفَعُهَا إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَيَحْكُمُ فِيهِمَا بِمَا يَرِيدُ فَوَالَّذِي قَسَمَ الْأَمْرَ زَاقُ لَا يَدْخُلُ مَبْغُضُهُ الْجَنَّةَ وَلَا مُحِبُّهُ النَّارَ أَبَدًا۔ اور جابر انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو جبرائیلؑ و میکائیلؑ کنبیوں کے دو کچھ میرے پاس لائیں گے ایک گچھا بہشت کی کنبیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنبیوں کا۔ بہشت کی کنبیوں کے اویس محمدؓ و علیؓ کے شیعہ مومنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور دوزخ کی کنبیوں پر اس سے یعنی علیؓ سے بغض رکھنے والے دشمنوں کے نام لکھے ہوں گے۔ اور وہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے اے احمدؓ یہ تمرا محب ہے اور یہ تیرا دشمن ہے ان دونوں کو علیؓ ابن ابی طالب کے حوالے کیجئے کہ وہ ان کے باب میں جو چاہیں حکم کریں اور یہ میں اس خدا کی قسم کھاتا ہوں جو رزقوں کا بانی ہے والا ہے کہ علیؓ اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہ کریں گے، اور اپنے محب کو ہرگز جہنم میں نہ بھیجیں گے۔

(۵) وَعَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لِعَلِيٍّ جَسِيكُ أَنْ لَيْسَ لِحَبِيكَ حَسْرَةٌ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَا وَحْشَةٌ فِي قَبْرِهِ وَلَا فَرْعٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَسْرُوقُ بْنُ عَائِشَةَ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ وہ علیؓ سے فرماتے تھے اے علیؓ تم کو یہی کافی ہے کہ تمہارے محب کو نہ تو اپنی موت کے وقت کچھ حسرت ہوگی اور نہ قبر میں اس کو کسی قسم کی وحشت ہوگی اور نہ قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اس کو لاحق ہوگا۔

(۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَسْتَخْفُوا بِشِيعَةِ عَلِيٍّ فَإِنَّ مَرَجِلَ مَنْصُورٍ لِيَشْفَعُ فِي مِثْلِ مَبِيعَةٍ وَمَضَى۔ اور جناب امیرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اے لوگو علیؓ کے شیعوں کو خفیہ و حقیر نہ سمجھو کیونکہ ان میں سے ایک شخص بنی ربیعہ دہنی مضر کے قبیلوں کے آدمیوں کی تعداد کے برابر گنہگاروں کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔

(۷) وعن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ علي وشيعته هم الفائزون يوم القيامة۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ ہی نجات و رستگاری پائیں گے۔

(۸) وعن علي المرتضى قال قال رسول الله ﷺ بشر شيعتك انا الشفيع لهم يوم القيامة وقت لا ينفع مال ولا بنون الا شفاعتي۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ اپنے شیعوں کو خوشخبری دو کہ قیامت کے دن جبکہ سوا میری شفاعت کے نہ مال کچھ نفع دے گا نہ اولاد میں ان کی شفاعت کروں گا۔

(۹) وعنه قال قال رسول الله ﷺ لي يا علي انك تفرغ باب الجنة فتدخلها بلا حساب۔ نیز اسی جناب سے مروی ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ تم بہشت کا دروازہ کھٹکھاؤ گے اور بے حساب اس میں داخل کرو گے۔

(۱۰) وعن النبي من كان آخر الكلام الصلوة علي وعلى علي يدخله ذلك الجنة۔ اور روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا آخری کلام مجھ پر اور علیؑ پر درود و سلام بھیجنا ہو گا وہ درود و سلام اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۱۱) وعن ابن عمر قال كنا نضلي مع النبي ﷺ فالتفت اليه فقال ايها الناس هذا اوليتكم بعدى في الدنيا والاخرة فاحفظوه يعني عليا۔ اور ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ بعد فراغت نماز آنحضرت ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو یہ یعنی علیؑ ابن ابی طالب میرے بعد دنیا اور آخرت میں تمہارا مالک و مختار ہے پس تم اس کے حقوق کی رعایت اور حفاظت کرنا۔

(۱۲) وعن جابر قال قال رسول الله ﷺ اول ثلثة في الاسلام مخالفة عليؑ۔ اور جابر انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ اسلام میں پہلا رخنہ حضرت علیؑ علیہ السلام کی مخالفت ہے۔

(۱۳) وعن علي قال قال رسول الله ﷺ لي يا علي لا يبعضك من الانصار الا من كان اصله يهوديا۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ انصار میں سے وہی شخص تم سے دشمنی رکھے گا جس کی

اصل یہودی ہوگی۔

(۱۴) وعن عمر ابن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ سابق ومقتصدنا نأبم وظالمنا مغفوراً۔ اور عمر ابن خطاب سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہم اہلبیت میں سے اسلام کی طرف، سبقت کرنے والا سب پر سبقت کرنے والا ہے (مدارج و مراتب میں)، اور ہمارا میانہ رو نجات پانے والا ہے۔ اور ہم میں سے جو کوئی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے وہ بخشا جائے گا۔

(۱۵) وعن علي المرتضى عليه السلام قال قال رسول الله ﷺ يا علي انت اخي و انت رفيق في الجنة۔ اور علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی تم میرے بھائی ہو اور جنت میں میرے رفیق ہو گے۔

(۱۶) وعن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ يا علي من اطاعني فقد اطاع الله ومن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاني فقد عصى الله ومن عصاك فقد عصاني۔ اور ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی سے فرمایا اے علی جس نے میری اطاعت کی اس نے البتہ اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے تمہاری اطاعت کی اس نے البتہ میری اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے البتہ اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے تمہاری نافرمانی کی اس نے البتہ میری نافرمانی کی۔

(۱۷) وعن عمران ابن الحصين قال قال رسول الله ﷺ سئلت ربی ان لا یدخل احدًا من اهل بیتی فی النار فاعطانیہا۔ اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت میں سے کسی کو جہنم میں نہ ڈالنا۔ پس خدا نے میری درخواست کو قبول فرمایا۔

(۱۸) وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ انهم مسؤونون عن ولایة علی کذا فی جواهر الاخبار۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ آنحضرت نے آیہ و قَعُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْنُوْنَ ہ اور ٹھیراؤ ان کو کہ ان سے سوال کیا جائے گا، کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ان سے ولایت علی ابن ابی طالب کی بابت سوال کیا جائے گا۔ کتاب جواهر الاخبار میں اسی طرح مرقوم ہے۔

(۱۹) عن فاطمة قالت ان ابی نظر الی علی وقال هذا شیعتہ فی الجنة۔

جناب فاطمہ زہراؑ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ اور اس کے شیعہ جنت میں جائیں گے۔

(۲۰) وعن عتبہ بن الانزہری عن یحییٰ بن عقیل قال سمعت علیاً یقول قال رسول اللہ ان اللہ امرنی ان امر و جک فاطمۃ علی خمس الدنیا او علی ما بعھا شک فید عتبہ فمن مشی علی الارض وهو ینقض فی الدنیا فالدنیا علیہ حرام ومشیہ فیہا حرام۔ اور عتبہ بن انزہری نے یحییٰ بن عقیل سے روایت کی ہے تیجی کہتا ہے کہ میں نے علیؑ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا ہے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنی بیٹی فاطمہؑ زہراؑ کو دنیا کے پانچویں حصے یا اس کے چوتھے حصے کے برابر تمہارے ساتھ بیاہ دوں پانچویں یا چوتھے حصے میں عتبہ (راوی) کو شک ہو گیا ہے کہ حضرتؑ نے پانچواں حصہ کیا یا چوتھا پس جو کوئی کہ زمین پر چلے اور وہ دنیا میں تم سے دشمنی رکھتا ہو، دنیا اس پر حرام ہے اور زمین پر چلنا بھی اس (بغض علیؑ) پر حرام ہے۔

المودة العاشرة فی عدد الاثمة الاطهار وان المهدی منہم دسویں موت ائمہ اطہار علیہم السلام کی تعداد کے بیان میں۔ اور اس امر کے بیان میں کہ مہدیؑ ہادی آخر الزمان ان ہی حضرات علیہم السلام میں سے ہیں۔

۱۔ عن الشعبي عن عمر بن قیس بن عبد اللہ قال کنا جلوساً فی حلقة فیہا عبد اللہ ابن مسعودؓ فجاء اعرابی فقال ایتکم عبد اللہ ابن مسعودؓ فقالوا عبد اللہ ابن مسعودؓ قال احدثکم نبیکم کہ یكون بعدہ من الخلفاء قال نعم اثنا عشر عدد نقباء بنی اسرائیل۔ شعبی نے عمر بن قیس بن عبد اللہ سے روایت کی ہے۔ عمر بن قیس بیان کرتا ہے کہ ہم آدمیوں کے ایک حلقہ میں بیٹھے کہ عبد اللہ ابن مسعودؓ اس حلقہ میں موجود تھا۔ ایک اعرابی نے وہاں آکر دریافت کیا کہ تم میں عبد اللہ ابن مسعودؓ کون ہے؟ عبد اللہ ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ میں ہوں عبد اللہ ابن مسعود۔ اعرابی بولا اے عبد اللہ کیا تمہارے پیغمبر نے تم سے بیان کیا ہے کہ اس (حضرتؑ) کے بعد کتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۲) وعن الشعبي عن المسروق قال بينما نحن عند عبد الله ابن مسعود نعرض عليه مصاحفنا اذ قال له قتي هل عهد اليكم نبيكم كما يكون من بعده خليفة قال انك لحديث السن وابن هذا شيء ما سئلتني احد قبلك نعر عهد الينا نبيتنا الله يكون بعده اثنا عشر خليفة بعد نقيبنا بنی اسرائیل۔ اور شعبی نے مسروق سے روایت کی ہے کہ ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور اپنے قرآن اس کو سنارہے تھے کہ اتنے میں ایک جوان نے اس سے پوچھا آیا تمہارے پیغمبر نے تم سے عہد کیا ہے کہ اس کے بعد اتنے خلیفہ ہوں گے؟ عبد اللہ نے جواب دیا کہ اے شخص تو نو عمر آدمی ہے۔ اور یہ ایسی بات ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے تجھ سے دریافت نہیں کی۔ ہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے عہد کیا ہے کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۳) وعن جرير عن اشعث عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله الخلفاء بعدى اثنا عشر كعد نقيبنا بنی اسرائیل۔ اور جریر نے اشعث سے اور اس نے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے بعد بنی اسرائیل کے نقیبوں کی تعداد کے موافق بارہ خلیفہ ہوں گے۔

(۴) وعن عبد الملك بن عمير عن جابر بن سمرة قال كنت مع ابی عند رسول الله فسمعت يقول بعدى اثنا عشر خليفة ثم اخفى صوته فقلت لا بى ما الذى اخفى صوته رسول الله قال قال كلهم من بنی ہاشم اور عبد الملك بن عمیر نے جابر بن سمرة سے روایت کی ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول خدا کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا کہ حضرتؐ فرماتے ہیں کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے۔ یہ فرما کر حضرتؐ نے اپنی آواز ہلکی کر دی۔ تب میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرتؐ نے آہستہ سے کیا کہا اُس نے جواب دیا کہ یہ فرمایا ہے کہ وہ سب خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہوں گے۔

(۵) وعن سداك ابن حرب مثل ذالك۔ اور سداك ابن حرب سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

(۶) وعن سلیم ابن قیس الہلالی عن سلمان الفارسی قال دخلت علی النبیؐ فاذا الحسن والحسین علی فخذیه وهو یقبل عینیہ ویقبل فاک ویقول انت سید ابن السید وانت امام ابن الامام وانت حجة ابن الحجة وانت ابو حجة تسعة من صلیک تاسعهم قائمهم۔ اور سلیم بن قیس ہلالی نے سلمان فارسی سے روایت کی ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسین علیہ السلام آنحضرتؐ کی رانوں پر بیٹھے ہیں اور آپؐ کبھی ان کی آنکھوں کے بوسے لیتے ہیں اور کبھی منہ کو چومتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ تو سیدؑ ہے اور سید کا بیٹا ہے۔ اور امامؑ ہے اور امام کا بیٹا ہے۔ اور حجتؑ خدا ہے اور حجت خدا کا بیٹا ہے۔ اور تو جتھلے خدا کا باپ ہے جو تیری پشت سے ہوں گے۔ کہ ان کا نواں ان کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا رعل اللہ فرمیں،

(۷) وعن اصبع بن نباتہ عن عبد اللہ بن عباسؓ قال سمعت رسول اللہؐ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ وتسعة من ولد الحسنؑ مطہرون معصومون۔ اور اصبع بن نباتہ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے کہ میں اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو امام جو اولاد حسینؑ سے ہوں گے، پاک و پاکیزہ اور گناہوں سے معصوم و محفوظ ہیں۔

(۸) وعن عبابہ ابن ربیع قال قال رسول اللہؐ انا سید النبیین وعلیؑ سید الوصیین وان الاوصیاء بعدی اثنا عشر اولہم علیؑ واکثرہم قائم المہدیؑ۔ اور عبابہ ابن ربیع سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں تمام پیغمبروں کا سردار ہوں اور علیؑ تمام اوصیاء کا سردار ہے۔ اور میرے بعد بارہ وصی ہوں گے ان میں سے اول علیؑ ہے اور آخری قائم آل محمدؐ مہدیؑ آخر الزما علیہ السلام ہیں۔

(۹) وعن علیؑ قال قال رسول اللہؐ من احب ان یرکب سفینۃ النجاة ویستمسک بالعروة الوثقی ویعتصم بحبل اللہ المتین فلیوال علیا بعدی ویعاد عدوہ ولیأتہ بالائمة المہداتۃ من ولده فانہم خلغائی وادعیاء وحبیب اللہ علی خلقہ بعدی وسادة امتی وقادة الاتقیاء الی الجنة حزبہم

حزبی۔ و حزبی حزب اللہ۔ و حزب اعدائہم حزب الشیطان۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی میں سوار ہو اور عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستے کو مضبوط کر کے پکڑے اور اللہ کی مضبوطی (جہل متین) کو ہاتھ میں تھامے۔ اس کو چاہئے کہ میرے بعد علیؑ سے دوستی رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی کرے۔ اور ہدایت کرنے والے اماموں کی جو اس کی اولاد میں ہوں گے، پیروی کرے۔ کیونکہ وہ معصومین علیہم السلام میرے جانشین اور میرے وصی اور میرے بعد خلق خدا کے اوپر جماعتیں ہیں۔ اور میری اُمت کے سردار اور جنت کی طرف پرہیزگاروں اور متقیوں کے رہبری کرنے والے ہیں۔ ان کا گروہ میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے۔ اور ان کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

(۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَقُومَ بَأَمْرًا مَتَى مَاجَلٌ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ يَبْلُغُ الْأَمْرَ عَدْلًا كَمَا مِلْتُ ظُلْمًا نِزَاجِي حُضْرَتٌ سَے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ دُنیا فنا نہ ہوگی جب تک کہ اولادِ حسینؑ علیہ السلام میں سے ایک شخص میری اُمت کا حاکم نہ ہو لے جو زمین کو عدل و انصاف سے پُر کرے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پُر ہو گئی ہوگی۔

(۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ اللَّيْلَةُ الَّتِي اخَذَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَى الْأَنْصَارِ بَيْعَةَ الْأُولَى فَقَالَ اخْذَتْ عَلَيْكُمْ يَمًا اخْذَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مِنْ قَبْلِي إِنْ تَحْفَظُونِي وَتَمْنَعُونِي عَمَّا تَمْنَعُونَ انْفُسَكُمْ وَتَمْنَعُوا عَلَيَّ إِنْ ابْنِ طَالِبٍ عَمَّا تَمْنَعُونَ انْفُسَكُمْ عَنْهُ وَتَحْفَظُونَهُ فَاتَّكَ الصَّدِّ الْأَكْبَرُ يَزِيدُ اللَّهُ دِينَكُمْ بِهِ وَإِنَّ اللَّهَ اعْطَى مُوسَى الْعَصَا وَابْرَاهِيمَ يَرْدُ النَّارِ وَعِيسَى الْكَلِمَاتِ الَّتِي كَانَ يُحْيِي بِهَا الْمَوْتِ وَاعْطَانِي هَذَا وَاشَارَ إِلَى عَلِيٍّ وَلِكُلِّ نَبِيٍّ آيَةٌ وَهَذَا آيَةُ مَارِي وَالْأُتَمَّةُ الطَّاهِرِينَ مِنْ وَلَدِهِ آيَاتُ مَارِي لَنْ تَخْلُوا الْأَمْزَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ مَا ابْقَى اللَّهُ أَحَدًا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَعَلَيْهِمْ تَقُومُ الْقِيَامَةُ۔ اور زید بن حارثہ غلامِ رسول خداؐ سے روایت ہے کہ جس رات آنحضرتؐ نے انصار سے پہلی بیعت لی تو فرمایا کہ میں نے تم سے اس عہد پر بیعت لی ہے جس عہد پر کہ پہلے پیغمبروں سے اللہ تعالیٰ نے بیعت لی تھی کہ جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں

کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے میری بھی حفاظت اور نگہداشت کرنا۔ اور جن چیزوں سے تم اپنے نفسوں کی حفاظت اور نگہداشت کرو ان سے علیؑ ابن ابی طالب کی حفاظت اور پاسداری کرنا۔ کیونکہ وہ صدیق اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سبب تمہارے دین کو زیادہ کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزہ عطا فرمایا، اور ابراہیمؑ علیہ السلام پر آگ کو ٹھنڈا کیا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو وہ کلمات عطا فرمائے جن کے ذریعہ سے وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور محمد کو یہ یعنی علیؑ عطا فرمایا اور علیؑ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اور ہر پیغمبر کے واسطے ایک نشانی (خدا کی طرف سے) ہوتی ہے اور یہ یعنی علیؑ میرے پروردگار کی نشانی ہے۔ اور آئمہ طاہرین علیہم السلام جو اس کی اولاد سے ہوں گے میرے پروردگار کی نشانیاں ہیں۔ جب تک کہ علیؑ کی اولاد میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ زمین میں باقی رکھے گا زمین ہرگز اہل ایمان سے خالی نہ ہوگی۔ اور انہی کی بنیاد پر قیامت قائم ہوگی (جب تک ان میں سے ایک باقی ہے دنیا فنا نہ ہوگی)۔

(۱۲) وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ان الله فتح هذا الدين بعليؑ فاذا مات عليؑ فسد الدين ولا يصلحه الا المهدى بعدة۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علیؑ کے سبب فتح و کشائش عطا کی ہے۔ جب علیؑ انتقال کر جائیں گے تو دین فاسد ہو جائے گا۔ اور مہدی ہادی علیہ السلام کے سوا جو علیؑ کے بعد ہوں گے، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا۔

(۱۳) وعن ابی ہریرہؓ قال قال رسول الله ولولم یبق من الذین الا یوماً واحداً لیبعث الله فیہ رجلاً من اهل بیت فی اقصیٰ یواطی اسمہ اسمی براق الحجین ویفتح قسطنطنیہ وجبل ویلہ ویروی هذا الخبر بطریق آخر و ذلک ولولم یبق من الذین الا یوماً واحداً الطول الله ذلک الیوم حتی یبعث رجلاً من اہلبیت یواطی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی روز باقی رہ جاوے تو بھی ضرور اللہ تعالیٰ اس دن میں میری اُمت میں میری اہلبیتؑ میں سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام ہوگا اور اس کی پیشانی چمکدار اور روشن ہوگی اور وہ قسطنطنیہ اور کوہستان دیلم کو فتح کرے گا۔ اور یہ

حدیث دوسرے طریق سے یوں وارد ہوئی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جاوے تو بھی اللہ تعالیٰ اُس دن کو لمبا کرے گا یہاں تک کہ میری اہلیت میں سے ایک شخص جس کا نام میرا نام ہوگا اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، مبعوث ہو۔ جو زمین کو عدل و انصاف سے بُر کرے گا جیسا کہ وہ اس کے مبعوث ہونے سے پیشتر ظلم و جور سے بُر ہو گئی ہوگی۔

(۱۴) وعن علی المرتضیٰ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الاثمۃ من ولیدی فمن اطاعہم فقد اطاع اللہ ومن عصاہم فقد عصی اللہ وہم عروۃ الوثقی وہم الوسیلۃ الی اللہ تعالیٰ۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ائمہ طاہرین میری اولاد میں سے ہوں گے۔ پس جس کسی نے ان کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور وہ حضرات علیہم السلام عروۃ الوثقیٰ یعنی مضبوط دستہ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجائے کے، وسیلے اور ذریعے ہیں۔

(۱۵) وعنه علیہ السلام قال قال رسول اللہ یخرجہ من جملۃ من نادوا بالنہر یقال لہ الحارث الحارث علی مقدمہ رجل یقال لہ منصور یطون او یمنکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ وجب علی کل مؤمن نصرة او قال اجابته۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ماوراء النہر سے ایک شخص خروج کرے گا جس کو حارث الحارث کہتے ہوں گے اس کے آگے ایک شخص منصور نام ہوگا جو آل محمد کو ایسی تمکین و وقت دے گا جیسی قریش نے رسول خدا کو تمکین و وقت دی۔ ہر ایک مومن پر اس کی امداد کرنا یا بروایت دیگر اس کے حکم کا ماننا واجب ہے۔

(۱۶) وعن ابی لیلی الاشعری قال قال رسول اللہ تمسکوا بطاعة ائمتکم فان طاعتہم طاعة اللہ ومعصیتہم معصیۃ اللہ۔ اور ابویلیٰ اشعری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے لوگو اپنے اماموں کی فرمانبرداری بختہ طور پر اختیار کرو کیونکہ ان کی فرمانبرداری عین خدا کی

فرمانبرداری ہے اور ان کی نافرمانی عین خدا کی نافرمانی ہے۔

(۱۷) وعن ابن عمر قال قال رسول الله الامام الضعيف ملعون ملعون يعني من يحتاج الى غيره في امور الدين - اور ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ضعیف امام یعنی ایسا امام جو دینی امور میں غیر کا محتاج ہو ملعون ہے۔

المودة الحادی عشر فی فضائل سیدة النساء فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گیارہویں مودت سیدۃ النساء فاطمہ زہراء دختر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں :-

(۱) عن عبد الله ابن عباس قال قال رسول الله لئن خلق الله آدم و حواء كانا يفتخران في الجنة فقالا ما خلق الله خلقا احسن منا فينما هما كذلك اذ مرايا صومرة جارية لها نور شعشعاني يكاد ضوءه يطفى الابصار و على راسها تاج وفي اذنها قرطان قالوا وما هذا الجارية قال هذه صومرة فاطمة بنت محمد سيد ولدك فقالوا وما هذا التاج على راسها قال هذا بعلمها على ابن ابى طالب قالوا وما هذا القرطان قال الحسن والحسين ابناها وجدك في غمض علمي قبل ان اخلقك بالفي عام - عبد الله ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و حوا کو پیدا کیا تو وہ دونوں جنت میں فخر کرتے تھے۔ آخر کار انہوں نے فخر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا۔ اسی اثنا میں ناگاہ انہوں نے ایک لڑکی کی صورت دیکھی کہ نور اس سے چمک رہا ہے اس کی روشنی آنکھوں کو بے نور کئے دیتی ہے۔ اور اس کے سر پر ایک تاج ہے اور اس کے کانوں میں دو گوشوارے ہیں۔ تب انہوں نے بارگاہ احدیت میں عرض کی اے پروردگار یہ لڑکی کون ہے؟ ارشاد ہوا کہ اے آدم و حوا - یہ فاطمہ کی صورت ہے جو محمد سرور اولاد آدم کی دختر ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی اور یہ تاج اس کے سر پر کیسا ہے؟ حکم ہوا یہ اس کا شوہر

گیارہویں مودت

علیؑ ابن ابی طالب ہے۔ پھر عرض کی اور یہ دو گوشوارے کیا چیز ہیں؟ فرمایا یہ حسنؑ اور حسینؑ اس کے بیٹے ہیں۔ اس کا وجود میرے علم پر شیدہ میں تمہارے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے موجود ہے۔

(۲) و عن علی المرتضیٰ قال قال رسول اللہ ان فاطمۃ احصنت فرجہا فحرمہا اللہ تعالیٰ وذرتہا علی الناس۔ اور علی مرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ پاکدامن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کی اولاد کو آتش جہنم کے اوپر حرام کیا۔

(۳) و عنہ قال قال رسول اللہ انما سُمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمہا و فطمہا من الناس۔ نیز جناب امیرؑ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لئے رکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اور اس کے محبوں کو آتش جہنم سے الگ کیا ہے۔

(۴) و عن جمیع ابن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فقالت عمتی لعائشۃ من کان احب النساء الی رسول اللہ قالت فاطمۃ قالت ومن الرجال قالت علیؑ ابن ابی طالب۔ اور جمیع بن عمیر بیان کرتا ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ بنی کے ہاں گیا۔ میری پھوپھی نے عائشہ سے پوچھا کہ رسول خداؐ کے نزدیک عورتوں میں سب سے زیادہ پیاری عورت کون تھی؟ جواب دیا کہ فاطمہؑ۔ پھر میری پھوپھی نے پوچھا اور مردوں میں سب سے زیادہ کس کو چاہتے تھے؟ جواب دیا کہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کو۔

(۵) و عن فاطمۃ قالت انہا نزلت النبیؐ فبسط لها ثوبا فاجلسہا علیہ ثم جاء ابنہا الحسنؑ فاجلسہ ثم جاء المحسنؑ فاجلسہ ثم جاء علیؑ فاجلسہ معہم ثم مضی الثوب علیہم ثم قال ھو لاء اہلبیتی وانا منهم اللهم ارض عنہم کما انا ارض عنہم۔ اور جناب فاطمہؑ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو گئی۔ حضرت نے میرے

لئے کپڑا بچھایا اور اس کے اوپر مجھے بٹھایا۔ پھر میرا فرزند حسن وہاں آیا۔ حضرت نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر حسین آیا۔ حضرت نے اس کو بھی بٹھایا۔ پھر علی آئے۔ حضرت نے ان کو بھی ہمارے ساتھ بٹھایا۔ پھر اس کپڑے کو ہم سب کے اوپر لپیٹا۔ پھر فرمایا یہ میرے اہلبیت ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔ اے خدا تو ان سے خوشنود و رضامند ہو جیسا کہ میں ان سے رضامند ہوں۔

(۶) وعن ابن عباس قال لما تزوج فاطمة من علي قالت يا رسول الله نرو جنتي من عائل لا مال له فقال لها النبي او ما ترضين ان يكون الله اطلع الى اهل الارض فاختمهم منهن رجلين احدهما ابوك والاخر بعلك۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کا نکاح علی علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس معصومہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے مجھ کو ایک محتاج شخص سے بیاہ دیا جس کے پاس کسی قسم کا مال موجود نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول خدا نے فرمایا اے فاطمہ اس پر راضی نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کو دیکھا اور ان میں سے دو شخصوں کو انتخاب کیا۔ ایک تو تیرا باپ ہے۔ اور دوسرا تیرا شوہر۔

(۷) وعن فاطمة قالت قال رسول الله اما ترضين ان تكوني سيدة نساء العالمين او نساء امتي۔ جناب فاطمہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول خدا نے مجھ سے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ جملہ عالم کی عورتوں کی یا بروایت دیگر میری امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

(۸) وعن ابی بريدۃ الاسلمی قال دخلت مع رسول الله علی فاطمة قال اما ترضين ان تكوني سيدة نساء هذا الامة کہا کان مريم بنت عمران سيدة نساء بنی اسرائیل۔ اور ابو بريدہ اسلمی بیان کرتا ہے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ فاطمہ کے پاس گیا۔ حضرت نے اُن سے فرمایا اے فاطمہ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ مریم دختر عمران بنی اسرائیل کی عورتوں کی سردار تھیں۔

(۹) وعن رسول الله وانما سميت فاطمة بالبتول لانها تبتلت من الحيض والنفس لان ذالك عيب في بنات الانبياء او قال نقصا۔ اور جناب رسالتکب سے مروی ہے کہ فاطمہ کا نام بتول اسی سبب سے ہوا ہے کہ وہ حیض و نفاس سے بالکل پاک ہے کیونکہ یہ حیض و نفاس کا آنا، پیغمبروں کی بیٹیوں میں عیب یا بروائے دیگر نقص ہے۔

(۱۰) وعن عائشة قالت قال رسول الله فاطمة بضعة مني من اذها فقد اذاني۔ اور عائشہ بی بی بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے۔ جس نے اس کو ایذا دی اُس نے ضرور مجھ کو ایذا دی۔

(۱۱) وعن ابی هريرة قال قال رسول الله اول من دخل الجنة فاطمة بنت محمد مثلها في هذه الامة مثل مريم بنت عمران في بني اسرائيل۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ فاطمہ دختر محمدؐ ہے۔ اس کی مثال اس امت میں ایسی ہے جیسے مریمؑ دختر عمران بنی اسرائیل میں۔

(۱۲) وعن علي المرتضى قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا كان يوم القيامة نادى مناد من وراء الحجب غَضُّوا ابصاركم حتى تجوز فاطمة بنت محمد على الصراط۔ اور علی المرتضیٰؑ نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی پردہ ہائے نور کے پیچھے سے آواز دے گا اے اہل بشر اپنی آنکھیں بند کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمدؐ صراط پر سے گزر جائیں۔

(۱۳) وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذا قدم من سفر قبل نحر فاطمة وقال منها اشمم رائحة الجنة۔ اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے تشریف لاتے تھے تو فاطمہؓ کا گلہ جوتے تھے اور فرماتے تھے میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ تاتى بنتی فاطمة يوم القيامة ومعها ثياب مصبوغة بالدماء تتعلق بقائمة من قوائم العرش تقول يا حکم اُحکم بينی وبين من قتل ولدی فيحکم الله لبنتی ومرت الکعبة۔ اور علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری بیٹی فاطمہ قیامت کے دن ایسے حال میں میدان قیامت میں آئے گی کہ اس کے ہمراہ بہت سے کپڑے ہوں گے جو لہو سے رنگین ہوں گے۔ اس وقت فاطمہ عرش کے ایک ستون کو پکڑ کر عرض کریں گی اے حکم الحاکمین میرے اور میرے فرزندوں کے قاتلوں کے درمیان حکم کر۔ قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔

(۱۵) وعنه عليه السلام ايضا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال اذا كان يوم القيامة نادى مناد من بطن العرش يا اهل القیمة اغضوا ابصارکم لتجوز فاطمة بنت محمد مع قميص مخضوب بدم الحسين فتحتوى على ساق العرش فتقول انت الجبار العدل اقض بينی وبين من قتل ولدی فيقضى الله بنتی ومرت الکعبة ثم تقول اللهم اشفعني فیمن بکی علی مصیبتہ فيشفعها الله فیهم۔ نیز جناب امیر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب روز قیامت ہوگا تو وسط عرش سے ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل عرش اپنی آنکھیں بند کر لو تاکہ فاطمہ و خیر محمد خون حسین سے رنگین شدہ قمیص کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے گزر جائے۔ پس فاطمہ سابق عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی اے اللہ تو جبار اور عادل ہے۔ میرے فرزند حسین کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم کر۔ پروردگار کعبہ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کے حق میں فیصلہ کرے گا۔ اس کے بعد فاطمہ عرض کریں گی کہ اے خدا جو لوگ میرے حسین کی مصیبت پر رونے ہیں مجھ کو ان کا شفیق مقرر کر۔ تب اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے حق میں شفیق کرے گا۔

(۱۶) وعن زید بن علی عن انس قال کان رسول الله صلى الله عليه

والہ وسلم یأتی ستۃ اشہر باب فاطمۃ عند صلوة الفجر فیقول
 الصلوة الصلوة یا اہلبیت النبوة ثلاث مرات انما یرید اللہ
 لیذهب عنکم الرجس اہل البیت ویروی ہذا الخبر یا سائدا
 من ثلثمائة من اصحابہ منهم من قال ثمانیۃ اشہر ومنہم من
 قال تسعة اشہر ومنہم من قال عشرۃ اشہر۔ اور زید ابن علیؑ نے اس
 سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح کے وقت فاطمہؑ زہرا
 کے دروازے پر پچھ ماہ (علی التواتر) تشریف لاتے تھے اور تین بار فرماتے تھے
 اے اہلبیت بوقت الصلوة الصلوة (نماز پڑھو) خدا یہی ارادہ کرتا ہے کہ اے اہلبیت
 تم سے ناپاکی اور پلیدی کو دور کرے اور تم کو پاک کر دے جو پاک کرنے کا حق
 ہے۔ اور یہ حدیث تین سو صحابہ سے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہے
 ان میں سے بعض نے آٹھ مہینے بیان کئے ہیں بعض نے نو مہینے اور بعض نے
 دس مہینے۔

المودة الثانية عشر فی فضائل اہلبیت معاملة نریادة علی مامر

بارہویں مودت تمام اہلبیت علیہم السلام کے فضائل میں گزشتہ فضائل کے ماسوا۔
 (۱) عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ علیکم بعلیؑ فان الشمس
 عن یمینہ والقمر عن یسارہ قلنا یا رسول اللہ وما ہما قال
 الحسن والحسینؑ وابوہما ضیاء الدنیا وامامہما بدرا الدنیا۔ ابن عباسؓ
 بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے صحابہ سے فرمایا اے صحابہ علیؑ کی متابعت تم پر واجب
 ہے کیونکہ آفتاب اس کے دائیں طرف ہے اور چاند اس کے بائیں طرف۔ ابن عباسؓ
 کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ وہ چاند اور سورج کیا ہیں؟ فرمایا وہ حسنؑ اور
 حسینؑ ہیں اور ان دونوں کا باپ دنیا کی روشنی ہے اور ان کی ماں شب تاریک
 میں بدرِ کامل کی مانند ہے۔

(۲) وعنہ قال قال رسول اللہ علیؑ وفاطمۃ والحسن والحسینؑ الی
 یوم القيامة اہلی۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ

اور فاطمہ اور حسن اور حسینؑ روز قیامت تک میرے اہلبیت ہیں۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ان ملکاً من السماء علم یزیری فاستاذن اللہ فی امری ارقی فبشرنی الی یوم القیمة واخبرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء اهل الجنة والحسن والحسین سید شباب اهل الجنة اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ جس نے اس سے پہلے مجھ کو نہ دیکھا تھا، اللہ سے اجازت لے کر میری ملاقات کو آیا۔ اور روز قیامت تک کی بشارتیں مجھ کو پہنچائیں۔ اور مجھ کو خبر دی کہ فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسینؑ بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

(۴) وعن ابن عباسؓ قال لما نزلت هذه الآية قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ قُلْنَا يَا رَسُولُ اللَّهِ مَنْ قَرَابَتِكَ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْنا مودةً قال علیؑ وفاطمۃ وانا هما ثلث مرات۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آیہ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ (یعنی اے محمدؐ اپنی امت سے) کہہ دے کہ میں اس پیغمبرؐ کی دوستی کے سوا اور کچھ تم سے نہیں چاہتا کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھنا، نازل ہوئی تو ہم (اصحاب رسولؐ) اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ وہ آپ کے قریبی رشتہ دار کون ہیں جن کی دوستی اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے؟ حضرت نے جواب دیا کہ وہ علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام ہیں۔ اور تین بار اس کو دہرایا۔

(۵) وعن ابی ہریرۃ قال نظر رسول اللہ الی علیؑ وفاطمۃ والحسن والحسین قال انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن ساءلکم۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ وفاطمہؑ و حسن و حسینؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ جو کوئی تم سے لڑے میں بھی اس سے لڑتا ہوں اور جو تم سے صلح رکھے میں بھی اس سے صلح رکھتا ہوں۔

(۶) وعن معاذ قال قال رسول اللہ ان اللہ طهر قلوبنا من الذنوب بالصلم فی رؤسہم وانا وعلیؑ منهم وفي نسخة اخرى ان اللہ طهر

قَوْمًا مِنَ الذَّنُوبِ وَتَاجَ الْإِيْمَانِ يَضِيُّ فِي مَرُؤْسِهِمْ وَأَنَا وَاعِلٌ مِنْهُمْ —
اور معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو اصلي بنا کر (ان کے سر کے اگلے حصے پر بال نہ اگا کر) ان کو گناہوں سے پاک کیا ہے۔ اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔ ترجمہ نسخہ دوم کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو گناہوں سے پاک کیا ہے اور ایمان کا تاج ان کے سروں پر چمکتا ہے اور میں اور علیؑ ان میں سے ہیں۔

(۷)، وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَبُوهُمَا خَيْرُ مَنْتَهَمَا۔ اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب سائمتاب نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں بہشت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ اور ان کا باپ ان دونوں سے بہتر ہے۔

(۸)، وَعَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ جِئْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّكْرَاتِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَقُلْتُ وَمَنْ تَهْمَا شَيْئًا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُودِي وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جِرَاقِي وَجُودِي۔ اور جناب فاطمہ سے روایت ہے کہ میں حسنؑ اور حسینؑ کو ساتھ لے کر اس شدت مرض کے وقت جس میں حضرت نے وفات پائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ان دونوں کو کوئی چیز ورثہ میں عطا فرمائیے۔ تب آنحضرت نے فرمایا کہ حسنؑ کے واسطے تو میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسینؑ کے لئے میری جرأت اور سخاوت۔

(۹)، وَعَنْ ابْنِ السَّعِيدِ الْخُدَشِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ أَحَبَّ حُرْمَاتٍ ثَلَاثَ مَنْ حَفِظَهَا حَفِظَهُ اللَّهُ أَمْرَ دِينِهِ وَدُنْيَاةٍ وَمَنْ لَمْ يَحْفَظْهَا لَمْ يَحْفَظْ اللَّهَ لَهُ شَيْئًا حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ وَحُرْمَتِي وَحُرْمَةُ أَهْلِ بَيْتِي۔ اور ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی تین حرمتیں ہیں یا بروایت دیگر اللہ تین حرمتوں کو دوست رکھتا ہے۔ جو کوئی ان تینوں حرمتوں کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے

دین اور دُنیا کے کام کی حفاظت کرتا ہے۔ اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کسی شے کی بھی حفاظت نہیں کرتا۔ وہ تینوں حرمتیں یہ ہیں :- (۱) اسلام کی حرمت، (۲) میری حرمت، (۳) میرے اہلبیت علیہم السلام کی حرمت۔

(۱۰) وعن امیر المؤمنین علیؑ قال قال رسول اللہ الولد مایحانة و مایحانتای الحسن والحسین۔ امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹا ایک خوشبودار پھول ہوتا ہے اور میرے دو خوشبودار پھول حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(۱۱) وعنه قال قال رسول اللہ اشتد غضب اللہ وغضب رسولہ علی من احتقر ذمیرتی و اذانی فی عترتی۔ نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا ہے کہ اللہ کا غضب اور اس کے رسول کا غضب اُس شخص پر نہایت شدید ہے جو میری ذریت کی حقارت کرے اور مجھ کو میری اولاد کے باب میں ایذا پہنچائے۔

(۱۲) وعنه قال قال رسول اللہ الولد لظالم اہلبیتی عذابہم مع المنافقین فی الدنیا و الاصل من النار۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میری اہلبیت پر ظلم کرنے والوں کے لئے عذاب ویل ہے۔ ان کو منافقوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے کے درجے میں عذاب دیا جائے گا۔

(۱۳) وعن فاطمة قالت قال رسول اللہ کل بنی آدم ینتسبون الی عصبۃ ابیہم الاولاد فاطمة فاتی انا ابوہم وانا عصبہم۔ اور حضرت فاطمہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ تمام بنی آدم اپنے باپ کے قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوا اولاد فاطمہ کے کہ میں ان کا باپ ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ (قربدار پدری) ہوں۔

(۱۴) وعن علیؑ قال قال رسول اللہ أمرت ان أسی ابنی ہذین حسناً وحسیناً۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ

خدا نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسنؑ اور حسینؑ رکھوں۔
 ۱۵، وعن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ وھو اخذ باب الکعبۃ ویقول
 ایھا الناس من عرفنی عرفنی ومن لم یعرفنی فانا أعرفہ فانا ابو ذر سمعت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول مثل اہلبیت فیکم کمثل سفینۃ
 نوحؑ من مہکھا فحی ومن تخلف عنہا غرق۔ اور ابو ذر غفاریؓ کعبہ کا دروازہ ہاتھ
 میں پکڑے کہہ رہے تھے اے لوگو جو کوئی مجھ کو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے۔ اور جو کوئی نہیں
 پہچانتا میں اس کو اپنی پہچان کرانا ہوں۔ میں ابو ذرؓ ہوں۔ میں نے رسول خداؐ سے سنا ہے
 کہ فرماتے تھے میرے اہلبیتؑ کی مثال تمہارے درمیان کشتی نوحؑ کی سی ہے کہ جو کوئی
 اس کشتی نوحؑ پر سوار ہوا اس نے طوفان میں غرق ہونے سے، نجات پائی۔ اور جس نے
 اس سے روگردانی کی وہ غرق ہوا۔ (اسی طرح جو کوئی اس کشتی اہلبیت میں سوار ہوگا یعنی
 ان کی متابعت کرے گا وہ دریائے ضلالت میں ڈوبنے سے نجات پائے گا اور جو کوئی ان
 کی مخالفت کرے گا وہ بحر ضلالت میں ڈوب جائے گا،

۱۶، وعن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارون ابنیہ
 شبراً و شبیراً و علیؑ سماھا حسناً و حسیناً۔ اور سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ
 حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر اور شبیر رکھے
 تھے اور علیؑ نے ان دونوں یعنی اپنے بیٹوں کے نام راہی کے ناموں کے ترجمہ عربی کے
 موافق، حسنؑ اور حسینؑ رکھے ہیں۔

۱۷، عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسنؑ و
 الحسینؑ یوم القیمۃ عن جنبی عرش الرحمن بمنزلۃ الشفیعین من
 الوجہ۔ اور علیؑ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا ہے کہ حسنؑ اور حسینؑ قیامت کے دن عرش خدا کے دونوں طرف اس طرح
 موجود ہوں گے جیسے منہ کے دونوں طرف دو گوشوارے ہوتے ہیں۔

۱۸، وعندہ قال الحسنؑ اشبہ لرسول اللہ ما بین الصدر الی الرأس
 والحسینؑ اشبہ لرسول اللہ ما کان اسفل من ذالک۔ نیز جناب امیر علیہ السلام
 فرماتے ہیں کہ حسنؑ سینے سے لے کر سر تک رسول خداؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں اور حسینؑ سینے

سے نیچے کے حصے میں آنحضرتؐ سے زیادہ تر مشابہ ہیں۔

(۱۹) وعن عمران بن الحصین قال قال رسول الله ﷺ انظر الى علي عبادۃ او

عمران ابن حصین سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔

(۲۰) وعن عائشۃ قالت قال رسول الله ﷺ اذکرو علی عبادۃ۔ اور عائشہ بی بیؓ

سے روایت ہے کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

(۲۱) وعن الحسینؑ قال قال رسول الله ﷺ لی یا بنی ائتک لکبدی طوبی

لن احبک واحب ذنریتک فالویل لقاتلک یوم الجزاء۔ اور امام حسین علیہ السلام

سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے میرے

فرزند! تم بے شک میرا جگر ہو۔ بہت اچھا حال ہے اُس شخص کا جو تم کو دوست رکھے اور

تمہاری ذریت (اولاد) کو دوست رکھے۔ اور قیامت کے دن تمہارے قاتل کو بہت

سخت عذاب ہوگا۔

(۲۲) وعن علیؑ قال قال رسول الله ﷺ شر هذه الامة ویتبرء

الله منهم ومن ولدہم وممن ینکفر بی۔ اور جناب امیر علیہ السلام جناب رسالتؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ کو وہ شخص قتل کرے گا جو اس میری

اُمت میں سب سے زیادہ بدتر ہوگا۔ اور اللہ ان قاتلوں سے اور ان کی اولاد سے

اور میری نبوت کے منکروں سے بیزار ہے۔

(۲۳) وعنه قال قال رسول الله ﷺ ان قاتل الحسینؑ فی تابوت من النار

علیہ نصف عذاب اهل النار وقد شدیداہ ورجلاہ من سلاسل من نار

فیکب فی النار حتی یقع فی نار جہنم ولہ مریح یتعوذ اهل النار الی مریح

من شدۃ نین مریحہ وهو فیما خالذ فی العذاب الالیم کلما نضج جلدہ

شد اللہ علیہ الجلود حتی یدق العذاب الالیم لا یغتر ساعة ویسقی مر

حمیم جہنم فالویل لہ من عذاب اللہ۔ نیز جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حسینؑ کا قاتل آگ کے ایک تابوت میں ہوگا۔ تمام

دوزخیوں کا آدھا عذاب اس (اکیلے) پر ہوگا اور اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں

آگ کی زنجیروں میں جکڑے ہوں گے اور اس کو جہنم میں اوندھے منہ گرایا جائے گا یا ہاتھ

کہ قعر جہنم میں جا پڑے گا۔ اور اس سے ایسی بوکھڑائی کی کہ تمام دوزخی اس کے نہایت سڑی ہوئی اور سخت گندیدہ ہونے کی وجہ سے اپنے پروردگار سے پناہ مانگیں گے۔ اور وہ (قاتل حسینؑ) آتش دوزخ میں ہمیشہ تک عذاب دردناک میں مبتلا رہے گا۔ جب اس کے جسم کا پوست جل بھن جائے گا تو خدا اس کے اوپر اور پوست مضبوط کر دے گا تاکہ عذاب دردناک کی چاشنی چکھے جو ایک ساعت بھی مدہم اور سُست نہ ہوگا۔ اور جہنم کا گرم پانی اس کو پلایا جائے گا۔ پس عذاب خدا سے ذیل کا عذاب اس کے لئے ہوگا۔

(۲۴) وعن ابن عمرؓ سئلہ ما جلّ عن دم البعوضة فقال من انت قال من اهل العراق قال انظروا الى هذا يسئلني عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله وقد سمعته يقول هباً ما يحانتا من الدنيا۔ مرواه ابو نعیم۔ حافظ ابو نعیم نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے کہ ابن عمرؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ (حالت احرام میں) مچھر کے مارنے کا کیا حکم ہے۔ ابن عمرؓ نے اس سے پوچھا تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں عراق کا باشندہ ہوں۔ ابن عمرؓ نے حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر کہا اس شخص کو دیکھو کہ یہ مجھ سے مچھر کے خون کا حکم دریافت کرتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے فرزند رسول خدا کو قتل کر ڈالا ہے۔ اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ یہ دونوں (حسنؑ اور حسینؑ) دنیا سے میرے دو خوشبودار بچھول ہیں۔

(۲۵) وعن شہر ابن جوشب قال سمعت ام سلمة حين جاء نبي الحسين لعنت اهل العراق وقالت قتلوه قتلهم الله عز وجل ما عزوه وذلوه لعنهم الله مروى باسناد مسلسل الى ابی نعیم۔ حافظ ابو نعیم نے اپنی اسناد مسلسل سے شہر بن جوشب سے روایت کی ہے کہ جب ام سلمہؓ زوجہ رسول خدا کو حسینؑ کے قتل ہونے کی خبر پہنچی تو میں نے سنا کہ انہوں نے اہل عراق پر لعنت کی اور فرمایا کہ اہل عراق نے حسینؑ کو قتل کیا خدائے بزرگ اور برتر ان ملعونوں کو ہلاک کرے ان مردودوں نے اس حسینؑ کی عزت نہ کی اور اس کو ذلیل کیا۔ خدا ان ملعونوں پر لعنت کرے۔

المودة الثالثة عشر في فضائل خديجة وفاطمة ومحبة

اہل البیت و ثواب محبتیہم و مرفعتہ درجاتہم و نکال مبعضیہم تیرہویں مودت حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ اور فاطمہ زہراؓ کے فضائل اور اہلبیتؑ کی محبت اور ان کے مجتوں کے ثواب اور ان کے درجات کی بلندی اور ان کے دشمنوں کے عذاب و نکال کے بیان میں۔

۱ عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت كان رسول الله لا يكاد يخرج من البيت حتى يذكر خديجة فيحسن عليها الثناء فذكرها يوم ما فادركتني الغيرة فقلت هل كانت الا عجونا اقد ايد لك الله خيرا منها فغضب النبي حتى رايت مقدم شعرك يهتز من الغضب فقال لا والله ما اخلفني الله خيرا امتها امنت لي اذا كفر الناس وصدقتني اذا كذبني الناس وواستنتي بها اذا حرمني الناس وبرزقني الله باولادها دون النساء من غيرها قالت عائشة فقلت في نفسي لا اذكرها بسوء ابدا - شعبي نے مسروق سے اور اس نے عائشہ سے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گھر سے باہر تشریف نہ لے جاتے تھے جب تک کہ خدیجہؓ کا ذکر نہ کر لیں اور خوب طرح ان کی تعریف نہ فرمائیں الغرض ایک دن حضرت نے ان کا ذکر فرمایا۔ یہ سن کر مجھ کو غیرت لاحق ہوئی اور میں نے عرض کی۔ وہ فقط ایک بڑھیا عورت تھی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض میں اس سے بہتر زوجہ آپ کو عنایت فرمائی ہے۔ میرا یہ کلام سن کر حضرت نہایت غضبناک ہوئے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ غصے کے مارے آپ کے بالوں کے سرے ہلنے لگے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد اس سے بہتر زوجہ مجھ کو عطا نہیں کی۔ وہ اس وقت مجھ پر ایمان لائی جبکہ تمام لوگ میری نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اور اس نے اس وقت میری تصدیق کی جبکہ تمام لوگوں نے میری تکذیب کی تھی۔ (مجھ کو ٹھٹھلاتے تھے)۔ اور اس نے اس وقت اپنے مال سے میری غزاری اور ہمدردی کی جبکہ تمام لوگوں نے مجھ کو محروم کر رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے صرف اسی سے مجھ کو اولاد عطا فرمائی ہے اور کسی عورت سے نہیں عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت کا یہ ارشاد سن کر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب میں کبھی اس کو بُرائی سے یاد نہ کروں گی۔

۲ وعن مهاجر بن ميمون عن فاطمة عليها السلام قالت قلت لابي صلى الله

علیہ والہ وسلم این اُمنّا خدیجۃ قال بیبت من قصب لا لغوب فیہ ولا نصب بین مریم و اسیۃ امراؤ فرعون قلت اُمن ہذا العصب قال لا بل العصب المنظوم بالذہر والیاقوت۔ اور ہاجر بن میمون سے روایت ہے کہ جناب فاطمہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میری ماں خدیجۃ الکبریٰ (جنت میں) کہاں ہیں؟ فرمایا سرکنڈے کے ایک گھر میں کہ تکان اور سختی اس گھر میں ذرا معلوم نہیں ہوتی۔ اور حضرت مریمؑ اور اسیۃ زن فرعون کے گھروں کے درمیان ہے میں نے عرض کی کہ (اے پدر عالی مقدار) کیا وہ گھر اس دیوی سرکنڈے کا بنا ہوا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ اُس سرکنڈے میں موتی اور یاقوت پروئے ہوئے ہیں۔

۵۳ وعن انس قال قال رسول اللہ خیر نساء العالمین ام ربکم۔ مریم بنت عمران و اسیۃ بنت مزاحم و خدیجۃ بنت خویلد و فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ چار عورتیں تمام عالم کی عورتوں سے بہتر ہیں: مریمؑ دختر عمران؛ اسیۃؑ دختر مزاحم، خدیجۃؑ دختر خویلد، فاطمہؑ دختر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۵۴ وعن عباد بن سعد قال قال رسول اللہ فضلت علی نساء النبیؐ کما فضلت مریمؑ علی نساء العالمین۔ اور عباد بن سعد سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خدیجۃ الکبریٰ کو میری تمام بیویوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے مریمؑ بنت عمران کو تمام عالم کی عورتوں پر فضیلت ہے۔

۵۵ وعن الامام جعفر الصادق عن ابائہ علیہم السلام عن علیؑ قال نزل جبرئیل علی رسول اللہ فقال یا رسول اللہ ان ربک یقرء علیک السلام و یقول اتی قد حرمت القمار علی صلب انزلک و بطن حملک و حجر کفک۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام کی زبانی جناب امیر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کو بد و کار بعد نفعہ درود و سلام ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش جہنم کو اُس پشت پر حرام کر دیا ہے جس نے تم کو اتارا۔ اور اُس شکم پر جس نے تم کو اٹھایا۔ اور اس گود پر جس نے تمہاری کفالت کی یعنی پرورش کیا۔

یعنی آپ کے والد اور والدہ اور چچا ابوطالب جنتی ہیں،

۶۔ وعن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله من اراد التوكل فليحب اهلبيتي ومن اراد ان ينجو من عذاب القبر فليحب اهلبيتي ومن اراد الحكمة فليحب اهلبيتي ومن اراد دخول الجنة بغير حساب فليحب اهلبيتي فوالله ما احبهم احدا الا سرهم في الدنيا وفي الآخرة۔ اور نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی توکل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی عذاب قبر سے نجات پانا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی علم و حکمت حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ اور جو کوئی چاہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہو اس کو چاہئے کہ میری اہلبیتؑ کو دوست رکھے۔ خدا کی قسم جو کوئی ان کو دوست رکھے گا وہ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھائے گا۔

۷۔ وعن زاذان عن سلمان قال قال رسول الله يا سلمان من احب فاطمة بنتي فموفي الجنة معي ومن ابغضها فموفي النار يا سلمان حب فاطمة ينفع في مائة من المواطن السرا ذالك المواطن الموت والعبر والميزان والصراط والمآب فمن رضيت عنه بنتي فاطمة رضيت عنه ومن رضيت عنه رضيت الله تعالى عنه۔ ومن غضبت بنتي فاطمة عليه غضبت عليه ومن غضبت عليه غضب الله عليه۔ يا سلمان ويل لمن يظلمها ويظلم بعلمها عليناً وويل لمن يظلم ذمتها وويل لمن يظلمها۔ اور زاذان نے سلمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے مجھ سے فرمایا اے سلمانؓ جو کوئی میری بیٹی فاطمہؑ کے ساتھ محبت رکھے وہ بہشت میں میرے ہمراہ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے وہ جہنم میں جائے گا۔ اے سلمانؓ! فاطمہؑ کی دوستی توجہ نفع پہنچاتی ہے کہ ان جگہوں میں سے زیادہ تر سہل مقامات موت اور قبر اور میزان اور صراط اور حساب قیامت ہیں۔ پس جس شخص سے کہ میری بیٹی فاطمہؑ خوش ہوگی میں بھی اس سے خوش ہوں گا۔ اور جس سے میں خوش ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے خوش ہے۔ اور جس کسی سے میری بیٹی فاطمہؑ ناراض ہے میں بھی اس سے ناراض ہوں، اور جس سے میں ناراض ہوں اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض اور غضبناک ہے۔ اے سلمانؓ! وہ

اُس شخص پر جو اس پر ظلم کرے اور اس کے شوہر علی پر ظلم کرے۔ اور وائے ہو اس شخص پر جو ان دونوں کی اولاد اور ان کے شیعہوں پر ظلم کرے۔

۵. وعن المقداد بن الاسود قال قال رسول الله معرفة آل محمد بركة من انما وحب آل محمد جواراً على الصراط والولاية لآل محمد امان من العذاب. او مقدار بن اسود سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ آل محمدؑ کی معرفت آتش دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہے۔ اور آل محمدؑ کی دوستی صراط پر عبور کرنے کا پروانہ ہے۔ اور آل محمدؑ کی ولایت کا قبول کرنا عذاب خدا سے امن پانے کا باعث ہے۔

۶. وعن جریر ابن عبد الله الجلی قال قال رسول الله من مات على حب آل محمد مات شهيداً ومن مات على حب آل محمد مات مغفوراً له الا ومن مات على حب آل محمد فيفقد في قبره بابان من الجنة الا ومن مات على حب آل محمد بشركة ملك الموت بالجنة ثم منكر ونكير الا ومن مات على حب آل محمد يزف الى الجنة كما تزف العروس الى بيت زوجها الا ومن مات على حب آل محمد مات تائباً الا ومن مات على حب آل محمد جعل الله نواقره ملكة الرحمة الا ومن مات على حب آل محمد مات على السنة والجماعة الا ومن مات على حب آل محمد مات مومنًا مستكمل الايمان الا ومن مات على بغض آل محمد جاء يوم القيمة مكتوب بين عينيهِ اثنان من رحمة الله الا ومن مات على بغض آل محمد لم يشتم راحة الجنة الا ومن مات على بغض آل محمد مات كافراً۔ اور جریر بن عبد اللہ بخلی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (اے صحابہ) آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ شہید مرے گا۔ اور جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ بخشنا ہوا مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا اس کی قبر میں جنت کے دو دروازے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا اس کو ملک الموت مرتے وقت بہشت کی بشارت دے گا پھر قبر میں منکر و نكير فرزند جنت سنائیں گے۔ آگاہ ہو جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ اس طرح باساز و سامان جنت کی طرف جائے گا جس طرح تازہ دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمدؑ پر مرے گا وہ توبہ کر کے مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمدؑ

پر مرے گا۔ اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو اس کی قبر کے زوار بنائے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ سنت نبوی اور جماعت ایمانی پر مرے گا۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی محبت آل محمد پر مرے گا وہ کامل ایمان مرے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا :- اَیْسٌ مِنْ مَرَحْمَةِ اللّٰهِ - یعنی یہ رحمت خدا سے ناامید ہے۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ بہشت کی بُو تک بھی نہ سونگھے گا۔ آگاہ ہو جو کوئی بغض و عداوت آل محمد پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔

ثَنَا وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعِيدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَعَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ اخِي وَمَنْ فِي الْأَرْضِ عَنْصَرًا وَشَرْفًا وَكُرْمًا وَفِي نَسْخَةِ أُخْرَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ بَعِيدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَعَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مَنِيَّ وَأَنَا مَنِيَّ عَلَى فَمَنْ تَابَاةً بَعْدِي - أَوْ فَمَنْ يَأْتِنِي بَغِيرَةً أَوْ فَمَنْ جَفَاةً فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ جَفَانِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبِّي - يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ كِتَابَنَا مَبِينًا وَأَمَرَنِي أَنْ آيَتِنَ لِلنَّاسِ مَا أَنْزَلَ إِلَيْهِمْ مَا أَخْلَا عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَحْتِجْ إِلَى بَيَانٍ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ فَصَاحَتَهُ كَفَصَاحَتِي وَدَرَايَتَهُ كَدَرَايَتِي وَلَوْ كَانَ الْحَكَمُ رَجُلًا لَكَانَ عَلِيًّا وَلَوْ كَانَ الْعَقْلُ رَجُلًا لَكَانَ الْحَسَنُ وَلَوْ كَانَ النِّسَاءُ رَجُلًا لَكَانَ الْحُسَيْنُ وَلَوْ كَانَ الْحَسَنُ شَخْصًا لَكَانَ فَاطِمَةُ بِنْتُ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ عَنْصَرًا وَشَرْفًا وَكُرْمًا - اور عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا اے عبد الرحمن تم لوگ میرے اصحاب ہو اور علی ابن ابی طالب میرا بھائی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں پس وہ میرے علم کا دروازہ اور میرا وصی ہے - اور وہ اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہی ایسے لوگ ہیں جو وجود غرضی اور شرافت اور کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں -

یہ ترجمہ نسخہ اقول کے مطابق کیا گیا جس کو صاحب نیب بیع المودت نے اپنی کتاب نیب بیع المودت میں نقل کیا ہے مگر اور کتابوں میں جو الگ موجود ہیں - یہ حدیث بہت طولانی ہے

جس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ مترجم،

ترجمہ نسخہ دوم: عکرم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا اے عبد الرحمن یہ لوگ میرے اصحاب ہیں۔ اور علیؓ ابن ابی طالبؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ پس جو کوئی میرے بعد اس سے منحرف ہوگا یا بروایت دیگر جو کوئی اس کے بغیر یعنی اس کی ولایت کے بغیر میرے پاس آئے گا یا بروایت دیگر جس نے اس پر ظلم کیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ یا بروایت دیگر جس نے علیؓ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی۔ اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس پر میرے پروردگار کی لعنت ہے۔ اے عبد الرحمن اللہ نے اوتھدا کو بیان کرنے والی کتاب نازل کی اور مجھ کو حکم دیا کہ میں لوگوں پر ظاہر کر دوں جو کچھ کہ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے سو اے علیؓ ابن ابی طالبؓ کے۔ کیونکہ اس کو کسی بیان اور اظہار کی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فصاحت میری فصاحت جیسی، اور اس کی درایت (سمجھ) میری درایت کی سی بنائی ہے۔ اور اگر مثلاً علم (بر و باری و محل) ایک محترم ہو کر ایک مرد بن جاتا تو علیؓ ہوتا۔ اور اگر عقل ایک شخص بن جاتا تو حسنؓ ہوتا۔ اور اگر سخاوت ایک شخص ہوتا تو حسینؓ ہوتا۔ اور اگر حسنؓ (خوبصورتی) ایک شخص ہوتا تو میری بیٹی فاطمہؓ ہوتی۔ جو وجودِ عنصری اور شرافت و کرامت میں تمام اہل زمین سے بہتر ہیں۔

۱۱ وعن موسیٰ بن علی القریشی عن قنبر عن بلال بن حماسة قال طلع علينا النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم ووجهه مشرق كدائرة القمر فقام عبد الرحمن بن عوف فقال يا رسول الله ما هذا النور فقال بشاراة اتقنى من رأتى في اخي وابن عمي عليؓ و بنتي فاطمة ان الله نزلهم علينا فاطمة وامرهم ضوان خاتمن الجنان فيهن بالزينة والنور فهز شجرة طوبى فحملت دقا قاعني صكا كابدو محبي اهليتي وانشاء من تحتها ملئكة من نور و دفع الى كل ملك صكا فاذا استوت القيامة باهلها نادى الملكة الى الخلائق فلا يبقى محب الادفعت اليه صكا فية فكاك من النار و في نسخة اخرى الا وقعت في يدك و مرقة فيها صك وفيه نجات من النار، فاحي وابن عمي و بنتي فكاك رقاب الرجال والنساء من امتي من النار۔ اور موسیٰ بن علی قریشی نے قنبر سے اور اس نے بلال بن حماسہ سے روا

کی ہے۔ بلال کہتا ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کا چہرہ انور چاند کے گھیرے کی طرح چمک رہا تھا۔ عبدالرحمن بن عوف نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ روشنی آپ کے چہرہ انور پر کیسی ہے؟ فرمایا میرے پروردگار کی طرف سے میرے بھائی اور ابن عم علی ابن ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہ کے بارے میں ایک خوشخبری میرے پاس آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علیؑ کا نکاح فاطمہؑ سے کیا۔ اور رضوانِ خازنِ جنت کو حکم دیا کہ جنت کو آراستہ کرے پھر رضوان نے درختِ طوبیٰ کو حرکت دی اور وہ میری اہلبیت کے دوستوں کی شمار کے موافق پر دونوں سے بارور ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے نیچے نور کے فرشتے پیدا کئے اور ہر ایک فرشتے کو ایک پروانہ عطا فرمایا۔ پس جب قیامت ہوگی اور اہل قیامت محسوس ہوں گے تو وہ فرشتے مخلوقات کو پکاریں گے پس ہر ایک محبتِ اہلبیت کو ایک پروانہ مل جائے گا جس میں آتش و دوزخ سے نجات پانے کا حکم مندرج ہوگا۔ یا بروایت دیگر ہر ایک محبت کے ہاتھ میں ایک پتہ گر پڑے گا جس میں پروانہ ہوگا اور اس پروانہ میں آتش و دوزخ سے نجات پانے کا حکم لکھا ہوگا، پس میرا بھائی اور ابن عم علیؑ ابن ابی طالب اور میری بیٹی فاطمہؑ میری امت کے مردوں اور عورتوں کی گردنوں کو آتش و دوزخ سے چھڑانے والے ہیں۔

۱۱۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله يا علي ان الله تبارك وتعالى مزوجك فاطمة وجعل صداقها الامراض فمن مشى عليها مضطجك مشى حراماً۔ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے فاطمہؑ سے تمہارا نکاح کیا اور اس کا مہر تمام زمین کو مقرر فرمایا۔ پس جو کوئی زمین پر چلے در آنجا ایک وہ تم سے بغض رکھتا ہو، وہ اس کا چلنا حرام ہے۔

۱۲۔ وعن ابن نعيم الحافظ عن شيوخه عن انس قال قال النبي صلى الله عليه وآله واله وسلم اذا اوتى شيئا يقول اذهبوا به فلانة فانها كانت صدقة خديجة اذهبوا به الى فلانة فانها تحت خديجة۔ حافظ ابو نعیم نے باسناد خود اپنے شیوخ کی زبانی انس سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی تھی تو فرماتے تھے یہ چیز فلاں عورت کے پاس لے جاؤ کہ وہ خدیجہ الکبریٰ کی صدیقہ یعنی سچی دوست تھی۔ یہ چیز فلاں عورت کو پہنچا دو کہ وہ خدیجہ کو دوست رکھتی ہے۔

۱۴۱ وعن شیوخہ عن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ ﷺ فضلت خدیجۃ علی نساء النبیؐ کما فضلت مریۃ علی نساء العالمین۔ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ خدیجہ کبریٰ کو میری بیویوں پر برادری دیتے دیگر میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح حضرت مریمؑ (مادر عیسیٰ) کو تمام عالم کی عورتوں پر۔

۱۵ وعن حذیقۃ قال قال رسول اللہ ﷺ نزل ملک من السماء فاستاذن اللہ تعالیٰ ان یسلم علی ولہ ی نزل قبلہا فبشرنی عن اللہ عز وجل ان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنتۃ۔ اور حذیقہ ثیمانی سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اُس نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام کرنے کی اجازت لی۔ اور وہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خوشخبری دی کہ فاطمہؑ تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

المودۃ الرابعۃ عشر فی فضائل النبیؐ و اہلبیتہ و فوات النبیؐ و فاطمۃ و دفنہما علیہما السلام و بہا ختمت المودۃ المبارکات الطیبات و جو دھویں مودت پر غیر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہلبیت اطہار کے فضائل اور آنحضرتؐ اور فاطمہؑ علیہما السلام کی وفات اور دفن کے حالات ہیں۔ اور اسی پر یہ مبارک اور پاک مودتیں ختم ہوتی ہیں۔

۱۶ عن امیر المومنین علیؑ فی حدیث طویل قال اذا کان یوم القیمۃ فاقل من یقوم من قبرہ الناطق الصادق الناصح المشفق محمد المصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیا تیہ جبرئیلؑ بالبراق و میکائیلؑ بالتاج و اسرافیلؑ بالقصب و ہر ضوان مجلتین ثورینادی جبرئیلؑ ابن قبر محمدؐ فنقول لا یرض حملتی الزیاح مع الجبال فذکتنی ذکۃ واحده فلا دمرای ابن قبر محمدؐ فیرتفع عن قبرہ عمود من نور الی عنان السماء فیکب جبرئیلؑ بکاء شدیداً فیقول لہ میکائیلؑ و ما یرکب فیکول او تمنعنی من البکاء و هذا محمدؐ یقوم من قبرہ و یسألنی عن امتہ و انا لا اذہر ای ابن امتہ قال ثم ینصدع القبر فاذا محمدؐ قاعد و ینفض التراب عن راسہ و کحیتہ ثم یرتفع یمیناً و شمالاً فلا یری من العمران شیئاً فیکول یا جبرئیلؑ بشرنی فیکول ابشرک بالبراق

السباق الطائر في الأفق فيقول بشرني فيقول: بشرك بالتائب فيقول بشرني فيقول: بشرك بالقصب والحلتين فيقول بشرني بامتي لعلك خلقتهم بين اطباق النيران او لعلك تركتهم على شفير جهنم او لعلك تركتهم في ايدي الزبانية فيقول ما امرأتهم وانهم في الحودهم الى اخره الحديث. اختصونا الخبر الطويل بذلك حتى تعلم شفقتك اليك بمحبته واتباع سنته. جناب امير المؤمنين عليه السلام سے ایک لمبی حدیث میں مروی ہے کہ قیامت کے دن جو کوئی سب سے پہلے اپنی قبر میں زندہ ہو کر اٹھے گا وہ پیغمبر ناطق و صادق و ناصح و مشفق یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے پس جبرئیل علیہ السلام براق کو لے کر حاضر ہوں گے اور میکائیل علیہ السلام تاج اور اسرافیل علیہ السلام کٹانی جامہ اور رضوان بہشت کے دو حلقے لائیں گے۔ اور جبرئیل پکاریں گے کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دے گی کہ ہواؤں نے مجھ کو پہاڑوں سمیت اٹھایا اور یکبارگی مجھ کو دے مارا۔ اس لئے مجھ کو معلوم نہیں کہ محمدؐ کی قبر کہاں ہے۔ اس وقت نور کا ایک ستون آپ کی قبر مطہر سے آسمان تک ظاہر ہوگا۔ پس جبرئیل نہایت شدت سے رونے لگیں گے میکائیل ان سے کہیں گے تم کیوں روتے ہو؟ جبرئیل جواب دیں گے کہ اے بھائی میکائیل آیا تم مجھ کو رونے سے منع کرتے ہو حالانکہ محمدؐ اپنی قبر سے اٹھیں گے اور اپنی اُمت کی بات مجھ سے دریافت کریں گے۔ اور مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی اُمت کہاں ہے۔ جناب امیر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت کی قبر پھٹ جائے گی اور یکایک محمدؐ اٹھ کر بیٹھ جائیں گے اور اپنے سر اور داہنی پر سے مٹی جھاڑیں گے۔ پھر دائیں اور بائیں طرف متوجہ ہوں گے اور کسی قسم کی آبادی نہ دیکھیں گے اس وقت جبرئیل سے فرمائیں گے اے جبرئیل مجھ کو کوئی خوشخبری سناؤ۔ جبرئیل عرض کریں گے میں آپ کو براق کی خوشخبری دیتا ہوں جو سبقت کرنے والا اور اطراف عالم میں اڑنے والا ہے پھر حضرت فرمائیں گے مجھ کو کوئی خوشخبری دو۔ جبرئیل عرض کریں گے میں آپ کو تاج کی خوشخبری دیتا ہوں۔ حضرت فرمائیں گے کوئی خوشخبری دو۔ وہ عرض کریں گے میں آپ کو جامہ کتان اور دو بہشتی حلقوں کی خوشخبری دیتا ہوں۔ تب حضرت فرمائیں گے اے جبرئیل مجھ کو میری اُمت کی خوشخبری سناؤ۔ شاید تم نے ان کو دوزخ کے طبقوں کے درمیان چھوڑا ہے یا شاید جہنم کے کنارے پر چھوڑا ہے۔ یا شاید دوزخ کے شعلوں (زمانیہ) کے درمیان چھوڑا ہے اس وقت جبرئیل عرض کریں گے کہ یا محمدؐ میں نے ان کو نہیں دیکھا ہے اور وہ اپنی قبروں میں ہیں۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طولانی حدیث کو اس مطلب پر اختصار کر دیا تاکہ اسے دیکھنے والے، سمجھے معلوم ہو کہ آنحضرتؐ تیری اُن کے ساتھ محبت رکھنے اور اُن کی سنت کی پیروی کرنے کے سبب سمجھ پر کس قدر مہربان اور شفیق ہیں (کہ قبر سے اُٹھتے ہی اُمت کا خیال ہے)۔

۱۰ وعن زید بن اسلم عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول الله لما اقترف آدم الخطيئة قال يا رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لي فقال الله يا آدم كيف عرفت محمدًا اولم اخلقك قال يا رب لما خلقتني بيدك ونفخت في من روعي رفعت راسي فرأيت على قوائم العرش مكتوبًا "لا اله الا الله محمد رسول الله" فعلمت لم تصف الي اسمك الا احب الخلق اليك فقال الله تعالى صدقت يا آدم انه لاحب الخلق الي واذا اسئلتني بحقه قد غفرت لك ولولا له لما خلقتك قال ابو عبد الله الحافظ هذا حديث صحيح الاسناد ولولم يخرج به الشيخان - اور زید بن اسلم نے عمر ابن خطاب سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب آدمؑ نے خطا ترک اولیٰ کی تو خدا سے اس طرح دعا کی "اے پروردگار میں محمدؐ کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے" اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے آدمؑ تو نے محمدؐ کو کوئی بچا نا حالانکہ میں نے ابھی اس کو پیدا نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار جب تو نے اپنے دست قدرت سے مجھ کو پیدا کیا، اور اپنی روح کو مجھ میں پھونکا میں نے اپنا سر اوپر کو بلند کیا اس وقت میں نے دیکھا کہ عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا ہے لا اله الا الله محمد رسول الله۔ یہ دیکھ کر میں نے سمجھ لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی شخص کے نام کو ملنی کیا ہے جو تمام مخلوق میں سے تجھ کو زیادہ تر محبوب و پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمؑ تو نے سچ کہا ہے شک وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اور چونکہ تو نے اس کا واسطہ دے کر مجھ سے سوال کیا ہے اس لئے میں نے تجھ کو بخش دیا۔ اور اگر میں اُس (محمدؐ) کو پیدا نہ کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ حافظ ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شیخین یعنی بخاری و مسلم نے اس کو اپنی صحیحین میں درج نہیں کیا۔

۱۱ وعن سعيد ابن المسيب عن ابن عباس قال قال رسول الله اوحى الله تعالى

اَلِیَّ عِیْسٰی یَا عِیْسٰی اَمِنْ بِمَحْمَدٍ وَاَمْرٌ مِنْ اَدَمَکَ مِنْ اَمْتِکَ اِنْ یَوْمُنَا بِہِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتَ اَدَمَ وَّلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتَ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ۔ وَلَقَدْ خَلَقْتَ الْعَرْشَ عَلَی الْبَآءِ فَاضْطَرَّ فَکَتَبَ عَلَیْہِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ م م م یٰنِیْ نَصَفَ اِسْمَ مُحَمَّدٍ فَسَکَنَ۔ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ الْاِسْنَادُ اِیْضًا وَلَوْلَا لَمْ یُخْرِجْہُ الشَّیْخَانُ۔ اور سعید بن مسیب نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجی اے عیسیٰؑ! محمدؐ پر ایمان لا۔ اور اپنی اُمت کو حکم دے کہ جو اس کو پائیں (یعنی محمدؐ کے زمانہ میں ہوں)، اس پر ایمان لائیں۔ اگر میں محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو آدمؑ کو بھی پیدا نہ کرتا۔ اور اگر محمدؐ کو پیدا نہ کرتا تو نہ جنت کو پیدا کرتا اور نہ دوزخ کو۔ اور جب میں نے عرش کو پانی کے اوپر پیدا کیا تو وہ مضطرب ہوا۔ یعنی ادھر ادھر ہلنے لگا۔ پس اس پر لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ م م م یعنی محمدؐ کا آدھا نام لکھا گیا۔ اس کے لکھتے ہی وہ ساکن ہو گیا یعنی ٹھہر گیا۔ حافظ ابو عبد اللہ کہتا ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح الاسناد ہے گو شیخین نے اس کو درج نہیں کیا۔

۲۷ وعن ابن عبد اللہ الحافظ عن شیوخہ عن ابی الخیر الی بختری قال ہر ایت امیر المؤمنین علیاً علیہ السلام علی منبر الکوفہ وعلیہ مد مرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقعداً بلسیف رسول اللہ متعمماً بعمامة رسول اللہ وفي اصبعہ خاتمہ رسول اللہ فقعده علی المنبر وکشف بطنہ فقال سلونی قبل ان تقعدونی فان یدین الجوانح منی علماً جماعاً و اشار الی بطنہ وقال ہذا اسقط العلم ہذا العابد رسول اللہ فی فہی ما نزل فی رسول اللہ من قانن قامن غیر وحی اوحی اللہ انی واللہ لو ثبتت لی الوسادة فجلست علیہا لافتیت لاهل التورات بتوراتہم ولا لاهل الانجیل بانجیلہم حتی ینطق التوراة والانجیل فینقول صدق علی قد افتاکہم بما انزل فی وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون۔ ابو عبد اللہ حافظ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ابو الخیر بختری سے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام کو مسجد کوفہ میں منبر پر دیکھا اور اس وقت آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ پہنے ہوئے تھے اور رسول خدا کی تلوار پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آنحضرتؐ کا عمامہ سر پر رکھے تھے اور رسول خدا کی انگوٹھی آپ کی انگلی میں تھی۔ پس آپ منبر پر بیٹھ گئے

اور شکم مبارک کو کھولا۔ اور ارشاد فرمایا اے لوگو! مجھ سے پوچھو اس سے پہلے کہ مجھے نہ پاؤ گے کیونکہ میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان علم کثیر ہے۔ اور اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ علم کا جائے وقوع ہے۔ یہ لعاب رسول خدا ہے۔ یہ وہ ہے جو رسول خدا نے مجھ کو تھوڑا تھوڑا کر کے کھلایا ہے جس طرح پرندہ اپنے بچے کو کھاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر نزول وحی واسطہ رسول خدا مجھ کو پہنچا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسند میرے واسطے بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو میں بے شک اہل توریت کے لئے ان کی توریت کے موافق فتویٰ دوں گا! اور اہل انجیل کے لئے ان کی انجیل کے موافق حکم کروں گا۔ یہاں تک کہ توریت و انجیل گویا ہوں اور ہر ایک کہے کہ البتہ علی نے سچ کہا۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے بیچ نازل کیا ہے۔ اس کے موافق تمہارے واسطے فتوے دیا ہے۔ اور تم کتاب خدا کو پڑھتے ہو، آیات تم نہیں سمجھتے۔

۵۔ وعن ابن عباس قال ان الحسن والحسين كانا كتبنا فقال الحسن والحسين خطي احسن من خطي فقالوا لفاطمة احكي بيننا من احسن منا خطا فكرهت فاطمة ان توفى احدهما يتفضل احدهما على الآخر فقالت منهما سلا يا عليا فسئلاه فقال لا احكم بينكما حتى اسئل جبرئيل فلما جاء جبرئيل قال لا احكم بينكما ولكن يحكم بينكما ميكائيل فقال لا احكم بينكما ولكن يحكم بينكما اسرافيل فقال لا احكم بينكما حتى اسئل الله تعالى ان يحكم بينكما فقال الله تبارك وتعالى لا احكم بينكما ولكن اتوهما فاطمة تحكم بينهما فقالت فاطمة احكم بينهما وكانت لها قلاوة من الجواهر فقالت لهما انشروا هرهذه القلاوة فمن اخذ منها اكثر فخطه احسن فنشرتها وكان جبرئيل واقفا عند قائمة العرش فامر الله تعالى اهبط الى الارض وانصف الجواهر بينكما حتى لا يتأذى احدكما ففعل ذلك احتراماً وتعظيماً لهما عليهما السلام۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حسن اور حسین نے بطور مشق کے کچھ لکھا۔ اور حسن نے حسین سے کہا کہ میرا خط تم سے اچھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میرا خط تم سے اچھا ہے۔ آخر اپنی مادر گرامی جناب فاطمہ زہرا سے عرض کی آپ ہمارا فیصلہ کیجئے کہ ہم میں سے کس کا خط اچھا ہے حضرت

فاطمہ علیہا السلام نے اس خیال سے کہ اگر میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دوں گی تو ان میں سے ایک کو ایذا پہنچے گی، فیصلہ کرنا پسند نہ کیا۔ اور دونوں صاحبزادوں سے فرمایا اپنے والد ماجد علی علیہ السلام سے دریافت کرو۔ تب انہوں نے حضرت علیؑ سے خط کی بابت دریافت کیا۔ علیؑ نے فرمایا اسے فرزند و اپنے نانا رسول خدا سے پوچھو۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان حکم نہیں کرتا جب تک کہ جبرئیلؑ سے دریافت نہ کر لوں۔ جب جبرئیلؑ حاضر ہوئے تو عرض کی کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ میکائیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ میکائیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اسرافیلؑ ان کے درمیان حکم کریں گے۔ اسرافیلؑ نے کہا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کروں گا کہ وہ ان کے درمیان حکم کرے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کے درمیان حکم نہیں کرتا بلکہ ان کی ماں فاطمہؑ ان کے درمیان حکم کرے گی۔ الغرض جناب فاطمہؑ نے فرمایا کہ میں ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرتی ہوں۔ اور اس معصومہ کے پاس جواہرات کی ایک مالا تھی۔ دونوں صاحبزادوںؑ فرمایا کہ میں اس مالا کے جواہرات کو بکھیرتی ہوں تم میں سے جو کوئی زیادہ جواہرات چنے گا اسی کا خط اچھا ہے۔ یہ فرما کر جواہرات بکھر دیئے۔ اور اس وقت جبرئیلؑ عرش کے پائے کے پاس موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ زمین پر اتر دو اور جواہر کو ان کے درمیان آدھوں آدھ کر دو تاکہ کوئی صاحبزادہ رنجیدہ نہ ہو پس جبرئیل علیہ السلام نے آکر ان دونوں حضرات علیہما السلام کی عظمت و حرمت کے سبب جواہرات کو آدھوں آدھ کر دیا۔

وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالُوا إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا ارَادَ غَسَلَ رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ اسْتَدْعَى الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ ابْنَ يَنَابِلَةَ الْمَاءِ بَعْدَ أَنْ عَصَبَ عَيْنِيهِ ثُمَّ نَزَعَ قَمِيصَهُ مِنْ حَيْبِهِ حَتَّى بَلَغَ بِهِ الْإِثْرَةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَجْوِيزَةِ تَقْدِيمِ فَصْلٍ عَلَيْهِ وَحْدَهُ وَلَمْ يَشَأْ أَنْ يَكُنْ أَحَدٌ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ - وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَخْضَعُونَ فِيهِمْ يَوْمَئِذٍ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَابْنُ يَدْفَنُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَمَا مَنَاحِيًا وَمِثَافِيْدَ خَلَوْنَ إِلَيْهِ

عہ منقول ہے کہ اس مالا میں سات جواہرات تھے۔ جب تین تین دونوں صاحبزادے چن چکے تو جبرئیل علیہ السلام نے باقی ایک جواہر کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور دونوں نے ایک ایک ٹکڑا اٹھالیا۔ (مترجم)

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

فوجاً فوجاً منہم فیصلون بغیر امام وینصرفون وقال ان الله تعالى لم يقبض نبياً في مكان الا فدفنونه فيه وانی ادفنہ فی حجر تہ التی قبض فیہ فرضی القوم بذلک اور اصحاب رسول خدا کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا کی وفات کے بعد جب امیر المومنین علی علیہ السلام نے آنحضرت کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو فضل بن عباسؓ سے فرمایا کہ اپنی دونوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرت پر پانی ڈلوانا جائے۔ پھر آنحضرت کے پیراہن کو آپ کے گریبان کی طرف سے نیچے کو اتارا۔ اور ناف تک لے جا کر چھوڑ دیا۔ جب غسل ووضو سے فارغ ہوئے تو آگے بڑھے اور تنہا ہی حضرت کے جنازہ پر نماز پڑھی اور اس نماز میں کوئی دوسرا شخص اُن کے ساتھ شریک نہیں ہوا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت (باہر بیٹھی ہوئی) اس امر میں فکر و غور کر رہی تھی کہ حضرت کی نماز جنازہ پر پڑھتے وقت ان کا امام کون ہو گا؟ اور آپ کو کہاں دفن کیا جائے گا۔ پس امیر المومنین علیہ السلام باہر تشریف لائے اور اُن سے فرمایا کہ رسول خدا زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں ہمارے امام ہیں۔ پس ان میں سے تھوڑے تھوڑے آدمی اندر جنازے کے پاس جاتے تھے اور بغیر امام کے نماز جنازہ پڑھ کر باہر چلے آتے تھے۔ نیز جناب امیر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس جگہ کسی پیغمبر کی روح کو قبض کرتا ہے اسی جگہ اس کو دفن کیا کرتے ہیں۔ میں بھی آنحضرت کو آپ کے اسی حجرے میں دفن کروں گا جس میں آپ نے انتقال فرمایا ہے۔ سب نے اس بات کو پسند کیا۔

فلما فرغوا من الصلوة قال امیر المومنین لزید بن سہل احفر لرسول اللہ کذاً مثل اهل المدينة فحفر له کذاً وکان یحفر لاهل المدينة ثم دخل فیہ امیر المومنین علی والعباسؓ والفضلؓ بن عباسؓ لیتولوا دفنہ فوضعه علی اللہ علیہ والہ وسلم علی علیہ السلام بیدیه وکشف وجہہ ووضعه اللین واهال التراب وکان یوم الثامن والعشرون من صفر وقیل اثنا عشر من ربیع الاول مات یوم الاثنين ودفن یوم الاربعاء۔ پس جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام نے زید بن سہل سے جواباً مدینہ کا گورنر تھا، فرمایا رسول خدا کے لئے مدینہ والوں کی سی ایک کھد کھودو۔ اس نے حضرت کے لئے کھد تیار کی۔ پھر امیر المومنین علیؓ اور حضرت عباسؓ اور فضل بن عباسؓ قبر میں داخل ہوئے تاکہ حضرت کو دفن کریں۔ پس ہلی علیہ السلام نے آنحضرت کو اپنے دونوں ہاتھوں سے لحد میں رکھا اور اُن کا منہ کھولا۔ پھر لحد کے منہ پر چچی اینٹیں

رکھیں اور اوپر مٹی ڈالی۔ اور حضرتؑ نے اٹھا بیسویں ماہ صفر کو رحلت فرمائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اُس روز ربیع الاول کی بارہویں تاریخ تھی۔ دوشنبہ کے دن حضرتؑ نے وفا پائی اور بدھ کے دن دفن ہوئے۔

ثم رجعت فاطمة الى بيتها واجتمعت اليها النساء فقالت فاطمة انا لله وانا اليه راجعون۔ انقطع عنا خير السماء ثم قالت في مرضية النبي : اشعاع۔ اغبر آفاق البلاد وكومت + شمس التماس واظلم العصوران + والارض من بعد النبي خريبه + اسفا عليه كثيرة الرجفان + فليبكه شرق البلاد وغربها وليبكه مصر وكل يمان + بعد ازاں فاطمة زہرا علیہا السلام اپنے گھر واپس آئیں۔ اور مدینہ کی عورتیں تعزیت کے لئے ان کے پاس آکر جمع ہوئیں۔ تب فاطمةؑ نے کلمہ انا لله وانا اليه راجعون۔ زبان پر جاری کیا اور فرمایا اب آسمان کی خبر ہم سے منقطع ہو گئی۔ پھر آنحضرتؑ کے مرثیہ میں یہ شعر پڑھے: توجعت اشعاع۔ اطراف عالم رحلت کے غم میں، غبار آلود ہو گئے۔ اور دن کا آفتاب سیاہ ہو گیا۔ اور تمام زمانہ تیرہ و تاریک ہوا اور زمین آنحضرتؑ کے بعد ویران ہو گئی۔ اور حضرتؑ پر افسوس کرنے کے سبب اس کو بہت زلزلے آ رہے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ جہان کے مشرق اور مغرب آنحضرتؑ پر گریہ کریں۔ اور مصر اور تمام اہل یمن ان پر روئیں۔

قیل ماتت فاطمة بعد النبي بستة اشهر۔ منقول ہے کہ جناب فاطمة زہراؑ نے حضرتؑ سے چھ مہینے بعد وفات پائی۔

عن ابن عباس لما جاء فاطمة الاجل لم تحم ولم تصدع ولكن اخذت بيد الحسن والحسين فذهبت بهما الى قبر رسول الله فصلت بين القبر والمثبر كعتين ثم ضمتهما الى صدرها والزمتها وقالت يا اولادى اجلسا عندا بيكما ساعة وامير المؤمنين يضيئ في المسجد ثم رجعت من عندهما نحو المنزل فحملت ملاط النبي فاغتسلت ولبست فضل ثوبه۔ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب جناب فاطمة زہرا علیہا السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو نہ اس معصومہ کو بخار آیا اور نہ دردِ سمر عارض ہوا۔ بلکہ حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ بچڑے اور دونوں کو ہمراہ لے کر قبر رسولؐ پر گئیں اور قبر اور منبر کے درمیان

دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دونوں کو اپنے سینہ سے لگایا اور اُن سے لپٹ کر فرمایا اے میرے بچو! تم دونوں ایک ساعت اپنے باپ کے پاس بیٹھو۔ اور امیر المؤمنینؑ اس وقت مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر وہاں سے گھر آئیں اور آنحضرتؐ کی چادر اٹھائی۔ پھر غسل کر کے حضرتؐ کا بچا ہوا لباس رہبرِ ولایت دیکر بچا ہوا کفن پہنا۔

ثم نادى يا اسماء امرأة جعفر طيار فقلت لبیک بنت رسول الله فقامت فاطمة لا تغادر ديني فأتى في هذا البيت واضعة جنبى ساعة فاذا مضت ساعة ولم اخرج فنادى ثلثا فان اجبتك فادخلى و الا فاعلمى انى احقت برسول الله ثم قامت مقام رسول الله و صلت مراكتين ثم طالت وغارمت وجهها بطرف مرءائها وقيل بل ماتت في سجودها۔ بعد ازاں اسماء زوجہ جعفر طیارؓ کو آواز دی۔ اسماء نے عرض کی ہاں لے دختر رسولؐ خدا۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے اسماء تم میرے پاس سے الگ نہ ہونا کہ میں اس گھر میں ایک ساعت لیٹنا چاہتی ہوں۔ جب ایک ساعت گزر جانے اور میں باہر نہ نکلوں تو تم مجھ کو تین آوازیں دینا۔ اگر میں جواب دوں تو تم اندر چلی آنا۔ ورنہ سمجھ لینا کہ میں رسولؐ خدا سے ملتی ہو گئی۔ بعد ازاں رسولؐ خدا کی جگہ پر کھڑی ہوئیں اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئیں اور اپنا منہ چادر کے پلے سے ڈھانپ لیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جناب فاطمہؑ نے سجدہ ہی میں وفات پائی۔ فلما مضت ساعة اقبلت اسماء بفاطمة الزهراء ونادت ثلثا يا ام الحسن والحسين يا بنت رسول الله فلم تجب قد خلت البيت فاذا هي ميتة۔

الغرض جب ایک ساعت گزری تو اسماء نے جناب فاطمہؑ زہراؑ کی طرف مخاطب ہو کر آواز دی اے حسنؑ و حسینؑ کی ماں۔ اے دختر رسولؐ خدا۔ مگر کچھ جواب نہ ملا۔ تب اسماء اس گھر میں داخل ہوئیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ وہ معصومہ رحلت کر چکی ہیں۔

قال اعدا بنی کیف تعلم وقت وفاتها قال اعلمها ابوہا۔ اعرابی نے پوچھا کہ اس معصومہ نے اپنی وفات کا وقت کیونکر معلوم کر لیا تھا؟ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ اُن کے والد ماجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس سے آگاہ

فرمایا تھا۔

ثم شقت اسماء جيبها وقالت كيف اخبرني رسول الله بوفاتك ثم خرجت فلقيها الحسن والحسين فقالا اين اُمتنا فسكتت فدخل البيت فاذا امتدة فحركها الحسين فاذا هي ميتة فقال يا اخا اجرلك الله في موت اُمتنا وخرجا يناديان وااحمداه وامحمداه اليوم جُدد لنا موتك اذ ماتت اُمتنا ثم اخبرا عليا وهو في المسجد فغشي عليه حتى مرش عليه الماء فجاء على حتى دخل بيت فاطمة وعند مراسها تبكي اسماء وابناء محمد ما كنّا نشعر بفاطمة موت جدكنا۔ فمن تسفر بعدك پھر اسماء نے اپنا گم بیان پھاڑا اور بولی رسول خدا نے مجھ کو تیری وفات سے کیوں آگاہ کیا تھا۔ پھر گھر سے نکلی۔ اور حسن اور حسین اس سے ملے۔ اور بولے اے اسماء ہماری اماں کہاں ہیں؟ اسماء خاموش ہو گئی۔ اور دونوں صاحبزادے گھر میں داخل ہوئے۔ ناگاہ کیا دیکھتے ہیں کہ جناب فاطمہ بیٹی ہوئی ہیں۔ امام حسین نے ان کو بلایا تو معلوم ہوا کہ وہ انتقال فرما چکی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر اپنے بڑے بھائی سے عرض کی اے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری مادر گرامی کے مرے میں اجر عطا فرمائے۔ بعد ازاں دونوں بھائی گھر سے نکلے۔ اور پکارتے جاتے تھے وا محمداه وا احمداه۔ اے نانا آج والدہ کی موت نے آپ کی موت کو ہمارے لئے تازہ کر دیا۔ پھر مسجد میں جا کر اپنے والد ماجد علی ابن ابی طالب کو اس واقعہ کی خبر دی۔ یہ وحشت ناک خبر سننے ہی حضرت پر ایسی عشی طاری ہوئی کہ (ہوش میں لانے کے لئے) آپ پر پانی چھڑکا گیا۔ جب غش سے افاقہ ہوا تو حضرت گھر میں تشریف لائے۔ اور حجرہ فاطمہ زہرا میں داخل ہوئے۔ اس وقت اسماء اس معصومہ کے سر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ اور کہتی تھی اے پسران محمد ہم فاطمہ کے سبب تمہارے جد ماجد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کو یاد نہ کرتے تھے۔ پس اے فاطمہ تمہارے بعد اب کس کے چہرہ منور کی زیارت کیا کریں گے۔

فكشفت امير المؤمنين عن وجهها فاذا برقعة عند مراسها فنظر فيها فاذا فيها مكتوب: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ هذه وصية فاطمة

بنت رسول اللہ وہی تشهد ان لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ اَمْرُ سُوْلُ اللہ و
ان الجنة حق والنار حق وان الساعة آتیة لا ریب فیہا وان اللہ تعالیٰ
یبعث من فی القبور یا علی انا فاطمة بنت رسول اللہ مر و جنى اللہ منك
لاکون فی الدنیا والأخرة وانت اولی بن من غیرك فغسلنی وحنطنی
واکفنی وادفنی باللیل ولا تعلم احدا استودعک اللہ واقراء علی
ولدی سلاما الی یوم القیامة۔ آخر کار امیر المومنین علیہ السلام نے جناب فاطمہ
کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک رقعہ ان کے سر کے قریب پڑا ہوا ہے۔
جو نہی اس کو پڑھا تو اس میں یہ مضمون لکھا پایا:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ فاطمہ دختر رسول خدا کی وصیت ہے اور وہ گواہی
دیتی ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ اور شہادت
دینی ہے کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت ضرور آنے والی ہے اس
میں کسی طرح کا شک نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ قبروں میں سے تمام مردوں کو زندہ کر کے
اٹھائے گا۔ اے علی میں فاطمہ دختر رسول خدا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے میرا نکاح
کیا تاکہ دنیا اور آخرت میں میں تمہاری بیوی ہوں۔ اور تم غیر کی نسبت میرے لئے
زیادہ تر اولے ہو۔ پس تم ہی مجھ کو غسل دینا اور حنوط کرنا۔ اور کفنا کر رات کے وقت مجھ کو
دفن کرنا۔ اور کسی کو خیر نہ دینا۔ میں تم کو خدا کے سپرد کرتی ہوں۔ اور اپنی اولاد کو جو قیامت
تک ہوگی، سلام کرتی ہوں۔

فلما جاء الليل غسلها علي ووضعها على السرير وقال للحسن ادع الى
المصلي فصل عليا ورفعه يديه الى السماء فنادى هذه فاطمة اخراجتها
من الظلمات الى النور فاضلت الارض ميلا في ميل فلما امر ادا ان
يدفنوها نادى بقعه من البقيع الى فقد رفيع تربتها فظنوا بقبر
محفور فحملوا السرير اليها فدفنوها فجلس على شفير القبر
فقال يا ارض استودعك وديعتي هذه بنت رسول الله فنودي
منها يا علي انا ارفق بهامنك فارجع ولا تهتم فانسد القبر واستوى
الارض فلم يعلم ابن كان الى يوم القيامة۔ جب رات ہوئی تو جناب امیر

نے ان کو غسل دیا۔ اور تخت پر رکھا۔ پھر امام حسن علیہ السلام سے فرمایا جاننا میرے لئے منگاؤ۔ پھر آپ نے نماز اس پر پڑھی۔ اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا اور پکارے کہ یہ فاطمہ ہے میں اسے تاریکی سے روشنی کی طرف بھیج رہا ہوں پس زمین میں میل تک روشن ہو گئی۔

جب ان حضرات نے اس معصومہ کو دفن کرنا چاہا تو بقیع کے مقام سے آواز آئی، میری طرف لاؤ۔ پھر اس جگہ کی خاک اُپر کو اٹھی اور ان کو ایک قبر کھدی کھدائی نظر آئی۔ آخر کار تخت کو اس طرف لے گئے۔ اور اس معصومہ کو اس قبر میں دفن کیا۔

پھر جناب امیر المومنین علیہ السلام قبر کے کنارے پر بیٹھے اور زمین سے مخاطب ہو کر فرمایا اے زمین! میں اپنی امانت کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ دختر رسول خدا ہے۔ تب اس زمین سے آواز آئی اے علی! میں تمہاری نسبت اس پر زیادہ تر مہربان ہوں۔ پس تم جاؤ اور غم مت کرو۔ پھر حضرت نے قبر کو بند کر دیا۔ اور وہاں کی زمین برابر کر دی۔ پس کسی کو آپ کی قبر معلوم نہ ہوئی اور نہ قیامت تک معلوم ہوگی۔

۱۰ عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ يَبْعَثُ عِيدُ الْمَطْلَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَاحِدَةً عَلَيْهِ بَهَاءُ الْمُلُوكِ وَسَيِّمُ النُّبُوَّةِ اور علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت عبدالمطلب قیامت کے دن اُمت واحد کی حالت میں اُٹھیں گے کہ اُن کی شان و شوکت بادشاہوں کی سی ہوگی، اور پیشانی پیغمبروں کی طرح چمکتی ہوگی۔

۱۱ أَيْضًا عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ عِيدَ الْمَطْلَبِ سَنَ خُمْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجْرَاهَا اللَّهُ تَعَالَىٰ فِي الْإِسْلَامِ حَرَّمَ نِسَاءَ الْأَبَاءِ عَلَى الْإِبْنَاءِ فَانْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَنْكِحُوا أُمَّهَاتِكُمْ وَأَبَاءَكُمْ وَوَجَدَ مَالًا فَأَخْرَجَ مِنْهُ خُمْسًا وَتَصَدَّقَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَأَعْلَمُوا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمْسَهُ الْآيَةَ۔

۱۲ عہ یہ ایک خاص قسم کا تاوت تھا جو جناب سیدہ علیہا السلام نے خود اپنی میت کے لئے تجویز فرمایا تھا۔

ولما حضر بئز زمزم سقاها سقاية الحاج فانزل الله تعالى اجعلتم سقاية الحاج الآية وسن في القتل بمائة من الابل فاجرى الله تعالى ذلك في الاسلام ولم يكن للطواف عدد في قریش فسق عبد المطلب سبعة اشواط فاجرى الله تعالى ذلك في الاسلام۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ حضرت عبد المطلب نے زمانہ جاہلیت میں پانچ طریقے مقرر کئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام میں جاری کیا۔ (۱) عبد المطلب نے باپوں کی بیویوں کو بیٹوں پر حرام کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے موافق یہ آیت نازل کی۔ ولا تنكحوا ما نكح آباءكم من النساء الآية۔ یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے تم ان سے نکاح نہ کرو۔ آخر آیت تک۔ (۲) عبد المطلب نے کہیں سے کچھ مال پایا اس میں سے پانچواں حصہ نکالا اور راہ خدا میں تصدق کیا پس اللہ تعالیٰ نے آیت ذیل اس کے موافق نازل کی :- واعلموا انما غنمتم من شئ فان الله خمسہ الآية۔ یعنی معلوم کرو کہ جو مال تم غنیمت میں پاؤ اس کا پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور رسول خدا کا۔ (۳) جب عبد المطلب نے چاہہ زمزم کو کھودا تو اس کا نام سقاية الحاج رکھا۔ اسی کو خدا نے آیت اجعلتم سقاية الحاج میں نازل کیا۔ (۴) آدمی کے قتل کا خون بہا ایک سو اونٹ مقرر کئے۔ اللہ تعالیٰ نے وہی طریقہ اسلام میں جاری فرمایا۔ (۵) قریش میں طواف کی تعداد کچھ مقرر نہ تھی عبد المطلب نے سات شوط طواف کے مقرر کئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اسلام میں جاری کیا۔

۹. وعنه أيضا قال قال رسول الله لي يا علي ان عبد المطلب ما كان يستقسم بالانرام ولا يعبد الاصنام ولا يأكل ما ذبح على النصب وكان على ملّة ابراهيم۔ نیز جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی عبد المطلب جوئے کے تیروں سے تقسیم نہ کرتے تھے۔ اور بتوں کو نہ پوجتے تھے۔ اور جو جانور کہ نصب یعنی بتوں کے استخوان اور ان کے نام پر ذبح کیا جاتا تھا اس کو نہ کھاتے تھے۔ اور وہ ابراہیم علیہ السلام کے مذہب پر تھے۔

۱۰. وعن الامام جعفر الصادق قال نزل جبرئیل علی رسول الله

فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنِّي حَرَمْتُ النَّارَ عَلَى صَليِّكَ أَنْزَلَكَ
وَبَطْنُ حَمْلِكَ وَحَجَرُ كَفْلِكَ وَمِوَاةُ الْمُسْلِمِ فِي جِزَاءِ الثَّانِي مِنْ صَحِيحِهِ - اور امام
جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب رسالتاً پر جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض
کی کہ آپ کا پروردگار بعد تحفہ درود و سلام کے ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے آتش و دوزخ
کو حرام کر دیا ہے اس کثیف پر جس نے اسے مجھ سے تم کو رحم مادر میں، اُٹارا۔ اور اُس شکم
پر جس نے تم کو اٹھایا (یعنی جس میں تمہارا حمل رہا)۔ اور اُس گود پر جس نے تمہاری کفالت
اور پرورش کی۔ اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح کے جزو دوم میں درج کیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ جَاءَهُ
النَّبِيُّ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ بْنَ أَبِي وَامِيَةَ بْنَ الْقَيْسِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَا عَمُّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - كَلِمَةً
أَشْهَدُكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرَعِبَ عَنْ مِلَّةِ آبَائِكَ
جَهَالَةً حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ أَخْرَمَا كُلَّهُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
لَكَ عِنْدَ اللَّهِ تَقْدِيمٌ - اور سعید ابن مسیب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔ کہ
جب حضرت ابوطالبؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آنحضرتؐ وہاں تشریف لائے
دیکھا کہ ابو جہل ابن ہشام اور عبداللہ بن ابی اور امیہ بن مغیرہ ان کے پاس موجود ہیں۔
تب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوطالبؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا:
اے چچا! کہہ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - کہو۔ تاکہ میں خدا کے نزدیک
اس باب میں تمہاری گواہی دوں۔ یہ سن کر ابو جہل بولا اے ابوطالبؑ! کیا جہالت
کے سبب اپنے باپ دادا کے مذہب سے روگردانی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ابوطالبؑ
نے وہی بات کہی جو عبدالمطلبؑ نے مرتے وقت اپنے آخری کلام میں رشتہ اوست
توجید و رسالت، کہی تھی۔ تب جناب رسول خداؐ نے اُن سے فرمایا اے چچا تمہارے

ف یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہؑ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہؑ اور عموئے نامدار حضرت
ابی طالبؑ پر جنہوں نے اولاد کی طرح اپنی آغوش عافیت میں آنحضرتؐ کو پرورش کیا اور
مرتے دم تک ایک دم بھی حضرتؐ سے جدا نہ ہوئے، جہنم کی آگ حرام کی گئی۔ (مزمع غنی عنہ)

واسطے خدا کے نزدیک بہت ہے۔

۱۲۷ وعن ابن ہشیم قال سمعت علیاً یقول اتبع ابوطالب عبد المطلب فی کل احوالہ حتی خرج من الدنیا علی ملتہ و اوصانی ان اذقنہ فی قبرہ فاخبرت رسول اللہ قال اذهب فوامرہ فانفذ ما اوصاہ بہ فغسلہ وکفنہ وخبلہ الی الحجون قال فنبشت قبر عبد المطلب فرفعت الصقم فاذا هو مواجہ الی القبلة فحمدت اللہ علی ذالک واطبقت الصقم علیما وھو وصی الاوصیاء وخیر وراثۃ الانبیاء۔ اور ابن ہشیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت ابی طالبؑ نے تمام احوال میں حضرت عبد المطلبؑ کی پیروی کی یہاں تک کہ انہی کے مذہب پر دنیا سے رحلت کی۔ اور مجھ کو وصیت کی کہ مجھے حضرت عبد المطلبؑ کی قبر میں دفن کرنا۔ پس میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت سے اطلاع دی۔ فرمایا جاؤ ان کو دفن کرو۔ اور جو وصیت کی ہے اس کے موافق عمل کرو۔ راوی کہتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ان کو غسل دیا۔ اور کفن پہنا کر قبرستان حجون میں اٹھائے گئے۔ جناب امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد المطلبؑ کی قبر کو کھودا اور تختہ اٹھایا۔ ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کا منہ قبلہ کی طرف ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے خدا کی حمد و ثنا کی اور تختہ دونوں کے اوپر رکھ دیا اور وہ یعنی ابوطالب پیغمبروں کے وصیوں کے وصی اور بہترین وارثان انبیاء تھے۔

۱۲۸ وعن الاعمش قال حدثنی ابواسحاق بن الحارث وسعد بن بشیر عن علیؑ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ انا و امراؤکم علی الخوض و انت یا علیؑ السائق والحسن والحسین الامر و علیؑ ابن الحسین الفاطمی ومحبہ ابن علیؑ التاشرو جعفرؑ ابن محمد السائق وموسئؑ ابن جعفر محضی المبتین والمبغضین وقامم المنافقین و علیؑ ابن موسئؑ مزین المومنین و محمد ابن علیؑ منزل اهل الجنة الی درجا تھم و علیؑ بن محمد خطیبہم یز وجہہ یحور العین والحسن ابن علیؑ سراج اهل الجنة یتستضیون بہ و اهل بہ والمہدی شفیعہم حدیث لا شفاعۃ الا باذن اللہ لمن یشاء ویرضی بہ۔ اور اعمش بیان کرتا ہے کہ مجھ سے ابواسحاق بن حارث اور سعد بن بشیر

نے علیؑ ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حوض کوثر پر تم کو وارد کرنے والا دار تارنے والا ہوں اور اے علیؑ تم ساتھی ہو یعنی کوثر کا پانی پلانے والے ہو اور حسنؑ اور حسینؑ علم دینے والے ہیں۔ اور علیؑ بن حسینؑ فاطمہؑ ہیں اور محمدؑ بن علیؑ ناشتر یعنی پھیلانے والے ہیں۔ اور جعفرؑ بن محمدؑ ساتھی یعنی اہل جنت کو اپنے آگے کر کے جنت میں لے جانے والے ہیں۔ اور موسیٰؑ بن جعفرؑ دوستوں اور دشمنوں کو شمار کرنے والے اور منافقوں کی بیخ کنی کرنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن موسیٰؑ مومنوں کی زینت کرنے والے ہیں۔ اور محمدؑ بن علیؑ اہل جنت کو ان کے درجات میں اتارنے والے ہیں۔ اور علیؑ بن محمدؑ ان کے خطیب ہیں کہ حوروں سے ان کے نکاح پڑھیں گے۔ اور حسنؑ ابن علیؑ اہل جنت کے چراغ ہیں کہ وہ ان سے روشنی حاصل کریں گے۔ اور وہ اس کے لائق ہیں۔ اور جہدی ہادی علیہ السلام ان کے شفاعت کرنے والے ہیں اس وقت جبکہ کسی کی شفاعت نہ ہوگی مگر خدا کی اجازت اور حکم سے جس کے لئے وہ باری تعالیٰ چاہے اور جس سے وہ خوشنود اور رضا مند ہو۔

۱۲۷ وعن الامام علی الرضا عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِنَّہ قال سید فن بعضۃ منی بخراسان ما نراہا مکروبۃ الا نفس اللہ کویتہ ولا مذنب الا غفر اللہ۔ وقال عن عائشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من نراہا ولدی بالطوس فانما حتمۃ مرۃ فقال مرتین قالت مرتین فقال ثلاث مرات فمسکت عائشۃ فقال ولولہ لتسکت لبلغت الی سبعین۔ اور امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عنقریب میرے بگڑے کا ایک ٹکڑا خراسان میں دفن ہوگا جو مکروب یعنی سختی رسیدہ و مصیبت زدہ اس مظلوم کی زیارت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سختی و مصیبت کو رفع کرے گا۔ اور جو گنہگار و خطاکار اس کی زیارت کو جائے گا خدا اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ تیز عائشہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شہر طوس میں جا کر میرے فرزند کی زیارت کرے گا اس کو یہ ثواب ہوگا کہ گویا اس نے ایک حج خانہ کعبہ کا کیا عائشہؓ نے تعجب ہو کر عرض کی کہ ایک حج کا ثواب ملے گا؟ حضرتؐ نے فرمایا بلکہ دو حج کا۔ عائشہؓ نے پھر تعجب سے کہا کہ دو حج کا؟

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا بلکہ تین حج کا ثواب اس کو ہوگا۔ یہ سن کر عائشہ خاموش ہو گئی۔
حضرتؑ نے فرمایا اے عائشہ اگر تو خاموش نہ ہوتی تو میں ستر حج تک پہنچتا۔

۱۵ وعنه صلعم من مات على حب آل محمد مات مومنًا ومن مات على بغض آل محمد مات كافرًا۔ وقال ايضًا حب آل محمد يومًا خير من عبادة سنة۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آل محمد کی محبت پر مرے گا وہ مومن مرے گا۔ اور جو کوئی عداوت آل محمد پر مرے گا وہ کافر مرے گا۔ نیز فرمایا ہے کہ ایک دن آل محمد کی دوستی رکھنا ایک سال عبادت خدا کرنے سے بہتر ہے۔

خاتمہ

صدق اللہ وصدق رسولہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم رحمۃ ورحمتہ و تحیاتہ علیہ وعلی الائمۃ المہدۃ من عترتہ الطاہرۃ بدوہم الذی و العروۃ الوثقی وحبیب اللہ علی المومنین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ وھمنا ختمنا ھذہ الرسالۃ الشریفۃ لتکون لی وللصدیقین بالنبیؐ والہیوم الحشر والنشر شفیعاً و ذمیرۃ للنجاة۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور اس کے رسولؐ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راست فرمایا ہے خدا کا درود و سلام اور اس کی حرمت و تحیات ہوں آنحضرتؐ پر اور ان پیشوایان راہ خدا پر جو آنحضرتؐ کی عزت طاہرہ سے ہیں اور تاریکی کفر و ضلالت میں بدرِ کامل ہیں، اور اہل ایمان کے لئے مضبوط دستہ ہیں اور اہل عالم پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں ہیں۔ اور خدا کے سوا اور کسی کو کسی قسم کی طاقت اور قوت حاصل نہیں ہے۔ اور اس مقام پر ہم نے اس بزرگ کتاب کو ختم کیا تاکہ یہ میرے لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہار کی تصدیق کرنے والوں کے لئے حشر و نشر یعنی قیامت کے دن شفاعت کرنے والی اور نجات کا ذریعہ اور وسیلہ ہو۔ آمین!

jabir.abbas@yahoo.com